

# پاکستانی معیشت کی کیفیت



بینک دولت پاکستان کے مرکزی بورڈ  
کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے سال 2009-2010ء



بینک دولت پاکستان

## سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر و چیئرمین	سید سلیم رضا
رکن	جناب سلمان صدیق
رکن	جناب کامران وائی مرزا
رکن	جناب ظفر اے خان
رکن	مرزا قمر بیگ
رکن	جناب اسد عمر
رکن	جناب وقار اے ملک
کارپوریٹ سیکرٹری	جناب آفتاب مصطفیٰ خان



## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان  
کراچی  
یکم جون 2010ء

محترم چیئرمین،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 10-2009ء پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

(سید سلیم رضا)  
گورنر

جناب فاروق ایچ نانک

چیئرمین

سینیٹ

اسلام آباد

## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی

یکم جون 2010ء

محترمہ اسپیکر صاحبہ،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 10-2009ء پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

(سید سلیم رضا)

گورنر

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا

اسپیکر

قومی اسمبلی

اسلام آباد

## سہ ماہی رپورٹ ٹیم

### سربراہ

محمد منصور علی

mansoor.ali@sbp.org.pk

### محققین

اسما خالد

asma.khalid@sbp.org.pk

بلال خان

bilal.khan@sbp.org.pk

ڈاکٹر میاں فاروق حق

mian.farooq@sbp.org.pk

فرخ عباس مرزا

farrukh.mirza@sbp.org.pk

فاطمہ خالق

fatima.khaliq@sbp.org.pk

فیاض حسین

fayyaz.hussain@sbp.org.pk

حبیب کمال اعظمی

mohib.kamal@sbp.org.pk

معین الدین

moinuddin@sbp.org.pk

محمد فاروق عاربی

farooq.arby@sbp.org.pk

محمد ادریس

muhammad.idrees22@sbp.org.pk

محمد لائق

muhammad.laiq@sbp.org.pk

محمد نقی اکبر

naqi.akbar@sbp.org.pk

محمد شریف خواجہ

sharif.muhammad@sbp.org.pk

محمد عثمان عباسی

muhammad.usman3@sbp.org.pk

محمد زبیب

muhammad.zeb@sbp.org.pk

نانکد ارم

naila.iram@sbp.org.pk

صباحت

sabahat@sbp.org.pk

سیدہ خرم جعفری

sabina.kazmi@sbp.org.pk

سعدیہ بدر

sadia.badar@sbp.org.pk

صغیر پرویز غوری

saghir.pervaiz@sbp.org.pk

شبیر احمد

shabbir.ahmad2@sbp.org.pk

سید ذوالقرنین حسین

zulqernain.hussain@sbp.org.pk

تمکنت رؤف

tamkinat.rauf@sbp.org.pk

توصیف حسین

tauseef.hussain@sbp.org.pk

وسیم فضل الرحمن

waseem.fazal@sbp.org.pk

زابد حسین

zahid.hussain@sbp.org.pk

## ترجمہ ٹیم

نگراں  
سہیل انجم

suhail.anjum@sbp.org.pk

مترجمین  
شجاعت علی  
منصور احمد  
عالیہ عطا کریم

shujat.ali@sbp.org.pk

mansoor.ahmed1@sbp.org.pk

alia8@sbp.org.pk

ترجمین و آرائش  
ذیشان سلیمان

zeeshan.suleman@sbp.org.pk

## فہرست

1	1.1	عمومی جائزہ	1
4	1.2	مستقبل کے امکانات	4
6	1.3	خلاصہ	6
<b>2- حقیقی پیداوار کا شعبہ</b>			
13	2.1	شعبہ زراعت کی کارکردگی	13
23	2.2	بڑے پیمانے کی اشیا سازی	23
27	2.3	خدمات	27
<b>3- قیمتیں</b>			
31	3.1	عمومی جائزہ	31
32	3.2	صارف اشاریہ قیمت	32
38	3.3	تھوک اشاریہ قیمت	38
39	3.4	حساس قیمت اظہاریہ	39
40	3.5	گرانی کا عالمی منظر نامہ	40
<b>4- زر اور بینکاری</b>			
43	4.1	زری پالیسی	43
44	4.2	زری مجموعوں میں تبدیلیاں	44
49	4.3	نجی شعبے کا قرضہ	49
51	4.4	امانتیں جمع کرنا	51

## 5- مالیاتی صورتحال

55	5.1	عمومی جائزہ
55	5.2	ملکی میزانیہ مالکاری
57	5.3	ایف بی آر ٹیکس وصولیاں
59	5.4	ملکی قرضہ

## 6- بیرونی شعبہ

65	6.1	عمومی جائزہ
66	6.2	جاری حسابات کا توازن
73	6.3	مالی کھاتہ
78	6.4	خدمات کی تجارت
85	6.5	زرمبادلہ کے ذخائر
87	6.6	شرح مبادلہ
89	6.7	تجارتی کھاتہ

91 خصوصی سیکشن: پاکستان میں سستی رہائش: مواقع اور مسائل

99 فہرست اصطلاحات

## 1.1 عمومی جائزہ

کئی معاشی اور معاشرتی دشواریوں کے باوجود وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ واضح ہو گیا ہے کہ ملک کا اقتصادی ماحول بہتر ہوا ہے۔ اپریل 2010ء میں 13.3 فیصد سال بسال گرانٹی یہ ظاہر کرتی ہے کہ مالی سال 10ء کی اوسط سالانہ گرانٹی 12 فیصد کے آس پاس اور پچھلے سال کی اوسط 20.8 فیصد سے خاصی نیچے ہوگی۔ جاری حسابات کا خسارہ بھی تیزی سے کم ہوا ہے (دیکھئے جدول 1.1)، زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری آرہی ہے اور گوکہ مالیاتی خسارہ ہدف سے زیادہ ہو سکتا ہے تاہم مرکزی بینک سے اب تک قرض گیری گذشتہ برسوں کی نسبت کم رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں کاروباری اعتماد میں ہونے والے اضافے، اچھی فصلوں، توسیعی مالیاتی موقف اور عالمی معیشت کی کسی حد تک بحالی نے نمو کو پروان چڑھایا ہے، تخمینے کے مطابق ماس 10ء کی حقیقی جی ڈی پی کی نمو 3.3 فیصد کے سالانہ ہدف کے مقابلے میں 4.1 فیصد رہے گی۔

جدول 1.1 منتخب معاشی اظہارے			
م 10ء	م 09ء	م 08ء	شرح نمو (فیصد)
4.4	-7.4	5.1	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
8	-3.4	9.9	برآمدات (ایف او بی)
-2.8	-9.8	28.3	درآمدات (سی آئی ایف)
11.6	19.9	13.9	نیکس حاصل (ایف بی آر)
11.8	22.0	9.8	س اق (12 ماہی حرکت پذیر اوسط)
5.0	1.5	15.5	نئی شعبے کا قرضہ
8.1	2.4	9.3	رشد ز (زر 2)
ارب ڈالر			
14.9	11.6	12.4	مجموعی سیال ذخائر <sup>1</sup>
7.3	6.4	5.3	ترسیلات زر
1.7	2.2	3.8	خاص بیرونی سرمایہ کاری
جی ڈی پی کا فیصد <sup>2</sup>			
2.7	2.0	3.5	مالیاتی خسارہ
6.9	8.7	10.0	تجارتی خسارہ
1.7	5.5	6.7	جاری حسابات کا خسارہ

<sup>1</sup> اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں میں۔

<sup>2</sup> نسب نامہ میں پورے سال کی جی ڈی پی ہے۔ ایف بی ایس کی پورے سال کی تخمین شدہ جی ڈی پی ماس 10ء کے لیے استعمال کی گئی ہے۔

لیکن امید کی ہر کرن کے ساتھ خدشات کے بادل بھی ہیں جن میں بحالی کے موجودہ کمزور عمل کے لیے خطرات پوشیدہ ہیں۔ گرانٹی تخفیف کے باوجود بلند رہی ہے اور حالیہ مہینوں میں اس نے دوبارہ سراپھار ہے۔ اجناس (خصوصاً تیل) کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے اس رجحان کے تیزی پکڑنے کا اندیشہ ہے اور یہ خطرہ بڑھ گیا ہے کہ آنے والے مہینوں میں بیرونی حسابات کا عدم توازن بڑھ جائے گا۔ مؤخر الذکر خطرہ اس بنا پر اور بھی زیادہ ہے کہ ملک کو پہلے ہی جاری حسابات کا خسارہ، جو گذشتہ برس سے خاصا کم ہے، پورا کرنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اسی طرح اگر مالیاتی خسارہ بڑھتا رہا، بالخصوص میزانیہ قرض گیری کے لیے مرکزی بینک پر بھاری انحصار کیا گیا اور نیم مالیاتی اقدامات کو محدود نہ کیا گیا تو

اقتصادی استحکام کے لیے خطرات بڑھیں گے۔ مرکزی بینک سے میزانیہ قرض گیری (گذشتہ برسوں کے مقابلے میں) م س 10ء میں اب تک تو حدود میں رہی ہے مگر اس کے نتیجے میں سرکاری شعبے میں قرض کی بڑھتی ہوئی طلب کا مطلب یہ ہوگا کہ نجی سرمایہ کاری کی گنجائش نہ رہنے کا سنگین خطرہ بڑھ رہا ہے۔ چونکہ اطلاعات کے مطابق سرکاری شعبے کی سرمایہ کاری بھی م س 10ء کی دوسری ششماہی میں کم ہوئی ہے اس لیے اس سے معاشی بحالی کی وسط مدتی پائیداری کے بارے میں سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر ہر چند کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں م س 10ء کے پہلے آٹھ ماہ کے دوران توقع سے زیادہ نمود یکھنے میں آئی تاہم یہ پچھلے برسوں کی سرمایہ کاریوں سے پیدا ہونے والی استعداد کی بنا پر ممکن ہوا۔ اسی طرح کاروباری اعتماد میں بہتری اور مجموعی طلب میں اضافے کے ساتھ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا شعبہ کارکردگی دکھانے کے قابل ہوا، حالانکہ توانائی کی قلت، امن وامان اور مالی رکاوٹوں کے مسائل درپیش تھے۔ بہر حال اگر مجموعی طلب میں مزید تیزی آئی تو سرمایہ کاری کی سست رفتاری آئندہ پیداواری نمو میں مکمل رکاوٹ بن سکتی ہے اور بیرونی حسابات اور گرانی پر دباؤ میں اضافہ کر سکتی ہے۔

دوسرے الفاظ میں مالیاتی خسارہ م س 08ء اور اس کے بعد معاشی استحکام کے لیے خطرات کا باعث ہے۔ مالیاتی خسارے کے منفی اثرات حالیہ برسوں میں نیم مالیاتی سرگرمیوں میں نمایاں اضافے کی بنا پر اور بھی بڑھ گئے ہیں کیونکہ یہ سرگرمیاں نہ صرف توانائی اور زرعی اجناس کے شعبوں میں گردش قرضے کے پیچیدہ سلسلے کا باعث بنی ہیں بلکہ ان کی وجہ سے معیشت میں تمام قرض گیروں کی مالی لاگت میں اضافہ ہو گیا ہے اور پیداواری نمو گھٹ گئی ہے۔

جدول 1.2: زر 2 کی نمو میں سرکاری شعبے کا حصہ (جولائی تا اپریل)				
رقم کی آمد اور روپے نمو فیصد میں				
مؤ		آمد		
م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	
8.1	2.4	414.0	114.1	زر وسیع (زر 2)
				جس میں
16.0	20.9	325.0	315.2	سرکاری قرض گیری
5.0	1.5	144.3	43.4	نجی شعبے کو قرضہ

خطرے سے گریز کے بینکوں کے بڑھے ہوئے رویے نے م س 09ء کے دوران نجی شعبے کو قرضے کی دستیابی میں سست رفتار اضافے کے حوالے سے اہم کردار ادا کیا تاہم بینک اس رجحان کو م س 10ء کے دوران غالباً اس لیے بھی جاری رکھ سکے کہ حکومت کی جانب سے بینک قرض گیری کی طلب بڑھتی رہی۔ ان دو برسوں کے دوران زر وسیع (زر 2) کی نمو کی صورتحال پر نظر ڈالی جائے تو یہ استدلال مزید واضح ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر م س 10ء کے دوران زر وسیع کی نمو کا نمایاں حصہ سرکاری شعبے کی قرض گیری کی بنا پر تھا (دیکھئے جدول 1.2)۔

موجودہ مالیاتی عدم پلک کی وجہ سے م س 10ء میں پورے سال کے مالیاتی خسارے میں اضافہ غالباً ناگزیر تھا کیونکہ شدت پسندوں کے خلاف فوجی کارروائیوں کے لیے اضافی ضرورت تھی نیز بے گھر ہونے والے افراد کی مدد بھی درکار تھی۔ تاہم دفاعی اخراجات کو نکال کر بھی م س 10ء کی پہلی ششماہی میں جاری اخراجات کی نمو 15.7 فیصد سال بسال کی بلند سطح پر رہی ہے۔ مزید برآں بلند مالیاتی خسارے کا اثر بیرونی وصولیوں



میں کمی کی بنا پر دوچند ہو گیا۔ مؤخر الذکر سے ایک تو بینکاری نظام میں سیالیت کم ہوئی دوسرے جاری حسابات کے خسارے کو پورا کرنے میں مشکلات پیش آئیں۔

جدول 1.3: بیرونی کھاتے					
ارب ڈالر					
جولائی تا اپریل			مئی 10ء		
مئی 09ء	مئی 10ء	اپریل 10ء	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	مئی 10ء
الف۔ جاری حسابات کا توازن	-9.0	-3.1	-0.6	-1.5	-0.9
ب۔ مالی/سرمایہ توازن	4.5	3.9	2.8	0.5	0.7

سال کے بیشتر حصے کے دوران مرکزی بینک نے مالیاتی اور نیم مالیاتی کارروائیوں کے دباؤ کو اثر کو گھٹانے کے لیے بینکاری نظام میں سیالیت داخل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا لیکن شبیہ نرخ مالی سال کے زیادہ تر حصے میں بالائی حد سے قریب رہے۔ اسی طرح جاری حسابات کے خسارے میں تیزی سے کمی کے باوجود بیرونی حسابات کی مجموعی پوزیشن کمزور ہے کیونکہ مالی وصولیاں بھی تیزی سے کم ہوئی ہیں (دیکھئے جدول 1.3)۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جاری حسابات کی پائیداری کا انحصار ملک کی اسے (ترجیاً غیر قرضہ جاتی رقوم سے) پورا کرنے کی صلاحیت پر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مالیاتی اور بیرونی خساروں نیز گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے دوبارہ سرابھارنے کی بنا پر معاشی استحکام کو درپیش خطرات ہی وہ اہم اسباب تھے جنہوں نے اسٹیٹ بینک کو زری موقف مزید نرم کرنے سے قاصر رکھا، تاہم مالیاتی عدم توازن کم کرنے اور رقوم کی تخصیص کے حوالے سے خرابیاں دور کرنے کے لیے حکومت کا فیصلہ ہی تھا جس نے گرانے کے پھر سے ابھرنے میں سب سے اہم کردار ادا کیا۔ بجلی پر زراعت میں کمی اور بڑھتے ہوئے عالمی نرخوں کی بنا پر اہم ایندھنوں کی ملکی قیمتوں میں اضافے کا اثر ملکی معیشت میں فوراً محسوس کیا گیا۔

خاص طور پر ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا اثر نقل و حمل کے اخراجات کے توسط سے غذائی اجناس کی بلند تر قیمتوں کی صورت میں فوراً دیکھا گیا۔ نتیجتاً عمومی گرانے اپریل 2010ء میں بڑھ کر 13.3 فیصد ہو گئی۔ گوکہ پچھلے سال اسی مہینے یہ 17.2 فیصد تھی لیکن اب بھی زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں مسلسل بلند غذائی گرانے کی وجہ سے کم آمدنی والے گروپوں کی قوت خرید پر سب سے زیادہ اثر پڑا۔ گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں اضافے کے موجودہ رجحان میں توانائی اور غذائی اشیاء کی قیمتوں کا اہم کردار ہے جس سے دور ثانی کے اثرات کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔

اگر در آمد شدہ گرانے کا مسئلہ سنگین ہوا تو یہ خطرہ مزید بڑھے گا۔ خوش قسمتی سے آئی ایم ایف سے خاصی امداد ملنے سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا ہے اور شرح مبادلہ کسی قدر مستحکم ہوئی ہے۔ پاکستان کو نئی سرمایہ کاری لانے کے لیے بھرپور اثباتی اقدامات کرنے ہوں گے اور اس مقصد کے لیے اضافی اصلاحات نافذ کرنی ہوں گی تاکہ معاشی کارکردگی بڑھے اور کاروباری فضا میں بہتری آئے۔

سرمایہ کاری بڑھانے کے اقدامات کے ساتھ ساتھ بچت کو بھی پروان چڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک مالی نظام تک عوام کی رسائی بڑھانے کا جائزہ لے رہا ہے اور پالیسی ریٹس کی بچت کنندگان تک منتقلی بہتر بنانے کے منصوبے بھی متعارف کر رہا ہے۔ زیادہ اثر اس

صورت میں ہوگا جب ادارہ جاتی بچت بہتر ہو جس کے لیے ملک میں پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ کے ادارہ جاتی ڈھانچے کی اصلاح کی ہنگامی ضرورت ہے تاکہ طویل مدتی بچت کے ذخیرے میں وسعت آئے۔

## 1.2 مستقبل کے امکانات

وفاقی ادارہ شماریات کے ابتدائی عبوری تخمینے اسٹیٹ بینک کی سابقہ پیشگوئیوں سے ہم آہنگ ہیں کہ حقیقی جی ڈی پی کی نمو پھر سے زور پکڑے گی۔ م س 10ء کی حقیقی جی ڈی پی میں نمو 4.1 فیصد ہوگی جبکہ گذشتہ سال 1.2 فیصد رہی تھی۔ نمو کی اس بحالی میں اہم حصہ ذیلی شعبوں گلد بانی اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی توقع سے زیادہ نمو کا رہا، ساتھ ساتھ خدمات کے شعبے کی نمو بھی معاون بنی۔

جہاں تک گرانی کا تعلق ہے، م س 10ء کی دوسری ششماہی کے دوران گرانی کے دباؤ میں دوبارہ اضافہ متوقع تھا تاہم بجلی کے نرخوں میں اضافے کا اثر تیل، کپاس اور دھاتوں کی

جدول 1.4: اہم معاشی اظہار یوں کی پیش گوئیاں			
م س 09ء		م س 10ء	
		سالانہ منصوبہ جاتی اہداف	
		اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں	
شرح نمو فیصد میں			
جی ڈی پی *	1.2	3.3	4.1
وسط گرانی	20.8	9.0	11.5-12.5
زری اثاثے (زر)	9.6	-	13.5 - 14.5
ارب ڈالر			
کارکنوں کی ترسیلات	7.8	7.0	8.5-9.0
برآمدات (ایف او بی-بی او پی ڈیٹا)	19.1	19.9	19.5-20.0
درآمدات (ایف او بی-بی او پی ڈیٹا)	31.7	28.7	31.0-31.5
فیصد جی ڈی پی			
مالیاتی خسارہ	5.3	4.9	5.1 - 5.6
جاری حسابات کا خسارہ	5.7	5.3	2.2-2.8
نوٹ: مالیاتی اور جاری حسابات کے خسارے اور جی ڈی پی کے تناسبات م س 10ء کی بجٹ دستاویز میں نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔ جب تک ان کی پیش گوئیاں ایف بی ایس کی طرف سے سال کی تقبین شدہ نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔			
نظر ثانی شدہ*: ایف بی ایس کے 21 مئی 2010ء تک کے عبوری اعداد و شمار اس لنک سے لیے گئے ہیں:			
<a href="http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national_accounts/national_accounts.htm">http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national_accounts/national_accounts.htm</a>			

نوٹ: مالیاتی اور جاری حسابات کے خسارے اور جی ڈی پی کے تناسبات م س 10ء کی بجٹ دستاویز میں نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں جبکہ ان کی پیش گوئیاں ایف بی ایس کی طرف سے سال کی تخمین شدہ نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔  
ن: نظر ثانی شدہ، \* ایف بی ایس کے 21 مئی 2010ء تک کے عبوری اعداد و شمار اس لنک سے لیے گئے ہیں:

[http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national\\_accounts/national\\_accounts.html](http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national_accounts/national_accounts.html)

عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی بنا پر مزید بڑھ گیا۔ اس کے برعکس منڈی کی میکینیت میں حکومتی مداخلت کے نتیجے میں گندم کی عالمی قیمتوں میں کمی کے فوائد صارفین کو منتقل نہیں کیے گئے۔ ان عوامل کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کی پیشگوئیوں کے مطابق م س 10ء کے دوران سالانہ اوسط عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 11.5 سے 12.5 فیصد رہنے کا امکان ہے جو کہ سابقہ تخمینے سے معمولی سی زائد ہے (دیکھئے جدول 1.4)۔ تخمینہ بڑھنے سے معیشت میں گرانی کا دباؤ مستحکم ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ جاری حسابات کا خسارہ پیشگوئیوں کے اعتبار سے کم ہوا ہے۔ م س 10ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ مزید کم ہو کر جی ڈی پی کے 2.2 سے 2.8 فیصد کی حدود میں رہنے کا امکان ہے، جو 3.2 تا 3.8 فیصد کے سابقہ تخمینے سے خاصا کم ہے، جبکہ گذشتہ سال یہ جی ڈی پی کا 5.7 فیصد رہا تھا۔ یہ بہتری زیادہ تر برآمدات کی متاثر کن کارکردگی اور کارکنوں کی ترسیلات کی وجہ سے ہوئی۔

بہر حال مالیاتی کارکردگی اچھی نہیں رہی۔ مالیاتی خسارے کے بارے میں اسٹیٹ بینک کے تخمینوں پر نظر ثانی کی گئی ہے اور بڑھا کر جی ڈی پی کا 5.1 تا 5.6 فیصد کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ مالیاتی حسابات پر دباؤ کا ایک اہم عنصر بڑھتے ہوئے جاری اخراجات ہیں تاہم ٹیکس تاجی جی ڈی پی کی کم شرح

بھی باعث تشویش ہے۔ ویلیو ایڈجیکٹس کے نفاذ سے فائدہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ وی اے ٹی ری فنڈ کے غلط استعمال کی روک تھام کے لیے مناسب طریقے اپنائے جائیں۔ اگرچہ ٹیکس کی وصولی نفاذ کے ابتدائی مرحلے کے دوران کم ہونے کی توقع ہے تاہم معیشت میں ٹیکس کی وصولی اور دستاویزیت کا سلسلہ آئندہ برسوں میں بہتر ہوگا۔

ٹیکس گزاروں کے پیسے کا درست استعمال بھی بے حد اہم ہے۔ حکومت کو نیم مالیاتی سرگرمیاں کم کرنی ہوں گی اور گھائے میں جانے والے سرکاری اداروں کی نجکاری کا عمل تیز کرنا ہوگا۔ نظم و نسق میں بہتری، ادارہ سازی اور سرمایہ کار دوست قوانین کا مؤثر نفاذ پائیدار نمو کی لازمی شرائط ہیں۔ اچھے نظم و نسق اور موثر قانون سازی دونوں سے خاصی سرمایہ کاری آ سکتی ہے جو معیشت کے امکانات سے فائدہ اٹھانے اور روزگار کے مواقع بڑھانے کے لیے ضروری ہے۔ معیشت میں روزگار کی تخلیق کا عمل تیز کرنے کے لیے اس طرح کی ساختی تبدیلی درکار ہے۔

مثال کے طور پر فکری ملکیت کے حقوق (intellectual property rights) کا تحفظ اور معاہدوں پر عملدرآمد یقینی بنانے کی جانب پیش رفت درکار ہے تاکہ اختراع و ایجاد کی حوصلہ افزائی ہو۔ فکری ملکیت کے حقوق کا اعتراف اور انہیں نافذ کرنا ساری دنیا (خصوصاً ابھرتی ہوئی منڈیوں) میں اہم مسئلہ ہے اور پاکستان اس معاملے میں بہت سے ملکوں سے پیچھے ہے۔ اسی طرح اگر کرایہ داری کے قوانین کی ایسی اصلاح کی جائے کہ نہ تو وہ ناجائز طور پر کرایہ دار کے حق میں ہوں اور نہ مالک مکان کے حق میں تو ملکی تعمیراتی صنعت کی حوصلہ افزائی ہو سکتی ہے۔ کرایہ داری قوانین کے سلسلے میں مروجہ بہترین بین الاقوامی طور طریقوں کو اپنانے سے مکاناتی شعبے میں بھاری سرمایہ کاری آ سکتی ہے اور طلب و رسد کے درمیان خلیج پُر کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

آخر ان بنیادی سہولتوں اور انفراسٹرکچر کی فراہمی بھی بہت اہم ہے۔ بجلی کی قلت کے باوجود بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں نمو ہوئی ہے تاہم چھوٹے اور درمیانے درجے کے اشیا سازوں اور تاجروں پر بجلی کی قلت کا غالباً بہت شدید اثر پڑا ہے جس کے نتیجے میں پیداوار اور روزگار کا زیاں ہوا ہے۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں پر بجلی کی کمی کا اثر اہم ایندھنوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور گیس کی عدم دستیابی کی بنا پر مزید سنگین ہو گیا۔ بجلی کی قلت کی جڑیں نامناسب نرخوں اور ناقص نظام تقسیم میں ہیں۔ بجلی پر بلا ہدف زراعت کی مسلسل فراہمی سے توانائی کے شعبے میں قرضے کا الجھاؤ پیدا ہوا جس کے پیداواری نمو پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ مثال کے طور پر قرضے چڑھنے کے نتیجے میں ملکی ریفرنسزیاں اور آئی پی پیز استعداد سے کم سطح پر کام کر رہی ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ منڈی کے نرخوں میں حکومت کی براہ راست مداخلت کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔ منڈی کے ڈھانچے کے مسائل مسابقتی کمیشن آف پاکستان (سی سی پی) جیسے آزاد ضابطہ ساز اداروں کے ذریعے حل کیے جانے چاہئیں۔

### 1.3 خلاصہ

#### حقیقی پیداوار کا شعبہ

##### زراعت

م 10ء کے دوران پانی کی قلت اور ناسازگار موسم کے باوجود زرعی شعبے میں 3 فیصد کی معقول نمو کا امکان ہے جو کہ گزشتہ دس برس کی اوسط نمو کے لگ بھگ ہے۔ رواں سال توقع تھی کہ اہم فصلوں کی جگہ چھوٹی فصلیں کاشت کرنے سے ان کی نمو میں اضافہ ہوگا لیکن صورتحال برعکس رہی، م 10ء کے دوران موسم سرما کی کم بارشوں کی وجہ سے زیادہ تر چھوٹی فصلیں متاثر ہوئیں۔

زرعی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لیے م 10ء کے دوران مناسب مقدار میں کھاد اور زرعی قرضے دستیاب تھے۔ رواں مالی سال برآمدات میں زراعت کا نمایاں حصہ ایک اور مثبت پیش رفت ہے۔ اس کے نتیجے میں زیادہ تر اضافی زرعی پیداوار کی ملکی قیمتیں نسبتاً بلند ہوئیں اور اس سے کاشتکاروں کو پیداوار بڑھانے کا حوصلہ ملے گا۔

##### بڑے پیمانے کی اشیا سازی

م 10ء کی پہلی ششماہی میں معقول بحالی کے بعد تیسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی نمو مزید تیز ہوئی۔ صارفی مالکاری میں کمرشل بینکوں کے دوبارہ داخلے سے صارفی پائیدار اشیا کی طلب میں اضافہ ہو گیا خاص طور پر گاڑیوں کی قیمتیں بڑھنے کے باوجود ان کی طلب بڑھی۔ مزید برآں عالمی طلب کے ساتھ ساتھ ملکی پالیسیوں میں بہتری کے نتیجے میں برآمدی صنعتوں خصوصاً قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل میں تیزی آئی ہے۔

بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے نے اپنی دستیاب استعداد کو استعمال کیا اور اس سے قیمتوں پر کوئی خاص دباؤ نہیں پڑا۔ استعداد کے استعمال کا یہ رجحان م 10ء جولائی تا فروری کے دوران ملا جلا رہا؛ گاڑیوں، الیکٹرانکس اور سیمنٹ کے شعبوں میں یہ رجحان بڑھا جبکہ سیالیت کے مسائل کی وجہ سے پیٹرولیم اور اسٹیل کے شعبے میں کمزور پڑا۔ بظاہر کئی شعبوں میں استعداد موجود ہے تاہم بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کو آئندہ نمو برقرار رکھنے میں بجلی کی قلت کے باعث مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے۔

مستقبل میں استعداد کے استعمال کا بڑی حد تک انحصار بجلی کی فراہمی پر ہوگا۔ خصوصاً صنعتیں توانائی کے استعمال میں جوتنوع اختیار کرتی ہیں اس میں قدرتی گیس کا حصہ تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے، اور قدرتی گیس وہ ایندھن ہے جس کی طلب سی این جی، گھروں اور توانائی کے شعبوں میں بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران ملک میں گیس کی تلاش کے لیے سرگرمیاں ناکافی تھیں جس سے حالیہ برسوں میں گیس کی طلب ورسد کے درمیان فرق بڑھا ہے جس سے کئی صنعتوں، خاص طور پر چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں استعداد پوری طرح استعمال نہیں ہو پا رہی۔ مستقبل قریب میں بہتری کی امید کم ہے، البتہ گیس اور بجلی بچانے کے بھرپور اقدامات سے کچھ سہولت مل سکتی ہے، تاہم مستقبل بعید میں ڈبیوں کی تعمیر، اور اب تک استعمال نہ کیے جانے والے کولے اور گیس کے ملکی وسائل مستحکم صنعتی نمو کے لیے بنیادی اہمیت کے حامل ہوں گے۔

## قیمتیں

اپریل 2010ء میں عمومی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) بڑھ کر 13.3 فیصد ہو گئی جو کہ مارچ کی 12.9 فیصد سے معمولی زائد ہے لیکن اکتوبر 2009ء کی 8.9 فیصد پست سطح سے (جو تھوڑا ہی عرصہ رہی) خاصی بلند ہے۔ 20 فیصد تراشیدہ اوسط سے ناپی گئی قوزی گرانے میں اپریل 2010ء کے دوران کوئی تبدیلی نہیں آئی، تاہم غیر غذائی غیر توانائی پیمانے سے قوزی گرانے میں اپریل 2010ء میں بڑھ کر 10.6 فیصد ہو گئی جبکہ مارچ میں 9.9 فیصد تھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپریل میں گرانے کا دباؤ نسبتاً وسیع الہیاد ہے۔

حالیہ مہینوں میں گرانے بڑھنے کے کئی عوامل ہیں جیسے (الف) اشیاء کی بلند عالمی قیمتیں خاص طور پر خام تیل، دھاتوں، دالوں اور کپاس کی، (ب) بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی ملکی قیمتوں میں اضافہ، (ج) پانی کی قلت کے باعث فصلوں کی کمزور نمو کے علاوہ سبزیوں، پھلوں، گلہ بانی وغیرہ کی مستحکم برآمدی نمو، (د) توسیعی مالیاتی پالیسی اور (ه) ملکی معیشت کی بحالی۔

## زر اور بینکاری

اسٹیٹ بینک نے جنوری اور مارچ 2010ء کی زری پالیسی کے مسلسل دو اعلانات میں پالیسی ریٹ 12.5 فیصد پر برقرار رکھا۔<sup>1</sup> پالیسی ریٹ میں نرمی لانے میں محتاط طرز فکر اس لیے اپنایا گیا کہ ایک طرف مجموعی طلب کی بحالی کو سہارا دیا جائے اور دوسری طرف معاشی عدم توازن بشمول گرانے کو دوبارہ ابھرنے سے روکا جائے۔

گرانے میں حالیہ اضافے کی بڑی وجہ بجلی کے نرخوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ اشیاء کی عالمی قیمتوں پر دباؤ ہے۔ خسارے کی خاصی نمایاں تسلیک سے صورتحال خراب ہو گئی تھی کیونکہ بلند اخراجات سے بڑھتے ہوئے خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے بینکوں سے رجوع کیا جبکہ بیرونی رقوم کی آمد غیر یقینی تھی۔ نتیجتاً آئی ایم ایف کے ساتھ طے کردہ خسارے کی سہ ماہی تسلیک کی حد حکومت نے مارچ 2010ء ختم ہونے والی سہ ماہی میں عبور کر لی۔

زری مجموعے کے لحاظ سے جولائی تا اپریل م س 10ء کے لیے زر 2 میں 8.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 2.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔ زر 2 میں بہتری خالص ملکی اثاثوں میں شاندار نمو کے باعث آئی جو جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران 9.8 فیصد تھی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت کے دوران 8.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔ دوسری جانب جولائی تا اپریل م س 10ء میں بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں 7.2 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران 33.6 فیصد کمی نمایاں کی ہوئی تھی۔ زر میں توسیع کے ساتھ بینکوں کی امانتوں میں بھی اضافہ ہوا جن میں جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران 8.6 فیصد کی شاندار نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 0.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔

## مالیاتی صورتحال

م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے میزانیہ اعداد و شمار ابھی دستیاب نہیں ہیں تاہم ابتدائی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی شعبہ دباؤ کا شکار ہے اور

<sup>1</sup> م س 10ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 150 بیس پوائنٹس کم کیا گیا، اگست میں 100 بیس پوائنٹس اور نومبر میں 50 بیس پوائنٹس کم کیے گئے۔

خوشہ ہے کہ حکومت بجٹ خسارہ ہدف کے اندر نہیں رکھ سکے گی۔ اگرچہ مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں ایف بی آر کے ٹیکسوں کی وصولی میں بہتری آئی ہے اور اسٹیٹ بینک کے معقول منافع، اور اتحادی سپورٹ فنڈ میں 349 ملین ڈالر ملنے سے غیر ٹیکس محاصل میں بھی اضافہ ہوا ہے تاہم مقررہ حد سے زائد سرکاری اخراجات کی وجہ سے بجٹ خسارہ ہدف سے زائد رہنے کا امکان ہے۔

تیسری سہ ماہی میں ایف بی آر کی کارکردگی بہتر ہوئی اور ٹیکس وصولیوں میں 26 فیصد اضافہ ہوا تاہم، م س 10ء کے ہفتہ مہینوں میں ایف بی آر کے لیے ٹیکس محاصل کا ہدف پورا کرنا دشوار ہوگا کیونکہ 1.38 ٹریلین روپے ٹیکس وصولیوں کا مقررہ سالانہ ہدف پورا کرنے کے لیے اسے چوتھی سہ ماہی میں سال بسال 37.6 فیصد نمو حاصل کرنا ہوگی جبکہ ٹیکس محاصل کی گزشتہ پانچ برسوں کی آخری سہ ماہی میں اوسط نمو 15.7 فیصد رہی ہے۔

جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران ملکی ذرائع سے 535.3 ارب روپے سرکاری قرض گیری کی گئی جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں ملکی میزانیہ ضروریات کے مقابلے میں خاصی زیادہ ہے۔ اعانت میزانیہ کے لیے بیرونی قرض گیری کم تھی، چنانچہ بڑھتے ہوئے بجٹ خسارے کی وجہ سے جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران بینکوں سے مالکاری کی گئی جس سے خوشہ ہے کہ نجی سرمایہ کاری کے لیے گنجائش کم رہ جائے گی۔

## بیرونی شعبہ

### ادائیگیوں کا توازن

کم درآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات میں استحکام کے باعث جولائی تا اپریل م س 2010ء کا جاری حسابات کا خسارہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاص کم رہا، تاہم اس بہتری کے، مجموعی بیرونی حسابات پر اثرات اس دوران سرمائے اور فاضل مالی کھاتے میں معقول تخفیف کی بنا پر محدود ہو کر رہ گئے۔

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ کم ہونے کی وجہ کم درآمدات (جس کے ساتھ مال برداری لاگت بھی کم ہوئی) اور جاری منتقلیوں میں مستحکم اضافے کے علاوہ یہ بھی تھی کہ منافع منقسمہ کی ترسیل اور قرضے پر سودی ادائیگیاں کم ہوئیں۔ اسی طرح زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے کم بہاؤ اور برآمدات میں معمولی اضافے سے بھی جاری حسابات کے خسارے میں بہتری آئی۔

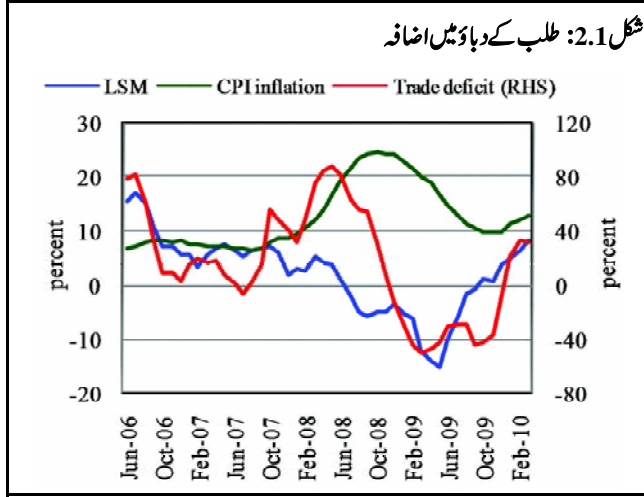
مالی کھاتے میں فاضل رقم جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران، گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں، خاصی کم ہو گئی۔ ایکویٹی اور قرضوں کی آنے والی رقوم میں تخفیف دونوں اس کی وجوہات تھیں۔ چنانچہ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران مجموعی بیرونی کھاتے میں معمولی فاضل رقم ہے۔

زرمبادلہ کے ملکی ذخائر میں بڑی حد تک آئی ایم ایف سے ایس ڈی آر کے اختصا کے باعث 2.2 ارب ڈالر اضافہ ہوا۔ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران شرح مبادلہ بھی مقابلاً مستحکم رہی، اس میں صرف 3.9 فیصد کمی آئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں یہ 16.2 فیصد گری تھی۔

## تجارتی کھاتہ

جولائی تا اپریل 10ء کے دوران تجارتی خسارہ 13.9 فیصد کم ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران اس میں 15.6 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ تجارتی خسارے میں کمی کی وجہ برآمدات میں سال بسال 8 فیصد اضافہ اور درآمدات میں 2.8 فیصد سال بسال کمی تھی۔

خام اشیاء کی قیمتیں کم ہونے سے درآمدی بل سکڑ گیا اور م س 10ء کے ابتدائی پانچ مہینوں میں درآمدی بل میں تخفیف ہوئی۔ ان کم قیمتوں کی وجہ سے جولائی تا اپریل م س 10ء کے پورے عرصے دوران درآمدات کی مقدار بڑھنے کا زیادہ تر اثر زائل ہو گیا۔ غذا اور ٹیکسٹائل گروپ کے باعث برآمدات بڑھیں۔ غذائی گروپ کی برآمدات میں اضافے کی بڑی وجہ چاول، پھل اور سبز یا یوں کا برآمدی حجم بڑھنا تھا۔ دوسری جانب کم قدر اضافی کے حامل زمروں مثلاً خام کپاس اور سوئی دھاگے کی برآمد بڑھنے سے ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ ہوا۔



معاشی بحالی کا جو عمل م س 10ء کی پہلی ششماہی میں دیکھا گیا وہ تیسری سہ ماہی میں تیز ہوا جس کا سبب بڑھتی ہوئی ملکی اور بیرونی طلب کی وجہ سے پیداواری نمو میں اضافہ ہے۔ زیادہ تر بحالی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں ہوئی تاہم چھوٹے اور درمیانے حجم کے اشیا سازی کے کارخانوں کو بجلی کی قلت کے باعث پیداواری صلاحیت کم ہونے کی شکایت رہی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی نمو گزشتہ سال سے اگرچہ بڑھی ہے تاہم یہ م س 08ء کی بلند سطح سے بدستور کم ہے۔ م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران درآمدات بڑھنے کے ساتھ ساتھ گرانے کے دباؤ میں اضافے کا جزوی سبب یہ بھی ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے نے اپنی استعداد کا استعمال بڑھایا ہے (دیکھئے شکل 2.1)۔

جدول 2.1: مجموعی طلب کے اظہار

سال	نمونیہ	پہلی ششماہی	تیسری سہ ماہی
م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء
تیل فروخت <sup>1</sup>	-4.1	14.7	-1.0
صنعتوں کو گیس کی فروخت <sup>2</sup>	-2.1	2.0	0.3
دیگر گیس فروخت <sup>2</sup>	1.0	-0.6	-3.5
بجلی کا استعمال زراعت/صنعت <sup>3</sup>	-6.2	4.4	-3.2
بجلی کا استعمال کمرشل <sup>3</sup>	-7.6	6.9	-3.4
ہیٹنگ کی فروخت <sup>4</sup>	-13.7	16.6	-6.5
صارفی گاڑیوں کی فروخت <sup>5</sup>	-22.1	38.6	-37.8
کمرشل گاڑیوں کی فروخت <sup>5</sup>	-18.6	18.4	-30.4
برآمدات	9.4	-4.5	-18.2
درآمدات	12.8	-28.6	-36.4
کاروبار کو قرضے	9.2	5.8	-4.1

ماخذ: <sup>1</sup> اوی اے سی، <sup>2</sup> ایس ایس جی سی اور ایس این جی پی ایل، <sup>3</sup> چیکو، <sup>4</sup> اے پی سی ایم اے، <sup>5</sup> پی اے ایم اے

م س 10ء کی تیسری سہ ماہی میں ملکی طلب میں اضافہ بنیادی طور پر نجی صرفے کے باعث ہوا کیونکہ رواں مالی سال اہم زرعی اجناس کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے دیہی آمدنی خاصی بڑھ گئی۔ صرفی طلب کو کچھ سہارا بینکنوں

نے دیا، جنوری 2010ء سے بینکنوں نے صارفی مالکاری کے کاروبار میں دوبارہ دلچسپی ظاہر کی جس کا جزوی ثبوت گاڑیوں کی بڑی تعداد میں فروخت سے ملتا ہے (دیکھئے جدول 2.1)، حالانکہ اس عرصے کے دوران ان کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ یوں، واسطی اشیا کی طلب میں اضافہ کارپوریٹ شعبے کی سیالیت میں بہتری آنے سے مستحکم ہو گیا، اس بہتری کا سبب شعبے کی آمدنی اور بینکنوں کے دستیاب قرضوں کا بڑھنا تھا۔



جدول 2.2: صنعتی شعبے کی طرف سے خرچ کی جانے والی توانائی کی ہیئت ترکیبی (فیڈ اسٹاک کے علاوہ گیس)				
فیصد حصہ	میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء
تیل	14.7	12.7	7.9	8.4
گیس	40.4	41.5	40.1	44.7
بجلی	13.9	13.4	12.4	13.5
کولہ	31.1	32.4	39.6	33.4
ماخذ: ایچ ڈی آئی پی				

میں 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایشیائی ملکوں میں تیزی سے نمو اور ترقی یافتہ ملکوں کی معیشت کی معقول بحالی کے باعث بیرونی طلب میں بھی اضافہ ہوا جس سے اس مدت کے دوران ملکی مصنوعات کے ساتھ ساتھ زرعی اشیاء کی بھی برآمد تیزی سے بڑھی۔ م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کی برآمدی نمو م س 03ء کی چوتھی سہ ماہی کے بعد سے اب تک کسی بھی سہ ماہی کی مستحکم ترین سال بسال برآمدی نمو ہے۔ مجموعی صرفے میں مستحکم بحالی نے سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ کیا ہے جس کا ثبوت م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بنیادی اشیاء کی بلند پیداوار ہے نیز بعض شعبوں بشمول زراعت اور ٹیکسٹائل میں مشینری کی طلب بڑھ گئی۔<sup>1</sup>

اشیاء سازی کا ملکی شعبہ دستیاب استعداد کے پیش نظر بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے میں کامیاب رہا جس کے نتیجے میں م س 10ء کی تیسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے میں 9.6 فیصد نمو ہوئی جو کہ م س 07ء کے بعد مستحکم ترین سہ ماہی نمو ہے۔ اس شعبے میں تیسری سہ ماہی کی بلند نمو کی وجہ سے جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران مجموعی 4.4 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران 7.4 فیصد کی واقع ہوئی تھی۔ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں زیادہ تر نمو کاروں اور الیکٹرانک صنعتوں میں دیکھی گئی، علاوہ ازیں کچھ برآمدی صنعتوں بشمول ٹیکسٹائل، ادویات وغیرہ میں بھی نمو ہوئی۔ چنانچہ ایسا لگتا ہے کہ ملک میں توانائی کا موجودہ بحران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے کی سرگرمیوں میں کوئی بڑی رکاوٹ نہ ڈال سکا تاہم یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اگر توانائی کی قلت نہ ہوتی تو شعبے کی شرح نمو اس سے بھی زیادہ ہو جاتی۔

توانائی کی قلت کے باوجود بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے میں چلک کی بنیادی وجہ مطلوبہ توانائی کی ہیئت ترکیبی اور اسے پورا کرنے کے ذرائع ہیں (دیکھئے جدول 2.2)۔ صنعت کی توانائی کی 40 سے 45 فیصد ضروریات قدرتی گیس (کھاد کی تیاری میں استعمال ہونے والی گیس کے علاوہ) سے پوری کی جاتی ہیں۔ مزید برآں جن صنعتوں میں گیس بطور خام مال (کھاد، مصنوعی ریشہ وغیرہ) استعمال ہوتی ہے انہیں یہ ترجیحی بنیادوں پر فراہم کی جاتی ہے جبکہ بجلی سازی اور ٹرانسپورٹ وغیرہ میں استعمال کے لیے گیس فراہم کرنے کی باری اس کے بعد آتی ہے۔<sup>2</sup> جہاں تک عام صنعتوں کا تعلق ہے، م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے اعداد و شمار سے گیس کی فروخت میں تیزی سے اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ م س 09ء کی تیسری سہ ماہی کے مقابلے میں گیس کی فروخت میں 4 فیصد اور م س 08ء کی تیسری سہ ماہی کے مقابلے میں 1.2 فیصد نمو ہوئی۔ اسی طرح کوئلے اور تیل سے پیدا ہونے والی بجلی کا صنعتی ضروریات میں 40 سے 45 فیصد حصہ ہے جسے زیادہ تر درآمد کر کے پورا کیا جاتا ہے اس لیے بجلی کے قفل سے پیداواری نقصان ان ہی گئی چنی صنعتوں میں ہوا جہاں صرف بجلی کے نیٹ ورک پر انحصار کیا جاتا ہے۔<sup>3</sup> بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے

<sup>1</sup> م س 10ء کی تیسری سہ ماہی میں اہم مصنوعات کی صنعتوں میں 47.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے کے دوران 29.2 فیصد کی ہوئی تھی۔

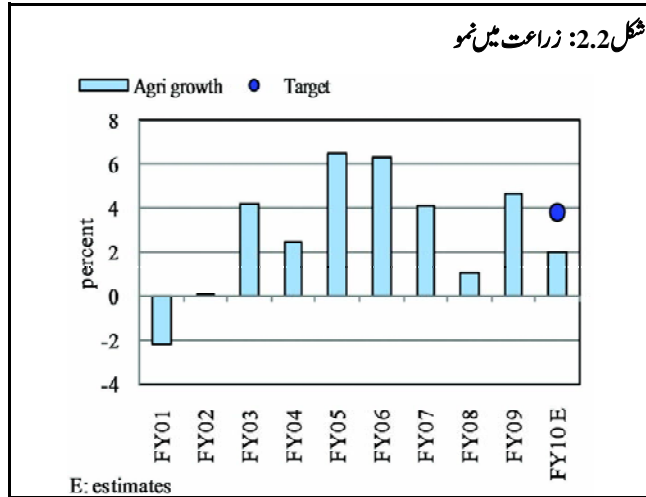
<sup>2</sup> قدرتی گیس کی فراہمی اور انتظامی پالیسی 2005ء کے مطابق۔

<sup>3</sup> بالواسطہ اثرات میں کمرشل شعبوں میں محدود سرگرمیاں، یو پی ایس/جنرل پراسرارفین کے اخراجات میں اضافہ اور گھریلو آلات کا محدود استعمال وغیرہ شامل ہیں۔

شعبے میں مذکورہ نقصان اس وجہ سے مزید کم ہو گیا کہ بڑی کمپنیاں بجلی کے تھقل سے بچنے کے لیے بھاری مالیت کے متبادل ذرائع استعمال کرتی ہیں۔ مزید برآں ٹیکسٹائل، چینی، کیمیکلز اور اسٹیل کی چند صنعتیں اپنے پونٹس کے لیے اپنی بجلی خود بنارہی ہیں۔

اس کے برعکس چھوٹے پیمانے کی اشیا سازی کا شعبہ بجلی کی قلت سے زیادہ متاثر ہوا اور اس شعبے کے بڑی تعداد میں پونٹس بند ہو گئے جس کا برآمدات اور ملازمتوں پر منفی اثر پڑا۔<sup>4</sup> اسی دوران مقامی تعمیراتی صنعت مزید مستحکم ہوئی جس کی وجہ تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں ٹھہراؤ اور ہاؤزنگ کی طلب میں اضافہ ہے جس کا ثبوت م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سینٹ میں بلند نمو ہے جو کہ گذشتہ سال کی تیسری سہ ماہی کے علاوہ خود م س 10ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

چنانچہ صنعتی شعبے کی مجموعی پیداوار نے م س 10ء کے لیے 1.7 فیصد کا سالانہ ہدف آسانی سے حاصل کر لیا۔ صنعتی پیداوار میں بہتری اور تجارتی حجم بڑھنے سے شعبہ خدمات میں بحالی کی توقعات روشن ہو گئی ہیں۔ تھوک اور خردہ تجارت میں توقع سے بڑھ کر نمو، نظم عامہ اور دفاع کے ذیلی گروپوں کا مستحکم حصہ، ٹرانسپورٹ سے متعلق سرگرمیوں میں اضافے اور ٹیلی مواصلات میں سرمایہ کاری بڑھنے سے شعبہ خدمات کی نمو میں اضافہ ہوا ہے۔ رواں مالی سال کے دوران صنعت اور خدمات کے شعبوں میں بلند نمونے زرعی شعبے میں آنے والی معمولی کمزوری کو عہدگی سے دور کر دیا جس سے م س 10ء میں جی ڈی پی میں 4.1 فیصد کی مستحکم نمو ہوئی۔<sup>5</sup> بڑی فصلوں میں بحالی کے امکانات، بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں گنجائش میں اضافے اور توانائی کی فراہمی میں معمولی بہتری کو دیکھتے ہوئے م س 11ء میں بھی جی ڈی پی کی نمو میں مزید اضافہ متوقع ہے۔



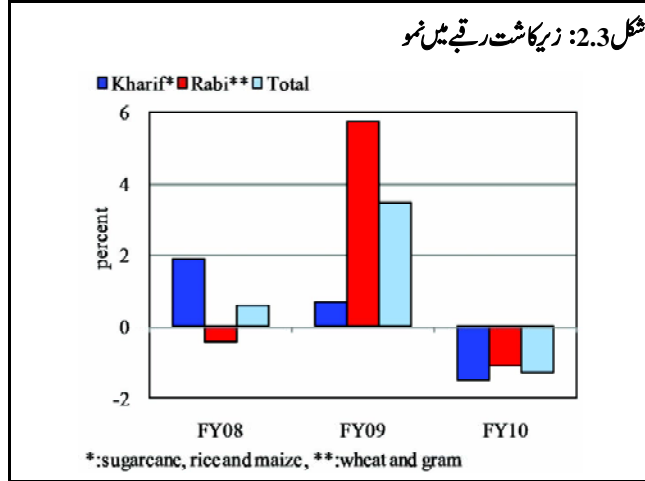
## 2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی

م س 10ء کے دوران پانی کی قلت اور ناسازگار موسم کے باوجود زرعی شعبے میں 2 فیصد کی معقول نمو ہوئی جبکہ ہدف 3.8 فیصد تھا (دیکھئے شکل 2.2)۔ یہ نمو بنیادی طور پر شعبہ گلہ بانی کی شاندار کارکردگی کے باعث ہوئی کیونکہ اہم فصلیں پانی کی قلت اور بوائی کے وقت چاول اور گنے کی کم قیمتوں کے باعث شدید متاثر ہوئیں چنانچہ اہم فصلوں، ماسوائے کپاس، کے زیر کاشت رقبے میں کمی واقع ہوئی (دیکھئے شکل 2.3)۔ مزید یہ کہ گندم اور

کپاس کی یافت کم ہوئی۔ یہ بات اہم ہے کہ م س 10ء کے دوران گندم کی کاشت مزید کم ہو جاتی اگر کاشتکاروں نے متوازن کھاد کا استعمال نہ کیا

<sup>4</sup> متعلقہ کاروباری تنظیموں کے مطابق سلائے مابوسات، تولیے اور برستی چادر میں برآمد کرنے والی 75 فیصد کمپنیاں چھوٹی اور متوسط درجے کی ہیں۔

<sup>5</sup> [http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national\\_accounts/national\\_accounts.html](http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national_accounts/national_accounts.html) سے لیے گئے وفاقی ادارہ شماریات کے عبوری تخمینے 21 مئی 2010ء تک کے ہیں۔



ہوتا۔ درحقیقت ڈی اے پی کی نسبتاً کم قیمتوں اور اس کے بہتر استعمال کی وجہ سے پانی کی قلت کے اثرات زائل کرنے کا موقع ملا۔

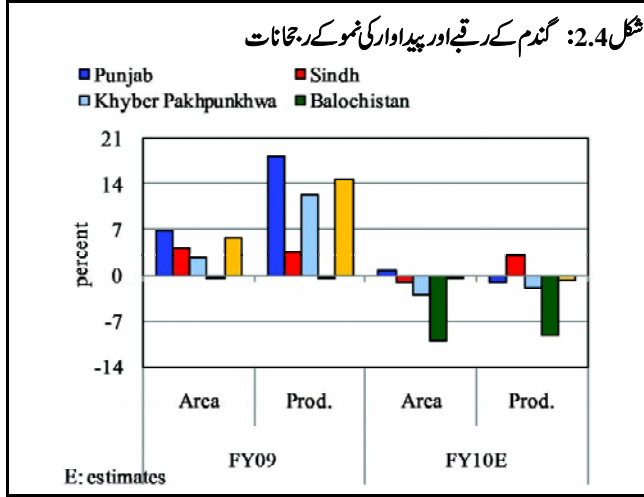
ان توقعات کے برعکس، کہ زیر کاشت اراضی پر اہم فصلوں کے بجائے چھوٹی فصلیں لگنے سے چھوٹی فصلوں کی نمو خاصی مستحکم ہوگی، ابتدائی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 10ء کے دوران زیادہ تر چھوٹی فصلیں موسم سرما کی بارشیں کم ہونے کی وجہ سے متاثر ہوئیں، تاہم رواں مالی سال گلہ بانی کے لیے مستحکم ملکی و بیرونی طلب، کھاد اور زرعی قرضوں کی مناسب دستیابی نے شعبے کو معیشت میں مثبت کردار ادا کرنے میں مدد دی۔

جدول 2.3: بڑی فصلوں کی کارکردگی					
زیر کاشت رقبہ (ہزار ہیکٹر)					
فصلیں	م س 08ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 10ء	م س 09ء کے مقابلے میں م س 10ء
کپاس	3,055	2,850	3,200	3,072	7.8
گنا	1,241	1,029	1,106	939	-8.7
چاول	2,516	2,963	2,526	2,858	-3.5
گندم	8,550	9,046	9,045	9,026	-0.2
چنا	1,107	1,092	1,022	-	-
مکئی	1,037	1,062	1,039	915	-13.8
پیداوار (000 ٹن، کپاس 000 گانٹوں میں، فی ہیکٹر 170.09 کلوگرام)					
کپاس	11,655	12,060	13,360	12,700	5.3
گنا	63,920	50,045	56,527	47,030	-6.0
چاول	5,561	6,954	5,949	6,741	-3.1
گندم	20,959	24,032	25,000	23,863	-0.7
چنا	475	740	749	571	-22.8
مکئی	3,109	3,548	3,414	3,204	-9.7
یافتہ: کلوگرام فی ہیکٹر					
کپاس	649	720	710	709	-1.5
گنا	51,507	48,635	51,109	50,085	3.0
چاول	2,210	2,347	2,355	2,359	0.5
گندم	2,451	2,657	2,764	2,644	-0.5
چنا	429	696	733	-	-
مکئی	2,998	3,341	3,286	3,502	4.8
ح: عبوری ہ: ہدف ت: تجزیہ					
ماخذ: وزارت خوراک، زراعت و گلہ بانی					

م س 10ء کے دوران برآمدات میں زرعی شعبے کا نمایاں حصہ بھی اہم پیش رفت تھی۔ اگرچہ اس کے نتیجے میں زیادہ تر زرعی اشیاء کی ملکی قیمتیں بڑھ گئیں تاہم کاشتکاروں کو پیداوار بڑھانے کا موقع ملے گا۔

#### فصل کا شعبہ

اگرچہ م س 10ء میں گندم کی فصل گزشتہ سال کی ریکارڈ پیداوار کے مقابلے میں کم رہی (دیکھئے جدول 2.3) تاہم آب پاشی کے لیے دستیاب پانی کی کمی اور موسم سرما کی کم بارشوں کے پیش نظر فصل توقع سے رہی۔ پنجاب میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں (0.8 فیصد) اضافہ بھی کیا فائدہ کے اثرات کو



زائل کرنے میں ناکام رہا۔ گندم کی دیر سے بوائی، گنے کی کچل کاری میں تاخیر، کپاس چننے میں زیادہ وقت لگنا، ناسازگار موسم (کٹائی سے قبل درجہ حرارت میں اضافہ) اور گندم کے بیج کا سائز کم ہونے کی وجہ سے پنجاب میں گندم کی یافت میں کمی واقع ہوئی، پانی کی قلت اس پر مستزاد تھی۔ گندم کے زیر کاشت رقبے میں کمی اور پانی کی قلت کے باوجود سندھ میں گندم کی شاندار فصل ہوئی جس کی وجہ مؤثر انتظام، سازگار موسم اور کھاد کا متوازن استعمال ہے (دیکھئے شکل 2.4)۔

گندم کی دوسرے سال 10ء میں ریکارڈ فصل اور تقریباً 4 ملین ٹن<sup>6</sup> کا پچھلا ذخیرہ اجناسی خریداری کی مالکاری اور ذخیرہ کرنے کے لحاظ سے حکومت کے لیے دشواری پیدا کرے گا۔ ان دونوں مسائل کے حل کے لیے حکومت 2 ملین ٹن گندم برآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاہم عالمی قیمت کم ہونے کی وجہ سے اس پر خاصی مالیاتی لاگت آئے گی۔ گندم کی سرکاری قیمت کم کرنا بھی مشکل ہے تاکہ نجی شعبہ آگے آئے اور گندم کو ملکی استعمال اور برآمد کرنے کے لیے خریدے۔ اس کے علاوہ گندم کی مقررہ مقدار کے حصول کے لیے مناسب ذخیرے کا انتظام اور مالکاری کا انتظام بھی حکومت کے لیے چیلنج ہوگا۔ گندم کی مقررہ مقدار سے کم خریداری کی صورت میں کھلی منڈی میں قیمت گرنے کا خطرہ ہوگا اور کاشتکاروں کو زبردست نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس صورتحال سے پتہ چلتا ہے کہ (الف) اجناس کی منڈی اور قیمتوں کے تعین میں حکومت کی مداخلت غذائی تحفظ یقینی بنانے تک محدود ہونی چاہیے کیونکہ زیادہ مداخلت بگاڑ پیدا کرتی ہے، اور (ب) ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام تقاضوں کے ساتھ مستقبلات کی نئی منڈیاں متعارف کرائی جائیں۔

#### چھوٹی فصلیں

10ء کے دوران چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں کمی حیرت انگیز ہے کیونکہ اہم فصلوں کا زیر کاشت رقبہ کم ہوا تھا، زیادہ تر چھوٹی فصلوں کی قیمتوں میں استحکام رہا جس کے ساتھ ساتھ ان کی برآمدی کارکردگی شاندار رہی، تاہم چونکہ کئی چھوٹی فصلیں بارانی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہیں اس لیے 10ء کے دوران کم بارشیں ہونے سے یہ زیادہ متاثر ہوئی ہیں، خصوصاً دالوں کی پیداوار کم ہونے کا یہ مسلسل دوسرا سال ہے۔ رواں مالی سال تمام چھوٹی فصلوں کی، ماسوائے آلو کے، پیداوار میں کمی آئی ہے۔ بھارت میں خشک سالی کے باعث وہاں کئی زرعی اشیاء کی شدید قلت یا ان کی کٹائی میں تاخیر ہوگئی ہے۔ یہ پاکستانی تاجروں کے لیے اچھا موقع ہے کہ وہ اپنی زرعی اشیاء بھارت برآمد کریں اور دیگر ممالک میں بھارت کی برآمدی منڈی پر قبضہ کر لیں۔ 10ء میں ملک میں چھوٹی فصلوں کی کم پیداوار اور برآمدات بڑھنے سے ان کی ملکی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا (دیکھئے جدول 2.4)۔

<sup>6</sup> آخر مارچ 2010 تک۔

جدول 2.4: چھوٹی فصلوں کی صورتحال						
اشیا	پیداوار <sup>1</sup> (ہزار ٹن)	صرفہ <sup>1</sup> (ہزار ٹن)	برآمدات <sup>2</sup> (ہزار امریکی ڈالر)	ملکی قیمتیں <sup>3</sup> روپے / کلوگرام (جولائی تا اپریل)	مئی 10ء	مئی 09ء کے مقابلے میں فیصد تبدیلی
ماش	13.3	-2.1	45.0	10.4	121.9	62.8
موگ	126.1	-19.9	102.0	1,204.3	71.2	41.3
مسور	11.7	-19.0	50.0	206.6	121.9	-0.6
آلو	3,007.9	2.3	1,700.0	15,671.9	22.9	15.7
پیاز	1,533.2	-10.0	1,400.0	20,997.9	25.3	-3.1
مرچ	104.5	-44.3	149.0	2,412.0	47.6	11.7
نوٹ: ایچ آئی ای ایس - ایف بی ایس میں 2005-06ء کے لیے مروجہ کال صرف فی کس صرف پر مبنی ہے۔						
ماخذ: وزارت خواراک، زراعت و گلہ بانی <sup>1</sup> ، بینک دولت پاکستان <sup>2</sup> ، وفاقی محکمہ شماریات <sup>3</sup>						

### گلہ بانی کی منڈی میں مواقع

چھوٹی فصلوں کی طرح گلہ بانی مصنوعات<sup>7</sup> کی برآمدات جولائی تا فروری مئی 10ء میں سال بسال 40.7 فیصد اضافے سے 24.1 ہزار ٹن ہو گئی۔<sup>8</sup> یہاں بھی برآمدات بڑھنے سے حالیہ مہینوں میں ملکی قیمتوں پر دباؤ بڑھ گیا۔ اطلاعات<sup>9</sup> سے ظاہر ہوتا ہے کہ گلہ بانی خاص طور پر بھیڑ، گائے، بکری اور اونٹ کے لیے مشرق وسطیٰ کی منڈی بدستور اہم رہے گی۔ اس خطے میں پاکستان معیاری گلہ بانی فراہم کر کے اور عالمی حلال معیار اپنا کر اپنی برآمدات میں اضافہ کر سکتا ہے (دیکھئے باکس 2.1)، تاہم زندہ جانوروں کی برآمدت شولیش ناک ہے۔ ملک کو بہتر منافع کے حصول اور ملکی روزگار کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے قدر افزائی والی مصنوعات کی برآمد کو فروغ دینا چاہیے۔ یہ بات بھی مد نظر رہے کہ ذبح شدہ جانور سے ملکی چمڑا صنعت کو خام مال ملتا ہے جو پاکستان میں اہم برآمدی صنعت ہے۔

### باکس 2.1: گلہ بانی کی تجارت بڑھانے کے لیے پاکستان اور ملائیشیا کے درمیان مفاہمت کی یادداشت

پاکستان اور ملائیشیا کے مابین گوشت کی تجارت کو ترقی دینے کے حوالے سے مفاہمت کی یادداشت سے پاکستان کو اس لحاظ سے فائدہ پہنچے گا کہ ملائیشیا کے تعاون سے یہاں حلال گوشت کو معیاری شکل دی جائے گی۔ معیار اور اس کی توثیق کو یقینی بنانے کے لیے ملائیشیا کا انٹرنیشنل حلال انٹیکسٹ (آئی ایچ آئی) گروپ پاکستان میں حلال معیاری بورڈ اور تسلیم شدہ ادارہ قائم کرنے میں مدد دے گا۔ اس کے علاوہ اس اشتراک سے پاکستان کو ٹیکنیکل لیبارٹریز کی مہارت اور تجربہ فراہم ہونے کے ساتھ ساتھ ماہرین کی تربیت بھی حاصل ہوگی۔ اس طرح نہ صرف دونوں ملکوں کے درمیان گلہ بانی کی تجارت میں اضافہ ہوگا بلکہ خصوصاً مشرق وسطیٰ اور نمودار دنیا بھر کے مسلم ممالک کو گلہ بانی کی مصنوعات برآمد کرنے کے مواقع ملیں گے۔

### زرعی قرضوں کی کارکردگی

جولائی تا مارچ مئی 10ء میں زرعی قرضوں کی تقسیم<sup>10</sup> میں سال بسال 9.5 فیصد اضافہ ہوا جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے 9.6 فیصد کے مقابلے میں معمولی سا کم ہے (دیکھئے جدول 2.5)۔ اس کا بنیادی سبب ترقیاتی قرضوں میں کمی ہے جس سے پیداواری قرضوں میں ہونے

<sup>7</sup> گوشت اور گوشت کی تیاری۔

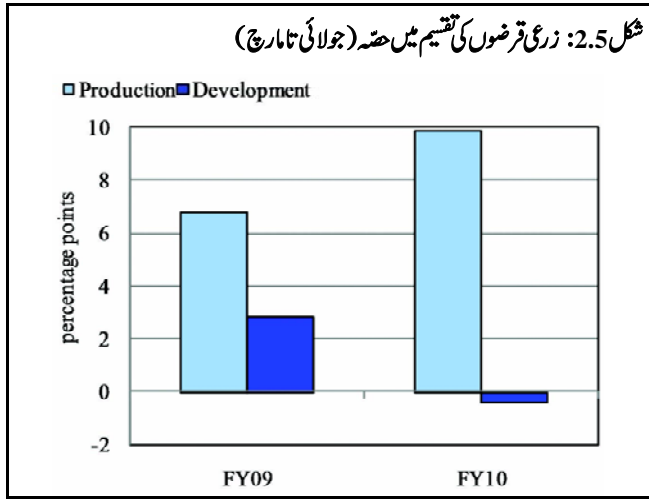
<sup>8</sup> مئی 07ء میں گلہ بانی مصنوعات کی برآمد صرف 9.9 ہزار ٹن تھی۔

<sup>9</sup> ویسٹرن آسٹریلیا ایگری فوڈ اینڈ فائبر مارکیٹ آفٹ لک۔ مڈل ایسٹ

[http://agric.wa.gov.au/objtwr/imported\\_assesst/content/amt/bn\\_middle\\_east\\_to\\_2015.pdf](http://agric.wa.gov.au/objtwr/imported_assesst/content/amt/bn_middle_east_to_2015.pdf)

<sup>10</sup> جولائی تا اپریل مئی 10ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم گھٹ کر 7.6 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ سال 10.9 فیصد تھی۔

جدول 2.5: زرعی قرضوں میں نمو (جولائی تا مارچ)				
بینک	تقسیم		واپسی	
	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء
تمام کمرشل بینک	8.2	10.6	15.3	14.3
5 بڑے کمرشل بینک	14.2	14.5	13.7	19.3
ملکی نجی بینک	-4.8	0.3	19.3	1.7
تخصیصی بینک	12.5	7.3	14.9	2.0
زرعی ترقیاتی بینک	14.6	7.9	15.3	2.4
پنجاب پرائیویٹ کمرشل بینک	-11.5	-0.3	11.5	-1.1
کل	9.6	9.5	15.1	10.5



اور ملکی نجی بینکوں کی طرف سے دیے گئے ترقیاتی قرضوں کی تقسیم میں کمی واقع ہوئی۔ اس کے برعکس جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران زرعی ترقیاتی بینک کی جانب سے زرعی قرضوں کی نموست رہی جس کی بنیادی وجہ پیداواری مقاصد کے لیے قرضوں میں کمی تھی۔

جدول 2.6: فصلوں کے شعبے میں زرعی قرضے (جولائی تا مارچ)				
رقم ارب روپے				
زمرے	رقم		فیصد نمو	
	م 08ء	م 09ء	م 10ء	م 10ء
تمام فصلیں	59.8	80.2	81.4	34.0
بنزریاں	18.6	2.3	2.3	-87.6
پھل	3.1	3.1	2.9	-0.9
دیگر	13.0	11.3	15.4	-13.4

والے 11.2 فیصد اضافے کا اثر زائل ہو گیا (دیکھئے شکل 2.5)۔ پیداواری قرضوں میں اضافے کی وجہ ریح فصل کے لیے قرضوں کی زائد تقسیم اور کھاد کا زیادہ استعمال ہے۔

جہاں تک رسد کا تعلق ہے، پانچ بڑے کمرشل بینکوں کی پیداواری مقاصد کے لیے بھاری قرض گاری سے زرعی قرضوں کی نمو میں مدد ملی۔ اس طرح ان پانچ کمرشل بینکوں کا زرعی قرضہ منڈی میں حصہ بڑھ کر 51.2 فیصد ہو گیا۔ ان اداروں کی جانب سے قرضوں کی تقسیم کا بڑھنا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ: (الف) قرضوں کی بینکوں کی جانب سے وصولی بہتر ہوئی ہے، اور (ب) رواں مالی سال کے ابتدائی نو ماہ کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں میں کمی آئی ہے۔ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران ملکی نجی بینکوں کی جانب سے قرضوں کی تقسیم کا رجحان بدلتا نظر آیا ہے اور اس میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران پانچ بڑے کمرشل بینکوں

فصلوں کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران پھلوں اور بنزریوں کے لیے قرضوں میں کمی آئی تاہم اسی مدت کے دوران دیگر فصلوں کے لیے قرضوں میں گزشتہ سال کے مقابلے میں اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 2.6)۔

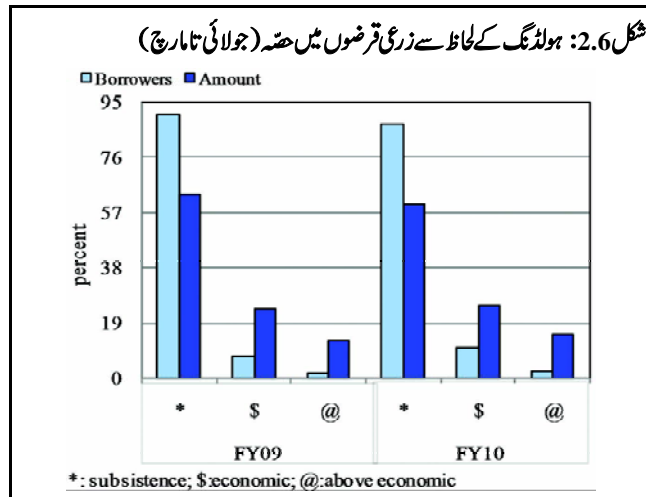
یہ بات اہم ہے کہ مطلق لحاظ سے پھلوں، ہنریوں اور دیگر فصلوں (زیادہ تر چھوٹی فصلوں) میں قرضوں کی تقسیم خاصی پست رہی، خصوصاً کاشت کے جدید طریقوں (ڈپریری گیٹیشن [تفطیری آب پاشی]، ہائیڈرو پوکس، گرین ہاؤسز وغیرہ) چھوٹی فصلوں، ہنریوں اور پھلوں کی مارکیٹنگ اور ذخیرہ کاری کے لیے خاصی سرمایہ کاری درکار ہے۔ ادارہ جاتی قرضوں تک رسائی ملنے سے ان اشیاء کی پیداوار اور برآمدات میں اضافہ ہوگا۔

### زرعی قرضے بلحاظ مقصد

جدول 2.7: زرعی قرضوں کی تقسیم میں موہلحاظ مقصد (جولائی تا مارچ)				
بینک	پیداواری قرضے		ترقیاتی قرضے	
	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء
بڑے کمرشل بینک	9.8	22.6	91.0	-67.4
زرعی ترقیاتی بینک	11.4	-3.4	33.1	60.9
پنجاب پراونشل بینک	-0.4	1.6	-64.0	-24.1
ملکی نجی بینک	-2.0	3.6	-30.0	-40.9
کل	7.5	11.2	29.9	-3.3

قرض گاری میں بینکوں کی کارکردگی سے مختلف شعبوں کو ان کا اکتشاف ظاہر ہوتا ہے۔ کمرشل بینک ترقیاتی مقاصد کے لیے قرضے دینے میں محتاط ہیں۔ تاہم جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران پانچ بڑے بینکوں کی جانب سے قلیل مدتی قرضوں میں سال بسال 22.6 فیصد کی نمایاں نمو دیکھی گئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 9.8 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے جدول 2.7)۔ تخصیصی بینکوں کے معاملے میں زرعی ترقیاتی بینک کی طرف سے طویل تاوسط مدتی مالکاری میں مستحکم نمو دیکھی گئی جس کی بنیادی وجہ ٹریڈر مالکاری اسکیم ہے۔ اس کے علاوہ زرعی ترقیاتی بینک کی جانب سے زمین کی بہتری، پھلوں کے باغات، گودام، سردخانوں، ذخیرہ گاہوں اور بیج کی تیاری کے پومس کے لیے قرضوں میں اضافہ ہوا۔ مزید برآں زرعی ترقیاتی بینک نے پیداواری اور ترقیاتی قرضوں کا تناسب عام سطح (70:30) پر برقرار رکھنے کی کوشش کی جو اس سے قبل 80:20 پر تھا۔ اس سے ملک میں فارم میکانائٹ (farm mechanization) کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

### قرضوں کی شعبہ وار تقسیم

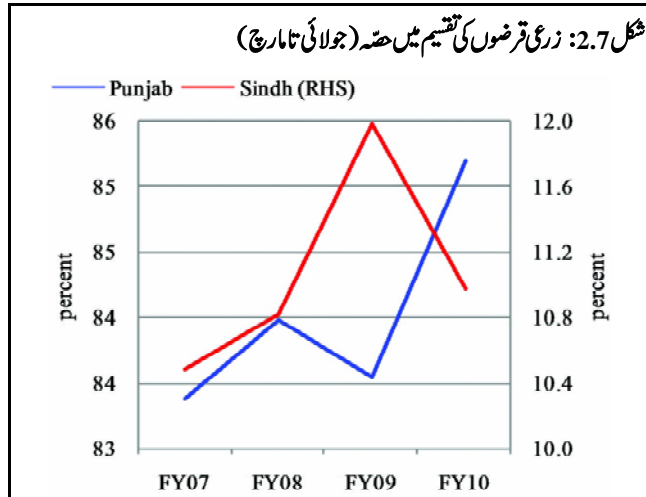


تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سال بھی غیر فارمی شعبے کو قرضوں کی نمو فارمی شعبے کو قرضوں کے مقابلے میں بلند رہی جس سے جولائی تا مارچ م 10ء میں مجموعی قرضوں میں فارمی شعبے کا حصہ گھٹ کر 69 فیصد رہ گیا جو گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران 70 فیصد تھا۔ فارمی شعبے میں قرض گروہوں کی کل تعداد میں گزراوقات گروپ کا حصہ 87.3 فیصد ہے لیکن مجموعی قرضوں میں اس کا حصہ صرف 60 فیصد ہے (دیکھئے شکل 2.6)۔ اس سے ظاہر

ہے کہ چھوٹے کاشتکار اپنی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے غیر ادارہ جاتی ذرائع پر زیادہ انحصار کر رہے ہیں جہاں پر شرح سود خاصی بلند ہے اور ان کی پیداوار کی مارکیٹنگ کے لیے شرائط استحصال پر مبنی ہیں۔

نمو میں سست روی کے باوجود جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران غیر فاری شعبے میں قرضوں کی تقسیم میں سال بسال 13.1 فیصد اضافہ ہوا۔ ذیلی شعبے گلہ بانی اور ماہی گیری قرضوں میں اضافے کا باعث ہیں۔ گوشت اور مچھلی کی بلند قیمتوں اور زندہ جانوروں کی برآمد نے سرمایہ کاروں کو اس جانب راغب کیا۔ مزید برآں ملکی طلب بڑھنے اور پولٹری کی قیمت میں ریکارڈ اضافے کی وجہ سے شعبہ مرغیانی کے لیے جاری مالکاری میں بھی اضافہ ہوا۔ امید ہے کہ پولٹری کی پیداوار میں مزید اضافہ ہوگا اور جاری سرمائے کے لیے مالکاری کی ضرورت کے ساتھ ساتھ معینہ سرمایہ کاری میں بھی نمو جاری رہے گی۔

#### قرضوں کی صوبہ وار تقسیم



م س 10ء کے ابتدائی نو ماہ کے دوران زرعی قرضوں میں صوبہ سندھ کے بڑھتے ہوئے حصے میں کمی دیکھی گئی (دیکھئے شکل 2.7) جبکہ صوبہ پنجاب کا حصہ بڑھ کر 85 فیصد سے زائد ہو گیا۔ سندھ کے زرعی قرضوں میں کمی کی ایک وجہ صوبے کے شعبہ محصولات پر اراضی کے ریکارڈ میں تبدیلی کرنے پر عائد پابندی تھی۔<sup>11</sup>

جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران پنجاب کے پیداواری قرضوں میں 15 فیصد اضافہ

ہوا جس سے زرعی قرضوں میں اس کا حصہ بڑھ گیا جبکہ ترقیاتی قرضوں میں 8.5 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس کے برعکس اسی مدت کے دوران سندھ کے پیداواری قرضوں میں 2.7 فیصد کمی واقع ہوئی جو کہ اراضی میں تبدیلی پر عائد پابندی کے اثرات ظاہر کرتی ہے۔

زرعی قرضوں میں دیگر صوبوں اور علاقوں کا حصہ معمولی ہے (دیکھئے جدول 2.8) جس کی وجہ کمزور طلب اور ناکافی فراہمی، دونوں ہو سکتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک زرعی قرضوں کی دستیابی سے متعلق آگاہی پیدا کرنے کے لیے علاقائی سیمینارز/ورکشاپس منعقد کر رہا ہے تاکہ ادارہ جاتی مالکاری کی طلب پیدا کی جائے۔ اسی کے ساتھ ساتھ صوبائی حکومتیں کاشتکاروں کو زمین کے کاغذات تیزی سے فراہم کر سکتی ہیں تاکہ انہیں ادارہ جاتی مالکاری

<sup>11</sup> سندھ کے محکمہ محصولات پر کسی گاؤں کے ریکارڈ میں کوئی اندارج تبدیل کرنے پر پابندی عائد ہے، تاہم 16 مارچ 2010ء سے یہ احکامات تین ماہ کے لیے نرم کیے گئے، ان کا اطلاق پہلے سے منظور شدہ زرعی قرضوں پر نہیں ہوگا۔

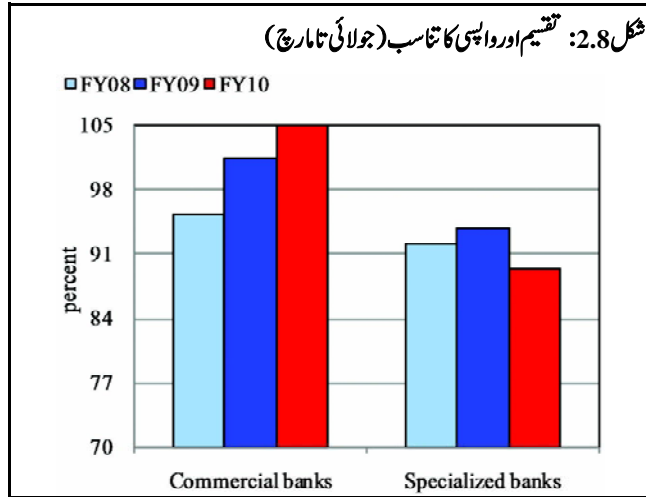


جدول 2.8: زرعی قرضوں کی تقسیم				
ارب روپے				
م 10ء	م 09ء	م 08ء	م 07ء	
142.4	127.0	116.7	92.8	پنجاب
18.3	18.2	15.0	11.7	سندھ
4.7	5.8	6.1	6.1	خیبر پختونخوا
0.4	0.3	0.3	0.3	بلوچستان
0.3	0.4	0.3	0.2	آزاد کشمیر
0.2	0.2	0.2	0.1	گلگت - بلتستان
166.3	151.9	138.6	111.2	پورا پاکستان

کے حصول میں مدد ملے۔ دوسری طرف، تخصیصی اور کمرشل بینکوں کو اپنی رسائی بڑھانے اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے زرعی قرضہ منڈی کی صلاحیت کو کام میں لانے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر بعض ترقی پذیر ممالک میں کمرشل بینک دور دراز علاقوں میں انٹرنیٹ اور لپ ٹاپ کی مدد سے، اور انگوٹھے کا نشان لینے کے لیے شناختی آلات کے ذریعے، موبائل بینکاری کا طریقہ استعمال کر

رہے ہیں۔ ان تمام اقدامات سے زرعی قرضہ منڈی کا حجم بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے اور اس سے چھوٹے صوبوں کے حصے میں بھی اضافہ ہوگا۔

### قرضوں کی واپسی



جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران قرضوں میں کمزور نمو کی طرح ان کی واپسی میں بھی 10.5 فیصد کی سست نمو ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے کے دوران 15.1 فیصد نمو ہوئی تھی، تاہم واپسی کا تناسب<sup>12</sup> کمرشل بینکوں میں بہتر رہا کیونکہ انہوں نے قلیل مدتی پیداواری قرضوں پر زیادہ توجہ دی (دیکھئے شکل 2.8)۔ اس کے برعکس زرعی ترقیاتی بینک نے طویل مدتی ترقیاتی مقاصد کے لیے بھاری قرضے تقسیم کیے چنانچہ اس کے قرضوں کی واپسی کا تناسب رواں مالی سال کے ابتدائی نو ماہ میں بگڑ گیا۔

### کھاد کا استعمال

پیشتر زرعی اجناس کی بلند قیمتوں کے باعث کاشت کاروں نے فصلوں کی یافت بڑھانے کے لیے کھاد کا استعمال بڑھا دیا۔ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران کھاد کے استعمال میں 23.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ م 09ء کی اسی مدت میں 3 فیصد کمی ہوئی تھی۔ حالیہ اضافے کا اہم سبب گزشتہ برس کے مقابلے میں کھاد کی کم قیمتیں، اس کی بہتر دستیابی، کھیت سے آمدنی میں بہتری اور اجناس کے بلند نرخ ہیں۔ اکتوبر تا مارچ م 10ء (رنج) کے

<sup>12</sup> قرضوں کی تقسیم اور واپسی کا تناسب۔

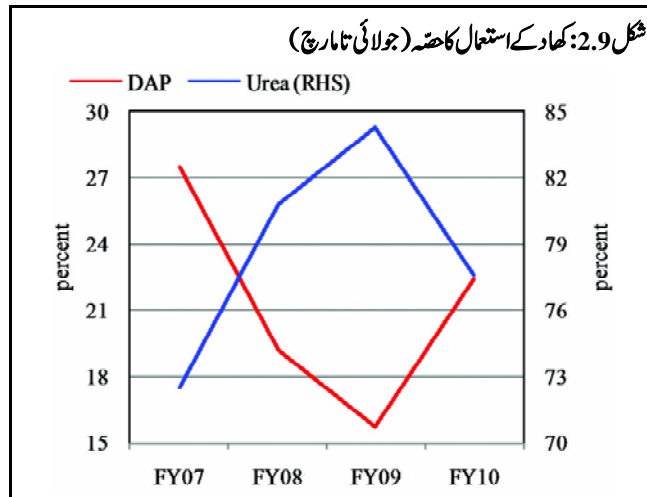
جدول 2.9: کھاد کا استعمال			
فیصد	م 08ء	م 09ء	م 10ء
یوریا			
جولائی تا ستمبر	20.2	-2.9	25.6
اکتوبر تا دسمبر	0.7	-3.3	26.0
جنوری تا مارچ	60.9	10.0	-8.4
اکتوبر تا مارچ (رینج)	23.2	2.7	8.7
جولائی تا مارچ	22.2	0.9	13.6
ڈی اے پی			
جولائی تا ستمبر	76.5	-56.7	376.9
اکتوبر تا دسمبر	-36.7	-22.6	24.0
جنوری تا مارچ	-50.0	111.1	10.5
اکتوبر تا مارچ (رینج)	-37.9	-6.9	20.9
جولائی تا مارچ	-24.1	-20.8	77.3
کل (یوریا اور ڈی اے پی) جولائی تا مارچ	9.3	-3.0	23.8
اکتوبر تا مارچ (رینج)	3.1	0.8	10.9

دوران کھاد کے استعمال میں 10.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں یہ 0.8 فیصد بڑھا تھا (دیکھئے جدول 2.9)۔

استعمال بڑھنے کا اہم سبب ڈی اے پی میں مستحکم اضافہ ہے جس میں جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران 77.3 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی جبکہ اس میں گزشتہ مسلسل دو برس سے کمی ریکارڈ کی جا رہی تھی۔ گندم سے قفل کی بوائی کے دوران ڈی اے پی کا زائد استعمال درست فیصلہ ثابت ہوا کیونکہ ڈی اے پی کے نرخ پست ترین سطح پر تھے تو کاشت کاروں نے اُس وقت بھاری مقدار میں اسے خرید لیا تھا۔ گزشتہ برس کاشت کاروں نے ڈی اے

پی کے بجائے یوریا استعمال کی تھی کیونکہ ڈی اے پی مہنگی تھی۔ تاہم، کھاد کے مجموعی استعمال میں ڈی اے پی کا حصہ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران بڑھا جس کا سبب کھادوں کا متوازن آمیزہ استعمال کرنا ہے (دیکھئے شکل 2.9)۔

جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران یوریا کے استعمال میں بھی 13.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں یہ صرف 0.9 فیصد بڑھا تھا۔ اس کا

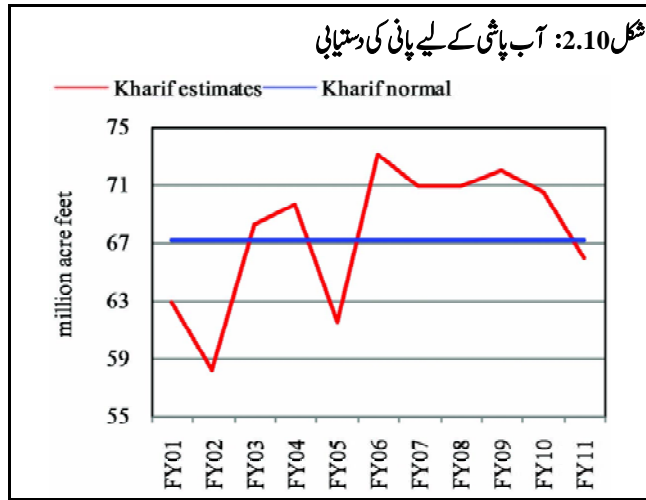


استعمال م 10ء کی ابتدائی دوسہ ماہیوں میں بڑھا جو خریف کی نمو اور رینج کی فصلوں کی بوائی کا اہم وقت ہوتا ہے۔ تاہم، تیسری سہ ماہی کے دوران یوریا کا استعمال 8.4 فیصد کم ہو گیا جبکہ گزشتہ مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں یہ 10 فیصد بڑھا تھا۔ م 10ء (اکتوبر تا مارچ) کی رینج کے دوران مجموعی استعمال میں 8.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس یہ 2.7 فیصد بڑھا تھا۔

م 10ء کے دوران فصلوں، خصوصاً گندم کی

فصل 13 کی یافت پرکھا دوں کے متوازن آمیزے کے مثبت اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ کاشت کار اس طریقے پر عمل جاری رکھیں گے۔ تاہم، مناسب قیمتوں پر کھاد کی بلا قطل دستیابی کے ساتھ ساتھ نرخوں کی واضح ترغیبات وہ اہم عوامل ہیں جن سے کھادوں کے متوازن آمیزے کا استعمال یقینی بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔

### آپاشی کا پانی



اگرچہ 14 نے م س 11ء کے موسم خریف کے لیے پانی کی دستیابی میں 6.4 فیصد کمی کا تخمینہ لگایا ہے جبکہ گذشتہ برس کے اسی موسم میں بھی 2.1 فیصد کمی رہی تھی (دیکھئے شکل 2.10) اس کے نتیجے میں آپاشی کے پانی کی دستیابی خریف م س 11ء کے دوران معمول سے 1.9 فیصد کم رہے گی۔ آپاشی کے پانی کی گرتی ہوئی سطح زراعت اور معیشت کے لیے خطرہ ہے اور پانی کے انتظام میں بہتری لانے اور دستیاب پانی کے مؤثر استعمال کے لیے ہنگامی بنیادوں پر

اقدامات کی ضرورت ہے۔ ملک کے آبی ذخائر میں پانی ذخیرہ کرنے کی ناکافی سطح اور بھارت کی جانب سے آبی ذخائر کی تعمیر سے مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

مزید برآں، بجلی کی قلت، ڈیزل کے بڑھتے ہوئے نرخ اور زیر زمین پانی کی سطح گرنے سے کاشت کار کے لیے ٹیوب ویل کا پانی بھی مہنگا ہو گیا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مئی اور جون میں گلشیرز کا پگھلنا خریف کے موسم پر اثر انداز ہوتا ہے جبکہ مون سون کی بارشیں اہم آبی ذخائر کو بھرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور اس سے دریاؤں / نہروں میں پانی کی رسید میں بہتری آتی ہے۔

### م س 11ء کے لیے خریف کے امکانات

پانی کی قلت کے باوجود خریف م س 11ء کے امکانات روشن ہیں جس کی وجوہات میں معیاری بیجوں کے استعمال میں اضافہ؛ بی ٹی کپاس اور چاول کے ہائی برڈیج، کھاد کی مناسب مقدار میں دستیابی اور اجناس کے مستحکم نرخوں کے باعث واضح ترغیبات شامل ہیں۔ حکومت کی اعانتی

<sup>13</sup> پانی کی قلت کے باعث م س 10ء میں گندم کی یافت میں نمایاں کمی ہو سکتی ہے۔

<sup>14</sup> انڈس ریور واٹر اتھارٹی۔

<sup>15</sup> پاکستان میں پانی کی کمیابی تیزی سے تباہی کی طرف جارہی ہے۔ زیر زمین پانی بے جا استعمال ہو رہا ہے اور کئی علاقوں میں یہ آلودہ بھی ہے۔ پانی کا زیادہ تر انفراسٹرکچر (حتیٰ کہ کچھ بڑے پراجیکٹ بھی) بد حالی کا شکار ہے (ورلڈ بینک 2006ء)۔

جدول 2.10: فصل کے اہداف				
رقبہ: 000 ہیکٹر، پیداوار: 000 ٹن				
مئی 11ء		مئی 10ء		فصلیں
رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار	
3,200	14,000	3,200	13,360	کپاس
2,708	6,048	2,526	5,949	چاول
1,070	53,665	1,106	56,527	گنا
1,010	3,452	1,039	3,414	کھجور
232	160	205	126	موہن
30	15	27	13	ماش
65	158	49	105	مرچ
نوٹ: کپاس 000 گانٹھوں میں، فی گانٹھ 170.09 کلوگرام				

پالیسیوں، (الف) کھادوں کے متوازن آمیزے کو فروغ دینے کے لیے پوٹاش پر فی تھیلہ 500 روپے کا زر اعانت اور (ب) بینظیر ٹریکٹر اسکیم کے تحت دس ہزار ٹریکٹروں کی تقسیم سے بھی کاشت کاروں کے جذبے کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اس بات کے قوی امکانات موجود ہیں کہ مئی 11ء میں کپاس، گنے اور چاول کی کاشت اپنے ہدف سے تجاوز کر جائے گی (دیکھئے جدول 2.10)، تاہم، حتمی نتیجے کا انحصار سازگار موسم اور پانی کی دستیابی پر ہوگا۔

جدول 2.11: منتخب صنعتوں کی کارکردگی				
سال	نومو فیصد میں			
تیسری سہ ماہی	پہلی ششماہی	مئی 09ء	مئی 10ء	مئی 09ء
مجموعی بڑے پیمانے کی اشیا سازی	9.6	-4.8	1.6	-12.0
صارفی پائیدار اشیا	82.9	-42.4	22.9	-50.4
کاریں اور موٹر سائیکل	115.5	-14.3	-3.2	-59.9
صارفی الیکٹرانکس اشیا	تغیرات پر مبنی			
سیٹ	3.4	2.3	15.7	12.2
آئینے (کوئل اور چادریں)	4.3	-28.7	-8.8	-17.6
ٹینٹ	9.2	18	-4.4	13.9
ٹرانسفارمرز	51.6	-4.4	-26.2	-38.0
برآمدات پر مبنی				
سونی کپڑے	1.1	-0.3	-0.3	-0.4
سونی دھاکہ	-1.1	-0.5	-2.1	0.3
ادویات	12.2	0.9	4.9	2.7
چمچا	17.3	2.5	26.9	5.5
زراعت پر مبنی				
کھاد	43.8	22.4	1.7	18.6
ٹریکٹرز	26.1	7	27.3	20.1
زرعی مشینری	21.5	-37.8	51	50
غذا	-4.6	-4.4	-2.6	-16.3
اعداد و شمار کی تفصیلات کے لیے دیکھئے: www.statpak.gov.pk				

2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی  
مئی 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی نمو مزید تیز ہوئی، خصوصاً بڑھتی ہوئی ملکی صرف اور عالمی معیشت کی بحالی کی بنا پر (دیکھئے جدول 2.11)۔ علی الخصوص بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو زیادہ تر صارفی پائیدار اشیا کی صنعتوں بشمول گاڑیوں اور صارفی برقی اشیا میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے ہوئی۔ مزید برآں، ٹیکسٹائل، دوا سازی اور کیمیکلز کے ذیلی شعبوں میں اشیا سازوں کو بڑھتے ہوئے برآمدی آرڈرز سے فائدہ ہوا۔ نتیجے کے طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے میں مئی 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 9.6 فیصد کی بھرپور نمو ہوئی جو مئی 07ء سے اب تک سب سے مضبوط سہ ماہی نمو ہے۔ کئی مثبت تبدیلیوں نے جنوری

2010ء سے نمونہ کو تقویت دی اور قبل ازیں نمونے کی کمی کے جو خدشات پیدا ہو گئے تھے انہیں بڑی حد تک زائل کر دیا۔

مثال کے طور پر صارفی گاڑیوں کی صنعت نے مقامی گاڑیاں اسمبل کرنے والوں کی جانب سے قیمتوں میں مسلسل اضافے کے باوجود چلک کا مظاہرہ کیا۔ بھرپور طلب کو جنوری 2010ء اور اس کے بعد صارفی مالکاری کے کاروبار میں بینکوں کی از سر نو دلچسپی سے مدد ملی۔ واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ گاڑیاں اسمبل کرنے والوں اور بینکوں کے درمیان روابط قائم ہوئے جن کے تحت کئی بینک کاروں کے مخصوص برانڈز کے لیے کم سود پر کار مالکاری کی پیشکش کر رہے ہیں۔

اسی طرح قبل ازیں یہ خدشہ تھا کہ ٹیکسٹائل کے شعبے کی سرگرمیاں کمپاس کا موسم ختم ہونے پر سست ہو سکتی ہیں کیونکہ مئی 10ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل کے شعبے کی زیادہ تر سرگرمیاں کم قدر اضافی کے حامل شعبوں (جنگ اور اسپننگ) میں دیکھی گئی تھیں۔ تاہم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کی برآمدات بڑھنے سے ان خدشات میں کمی آگئی ہے۔ خصوصاً دھاگے کی برآمدات پر کوٹے کے نفاذ سے بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کے لیے خام مال کی دستیابی بہتر ہو گئی جس سے تیسری سہ ماہی میں ٹیکسٹائل کی برآمدات بڑھنے کی کسی حد تک وضاحت ہوتی ہے۔<sup>16</sup> تاہم ٹیکسٹائل کے شعبے میں دھاگے کے قیمت میں مسلسل اضافے کی ابھی تک شکایت پائی جاتی ہے اور دھاگے کی برآمدات پر 25 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی کے ساتھ کوٹے کی حدود عائد کرنے کے مطالبات کیے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف اسپننگ کا شعبہ جو پچھلے تین برسوں سے کمپاس اور دھاگے کی کم قیمتوں کی وجہ سے بھاری نقصانات برداشت کر رہا تھا مئی 10ء میں سازگار نرخوں سے فائدہ اٹھانے کا خواہاں ہے اور اس لیے آزاد منڈی میں مداخلت کا مخالف ہے۔ دونوں متعلقہ فریقوں کی جانب سے بڑھتے ہوئے دباؤ پر حکومت نے 12 مئی 2010ء کو 15 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی (60 دن کے لیے) عائد کرنے کا فیصلہ کیا مگر دھاگے کی برآمدات پر کوٹے کی پابندیاں ہٹا لیں۔

آخر، برقی آلات کی طلب مستحکم رہی۔ واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ پچھلے سال کوئلہ آلات کی کم فروخت کے نتیجے میں اس سال ان کی طلب بڑھ رہی ہے، تاہم بجلی کی قلت کے مسائل، اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور امن و امان کی مخدوش صورتحال کی بنا پر اشیاء سازی کی نمونے سست رفتاری کا اندیشہ مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ استعداد کے نقطہ نظر سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہتر انتظام اور دستیاب برآمدی مواقع کے استعمال سے نمونے رقرار برقرار رکھی جاسکتی ہے۔ بلند نمونے کے باوجود کئی صنعتوں میں پیداوار کی سطح ابھی تک کم ہے اور اشیاء سازی کی استعداد پیشتر صنعتوں میں پورے طور پر استعمال نہیں کی جا رہی (دیکھئے جدول 2.12)۔

مثال کے طور پر غذائی شعبے میں اضافی استعداد پائی جاتی ہے جو منڈی کی مناسب میکانیت کے ذریعے استعمال کی جاسکتی ہے۔ یہ بات شکر کی تیاری کے حوالے سے خصوصاً درست ہے کیونکہ گنے کے کاشتکاروں اور مل مالکان کے درمیان مئی 08ء اور مئی 09ء کے دوران نرخوں کے تصفیے پر تنازع کی وجہ سے مسلسل دوسرے سال شکر کی پیداوار کم ہوئی ہے۔ اسی طرح گندم کی پسائی کی ملکی استعداد گندم کی پیداوار کی موجودہ طلب سے لگ بھگ چار گنا زیادہ بتائی جاتی ہے۔ مئی 08ء سے جب حکومت نے گندم کی ملکی قلت کے باعث اس کی مصنوعات افغانستان برآمد کرنے پر پابندی لگائی

<sup>16</sup> حکومت نے اپریل 2010ء اور 26(1) کے ذریعے پہلا کوٹا ماہانہ 50 ملین کلوگرام نافذ کیا تاہم یکم مارچ 2010ء سے ایس آر او 2010(1)119 کے ذریعے کوٹا کم کر کے ماہانہ 35 ملین کلوگرام کر دیا گیا۔

جدول 2.12: منتخب صنعتوں کی استعداد کا استعمال (تخمینہ)							
فیصد							
سالانہ استعمال				جولائی تا مارچ			
میں 05ء	میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء		
88.4	88.2	87.4	89.9	82.9	81.6	75.0	پٹرولیم مصنوعات
91.3	88.6	74.3	72.0	68.0	65.4	67.7	سینٹ
20.1	20.1	21.4	20.7	21.0	20.8	20.1	پسی ہوئی گندم
42.5	46.9	48.3	46.9	44.9	44.2	44.0	خوردنی تیل دہی
47.9	45.5	54.3	72.8	49.1	65.4	63.1	چینی
92.5	62.4	82.0	80.8	64.3	69.5	42.1	خام لوہا
79.7	18.8	33.6	30.0	43.7	45.3	36.2	کونکر
77.3	98.0	97.9	89.9	45.5	44.8	64.4	کاربن
اصل استعداد کے لیے ماخذ: اوس اے سی، اے پی سی ایم اے، پی ایف ایم اے، پی وی ایم اے، پی ایس ایم اے، پاکستان اسٹیل، پی اے ایم اے							

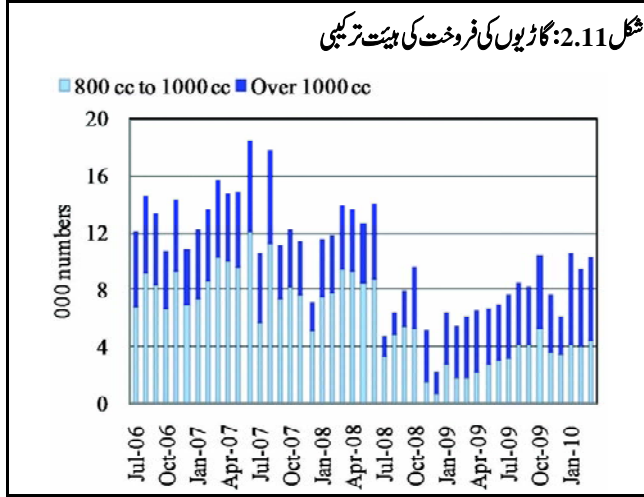
تھی، گندم کی پسائی کی سرگرمیاں کم ہیں۔<sup>17</sup> اگرچہ گندم کی ملکی دستیابی بہتر ہونے پر جنوری 2010ء میں پابندی اٹھائی گئی تاہم گندم کی ملکی اور عالمی قیمتوں میں بڑے فرق کی وجہ سے برآمد میں بھرپور اضافہ نہیں ہوا۔ چنانچہ آٹا مل مالکان حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ رعایتی قیمتوں پر گندم کی برآمد کے علاوہ گندم مصنوعات کی برآمد کی اجازت دے۔ گندم مصنوعات کی برآمد سے قدر اضافی بڑھے گی اور ملک میں روزگار میں اضافہ ہوگا۔

اسی طرح پٹرولیم کی صفائی اور دھاتی صنعت میں مالیاتی مسائل کی بنا پر پیدا ہونے والی سیالیت کی قلت اشیاء ساز فرموں کو استعداد سے کم سطح پر کام کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ اس سے نہ صرف ملکی پیداوار میں کمی آئی ہے بلکہ بلند ملکی طلب کی موجودگی میں درآمدی دباؤ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ مثال کے طور پر یہ صنعت لگ بھگ 76 فیصد استعداد کی سطح پر کام کر رہی ہے جبکہ پچھلے چند برسوں میں یہ 86 فیصد کی سطح پر کام کر رہی تھی۔ اسی طرح پاکستان کی سب سے بڑی اسٹیل مل شدید مالیاتی مسائل سے دوچار ہے، اسے خام مال کی شدید قلت کا سامنا ہے اور وہ بھرپور طلب کے باوجود اپنی استعداد کا بڑا حصہ استعمال نہیں کر سکتی۔ نتیجے کے طور پر گزشتہ سال کے مقابلے میں جولائی تا مارچ میں 10ء کے دوران پٹرولیم مصنوعات پر درآمدی ادائیگیاں 18.5 فیصد اور خام لوہے پر 35.8 فیصد بڑھ گئیں۔

مزید برآں، گاڑیوں اور سینٹ کے شعبے میں پیداوار کی موجودہ سطحیں دستیاب استعداد کی نسبت خاصی کم ہیں۔ گاڑیوں میں کم پیداواری سطح زیادہ تر 1000 سی سی کی گاڑیوں میں دیکھی گئی جو متوسط آمدنی گروپ کی طلب پوری کرتی ہیں اور زیادہ تر بینکوں کے ذریعے ان کی مالکاری ہوتی ہے (دیکھئے شکل 2.11)۔ کار مالکاری میں بینکوں کی دوبارہ دلچسپی کی بنا پر معلوم ہوتا ہے کہ گاڑیوں کی فروخت اور پیداوار کی سطح آئندہ مہینوں میں بڑھے گی۔

دستیاب استعداد کے علاوہ مقامی اشیاء سازوں کو برآمدی طلب سے پیدا ہونے والے مواقع سے بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔ برآمدی صنعتوں کو چین اور بھارت کی کرنسیوں کی قیمت میں اضافے کا فائدہ اٹھانا چاہیے جس کی بنا پر ان ملکوں کی برآمدات عالمی منڈیوں میں زیادہ مہنگی ہو گئی ہیں۔ مزید

<sup>17</sup> ملک میں مجموعی پسی ہوئی گندم کا 15 سے 25 فیصد افغانستان کو برآمد کیا جاتا ہے۔



برآں (ٹیکسٹائل پالیسی 2010ء کے مطابق) 2.5 فیصد مارک اپ ریٹ کی سہولت<sup>18</sup> کی فراہمی سے ٹیکسٹائل فرموں کی سیالیت میں بہتری، نیز بیشتر ٹیکسٹائل کمپنیوں کی نفع آوری میں اضافے سے بھی ان فرموں کو بڑھتی ہوئی عالمی طلب سے مستفید ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ اسی طرح دواسازی اور سینٹ کی صنعتوں میں افریقی ممالک میں بڑھتی ہوئی طلب مقامی اشیا سازوں کو برآمدات کے حوالے سے آگے بڑھنے کا بھرپور موقع فراہم کرتی ہے۔

یوں، اس شعبے میں طلب کے امکانات اور استعداد کے پیش نظر اشیا سازی کی نمو کے استحکام کی بحث بجلی کی دستیابی کے نکتے پر آ کر رہتی ہے۔ م س 10ء میں اب تک گیس کی فراہمی شعبہ اشیا سازی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کم و بیش کافی رہی ہے۔ تاہم وسط مئی 2010ء میں گیس سے چلنے والے نئے اسٹیل پلانٹ کے کام کے آغاز سے اور م س 11ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد کے نئے پلانٹ کے قیام سے گیس کی طلب پر دباؤ بڑھے گا۔ خاص طور پر یورپا کی پیداوار میں قدرتی گیس بطور خام مال اور بطور ایندھن استعمال ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں گیس جنریٹرز اور دیگر آلات کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے گیس کی ملکی طلب میں اضافہ ہو گیا ہے۔

کھاد اور گھریلو شعبے میں گیس کی بڑھتی ہوئی طلب کا مطلب یہ ہے کہ تھریل پیداوار کے لیے گیس کی دستیابی کم رہے گی کیونکہ ان دونوں شعبوں، یعنی گھریلو تجارتی شعبہ اور کھاد کی پیداوار کو گیس ترجیحی بنیاد پر فراہم کی جاتی ہے۔ تاہم بجلی کے شعبے کے لیے گیس کی قلت کم کرنے کے لیے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہفتے میں ایک دن سی این جی کی فراہمی بند رکھی جائے۔ اگرچہ اس طرح کے اقدامات سے قلیل مدت میں معاشی نقصانات کم کرنے میں مدد ملے گی تاہم پائیدار نمو کے لیے گیس کی فراہمی بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں افسوس کی بات یہ ہے کہ پچھلے چند برسوں میں گیس کی تلاش کی سرگرمیاں ماند پڑ گئی ہیں جس کا بڑا سبب گیس کے ذخائر میں قدرتی کمی ہے، تاہم گیس نکالنے کی سستی ٹیکنالوجی کے طفیل گیس کے عالمی نرخوں میں کمی کے باعث گیس کی درآمد مستقبل میں ایک آسان حل ہو سکتی ہے۔

جہاں تک بجلی کی فراہمی کا تعلق ہے، آخر اپریل 2010ء میں توانائی کے حوالے سے ہونے والے کانفرنس میں توانائی کی بچت کے لیے بڑے اقدامات کیے گئے۔ مزید برآں یہ توقع بھی ہے کہ بجلی کے کم از کم دو نئی منصوبے 2010ء کے آخر تک مکمل ہو جائیں گے۔ بجلی پیدا کرنے کے علاوہ حکومت موجودہ ٹرانسمیشن نظام کو تبدیل کرنے پر بھی کام کر رہی ہے تاکہ ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوٹن کے نقصانات کم ہوں جو ٹرانسفا مرز

<sup>18</sup> ایس ایم ای ایف ڈی سرکر نمبر 3 برائے 2010ء۔

اور بجلی کی دیگر مصنوعات کی پیداوار میں حالیہ اضافے کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

طویل مدتی پائیداری کے نقطہ نظر سے ڈیموں کی تعمیر کو اولین ترجیح دینی ہوگی تاکہ پانی کی ممکنہ قلت سے بچا جاسکے اور سستی ہائیڈل بجلی کی پیداوار میں اضافہ ہو۔ اسی طرح کونسل کے دستیاب ذخائر سے فائدہ اٹھانے کے لیے انفراسٹرکچر کی تیاری کا عمل بھی تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے نہ صرف معاشی سرگرمیوں کے لیے سستے نرخوں پر توانائی مہیا ہو سکے گی بلکہ بڑھتی ہوئی نمو کی بنا پر توانائی سے منسلک بیرونی عدم توازن میں وباؤ کو بھی کم کیا جاسکے گا۔ توانائی سے متعلق درآمدات م 09ء اور م 10ء میں جی ڈی پی کے 4 فیصد تک پہنچ گئیں اور نمو میں نمایاں اضافہ ہوا تو درآمدات کا دباؤ مزید بڑھے گا۔

### 2.3 شعبہ خدمات

جدول 2.13: خدمات کی شرح نمو کے اہداف				
م 10ء	م 10ء	م 09ء	پانچ سالہ اوسط	مجموعی
4.6	3.9	1.6		
4.5	3.0	2.7	19.5	ٹرانسپورٹ و مواصلات
5.1	3.3	-1.4	33.6	تھوک و خوردہ تجارت
-3.6	3.0	-7.0	10.6	مالیات و بیمہ
7.5	4.0	3.6	11.5	نظم عامہ اور دفاع
6.6	6.0	8.8	19.5	کیونٹی اور ذاتی
3.5	3.6	3.5	5.3	رہائشی ملکیت
ماخذ: پلاننگ کمیشن ت: تبدیل شدہ ہ: ہدف ع: مجموعی				
<a href="http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national_accounts/national_accounts.html">http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national_accounts/national_accounts.html</a>				

م 10ء کے پہلے نو ماہ کے اعداد و شمار سے اس تخمینے کو تقویت ملتی ہے کہ رواں مالی سال خدمات کے شعبے میں ہدف سے بلند تر نمو ہو گی۔ ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدمات کے شعبے میں 3.9 فیصد ہدف کے مقابلے میں 4.6 فیصد نمو ہوئی۔ م 10ء میں نمو میں زیادہ تر بہتری تھوک اور خوردہ کاروبار کی بنا پر ہوئی جس سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار اور درآمدات

بڑھنے سے فائدہ ہوا (دیکھئے جدول 2.13)۔ نظم عامہ اور دفاع کے ذیلی شعبے میں بھی مستحکم نمو ہوئی۔

نقل و حمل کی خدمات کے شعبے میں ہونے والے سرگرمیوں میں بھی م 10ء کے دوران تیزی سے اضافہ ہوا جس کا سبب سرکاری اور نجی کارگو ٹرانسپورٹ دونوں کی جانب سے بلند تر طلب تھی۔ یہ بات پٹرول اور مسافر گاڑیوں (ٹرانسپورٹ کی مجموعی قدر اضافی کا لگ بھگ 58 فیصد<sup>19</sup>) کی بلند تر فروخت نیز بحری اور زمینی مال برداری<sup>20</sup> سے ظاہر ہے۔ اشیا کی ٹرانسپورٹ کے اندر معلوم ہوتا ہے کہ بحری ٹرانسپورٹ م 10ء کی زیادہ تر نمو کا باعث بنی کیونکہ جولائی تا مارچ م 10ء میں پی آئی اے نے کارگو میں کی ظاہر کی ہے، تاہم کم نرخوں کی شکل میں سخت عالمی مسابقت نیز جہازوں کی قلت کی وجہ سے نیشنل شپنگ کمپنی (پی این ایس سی) اس بحالی سے پوری طرح مستفید نہ ہو سکی۔<sup>21</sup> نتیجتاً شپنگ کی

<sup>19</sup> اس میں پاکستان ریلوے، پی آئی اے، ہائیس، مسافر ونگین، جیکسیاں اور کشتی شامل ہیں۔

<sup>20</sup> دلچسپ امر یہ ہے کہ ڈیزل سے چلنے والے ٹرکوں اور ایلی ویز کی فروخت میں تیزی سے اضافے کے باوجود ڈیزل کی فروخت میں ایسی نمو نہیں دیکھی گئی۔ شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈیزل ایران، جہاں یہ بہت سستا ہے، کے راستے پاکستان میں اسمگل کیا جاتا ہے۔

<sup>21</sup> اگر خام تیل کی درآمد کم نہ ہوتی تو پی این ایس سی کے محاصل اس سے زیادہ ہو سکتے تھے۔ قومی شپنگ کمپنی کا تین بڑی ریفرنسز یوں کے ساتھ طویل مدتی معاہدہ ہے اور گردش قرضے کے مسائل کی وجہ سے یہ ریفرنسز یاں کافی مقدار میں خام تیل درآمد نہ کر سکیں۔



طلب کا کچھ حصہ درآمدات کے ذریعے پورا ہوا۔<sup>22</sup> تاہم دو تیل بردار جہازوں کے حالیہ اضافے اور پرانے جہازوں کو ٹھکانے لگانے سے آئندہ سہ ماہی کے دوران آمدنی بہتر ہو سکتی ہے۔

اسی طرح ٹیلی مواصلات کے شعبے میں ملا جلا رجحان دیکھا جا رہا ہے۔ م س 10ء کے دوران سب سے بڑی فیکسڈ لائن خدمات فراہم کرنے والی کمپنی نے آمدنی میں کمی ظاہر کی تاہم سیلولر کمپنیوں کی نمو میں کچھ بحالی متوقع ہے کیونکہ ان کے صارفین کی تعداد میں جون 2009ء کے مقابلے میں 2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یہ اضافہ اس حقیقت کے باوجود ہوا کہ پی ٹی اے نے م س 10ء میں تیس لاکھ غیر مصدقہ موبائل سمرسٹر دکر دی تھیں۔ یہ اضافہ م س 10ء میں متعارف کرائی جانے والی مالیاتی ترغیبات کے جواب میں ہوا۔<sup>23</sup> بڑھتی ہوئی طلب کے پیش نظر سیلولر خدمات فراہم کرنے والوں نے نیٹ ورکس میں توسیع کے منصوبے شروع کیے ہیں۔

شعبہ خدمات میں نظم عامہ اور دفاع کے ذیلی شعبے میں بھی مستحکم نمو ہوئی۔ م س 10ء کے دوران وہشت گردی کے خلاف جنگ کی بنا پر ناگزیر توسیعی مالیاتی خسارہ نظم عامہ اور دفاع کے ذیلی شعبے میں نمایاں نمو کا باعث بنا۔

آخر اُم 10ء کے دوران زیادہ تر فہرستی بینکوں کے مالی کھاتے بلند آمدنی کی تصدیق کرتے ہیں حالانکہ حجم کے لحاظ سے توسیع اور بلند تفاوت کے باعث نموین کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 2.13 اور 2.14)، تاہم م س 10ء میں دیگر عوامل کے قدر اضافی میں کمی کے نتیجے میں مالیات و بیمہ کے ذیلی شعبے کی نمو میں کمی واقع ہوئی۔

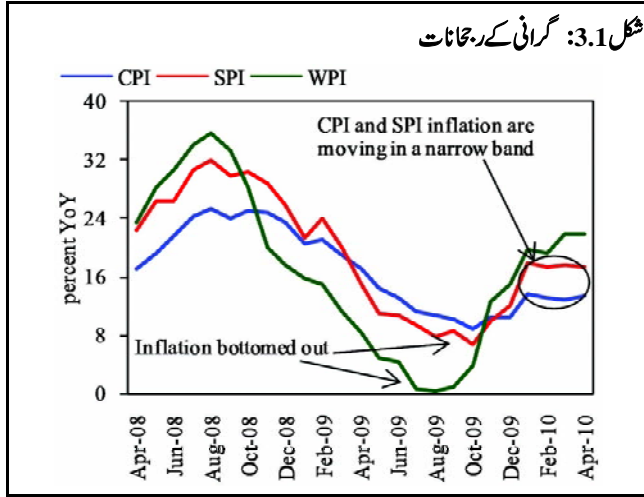
<sup>22</sup> جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران غیر ملکی بحری جہازوں کے کرائے بڑھ کر 24 ملین ڈالر ہو گئے جو کہ گزشتہ سال 12 ملین ڈالر تھے۔

<sup>23</sup> ان میں وفاقی ایکسائز ڈیوٹی اور نئے موبائل کنکشن پرائیویٹائزیشن چارجز میں کمی، موبائل سیٹ کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی میں کمی اور درآمد شدہ موبائل سیٹ پر ریگولیٹری ڈیوٹی کا خاتمہ شامل ہیں۔ چنانچہ موبائل فون کی درآمد میں تیزی سے اضافہ ہوا جس سے زیر جائزہ مدت کے دوران اس کی طلب کی بحال کی عکاسی ہوتی ہے۔

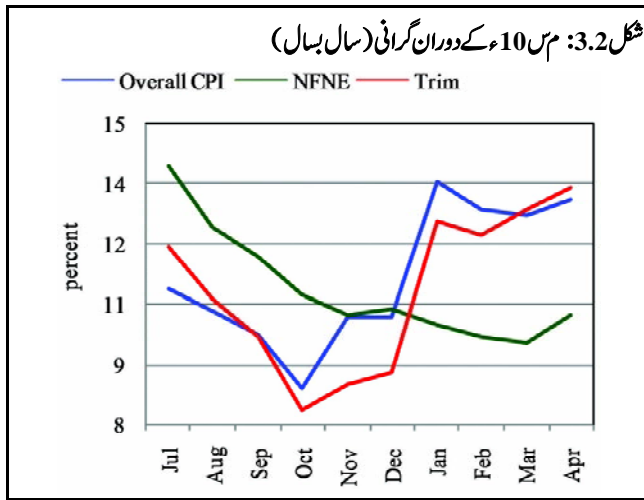
جدول 2.14: شعبہ خدمات کی کارکردگی کے اظہار				
سال بسال نمو فیصد میں				
جولائی تا مارچ		تیسری سہ ماہی		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	
تھوک اور خوردہ تجارت (33.6)				
-14.9	5.1	-11.1	-5.5	تھوک اور کمیشن تجارت کو قرضہ
4.8	32.9	7.0	21.0	خردہ تجارت کو قرضہ
-53.6	-5.8	-53.6	-6.3	تجارت میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
4.5	-7.5	9.7	-12.1	اشیا سازی میں نمو (فروزی)
-3.9	-6.6	30.1	-36.4	درآمدی نمو
ٹرانسپورٹ (16.0)				
17.4	-0.2	11.9	-8.0	بندر گاہوں پر کارگو ہینڈلنگ
-42.2	12.1	-33.2	34.8	پلی این ایس سی کا منافع - دبھر
16.7	-15.7	45.4	-35.0	کمرشل گاڑیوں کی فروخت
2.9	0.5	-0.7	17.1	ٹرانسپورٹ کے لیے ہائی اسپید ڈیزل اور موٹر سپرٹ
2.1	30.5	11.3	21.4	ٹرانسپورٹ و مواصلات کے اشاریہ نرخ
-81.6	223.4	-132.7	-110.5	پلی آئی اے کا منافع
-13.1	8.1	8.2	7.7	پاکستانی فضائی کمپنیوں کی راہ داری آمدنی
-8.8	-4.6	29.7	-16.9	تجارتی حجم
مواصلات (3.0)				
	..	62.4	60.3	ٹیلی ویشنٹی (فیصد آبادی)
-6.7	-10.9	22.5	20.7	پلی آئی سی ایل کا منافع
-35.3	-52.4	2.7	-66.2	ٹیلی کام درآمدات
54.6	-76.0	299.2	-88.7	موبائل فون درآمدات
105.4	-16.7	58.5	7.0	مواصلاتی خدمات کی برآمدات
مالیات و بیمہ (10.6)				
101.6	22.9	-29.0	..	حکومت کو اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی
19.0	11.9	10.4	-16.1	7 بڑے بینکوں کا منافع بعد از ٹیکس
..	..	83.0	84.3	12 فیصد یا اس سے زائد پرقرضوں کا فیصد - بشمول
..	..	51.1	53.9	8 فیصد یا اس سے زائد پر کچھ گنی امانتوں کا فیصد - بشمول
..	..	7.3	7.7	شرح سود کا تفاوت - اضافی
..	..	6.1	6.3	شرح سود کا تفاوت - بشمول
77.0	45.0	-54.5	57.1	مالی خدمات کی برآمد
29.0	39.0	80.0	-37.5	بیمہ خدمات کی برآمد
سرکاری خدمات (11.5)				
..	..	101.1	69.4	حکومتی قرض گیری
26.2	25.1	193.6	-53.9	حکومتی برآمدی خدمات
نوٹین میں درج اعداد و شمار خدمات کی اضافہ قدر میں 5 سالہ اوسط کو غماہ کر رہے ہیں۔				

## 3 قیمتیں

### 3.1 عمومی جائزہ



مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی سے گرانی کا جو دباؤ کم ہوا تھا وہ دوبارہ خاص طور سے جنوری 2010ء سے بڑھنا شروع ہو گیا<sup>1</sup> (دیکھئے شکل 3.1)۔ گرانی کا زیادہ تر دباؤ غیر قوزی (غذا اور توانائی) اجڑا سے بڑھا ہے۔ غذا اور توانائی کے نرخوں میں اضافے کی وجہ سے گرانی پر دور ثانی کے طاقتور اثرات پڑے ہیں اسی لیے آئندہ مہینوں میں قوزی گرانی بھی بڑھنے کا امکان ہے۔ ماس 10ء جنوری تا اپریل کے دوران گرانی کے پیمانوں صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت انڈیکس دونوں میں زیادہ اتار چڑھاؤ نہیں آ رہا جو کہ اس عرصے میں کم تغیر پذیری سے ظاہر ہے۔<sup>2</sup>



اپریل 2010ء میں عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) بڑھ کر 13.3 فیصد ہو گئی جو کہ گذشتہ ماہ کی 12.9 فیصد سے معمولی زائد ہے لیکن اکتوبر 2009ء کی قلیل مدتی 8.9 فیصد پست سطح سے خاصی بلند ہے۔ 20 فیصد تراشیدہ اوسط سے ناپی گئی قوزی گرانی عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے مماثل ہے (دیکھئے شکل 3.2)۔ غیر غذائی غیر توانائی پیمانے سے قوزی گرانی میں اگرچہ مارچ 2010ء تک کمی دیکھی گئی اور

<sup>1</sup> ماس 10ء کی تیسری سہ ماہی میں اوسط گرانی بڑھ کر 13.2 فیصد ہو گئی جو کہ ماس 10ء کی پہلی ششماہی میں 10.3 فیصد تھی۔

<sup>2</sup> ماس 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران معیاری انحراف کم ہو کر 0.4 فیصد رہ گیا جبکہ ماس 10ء کی پہلی ششماہی میں یہ 0.8 فیصد اور ماس 09ء کی تیسری سہ ماہی میں ایک فیصد تھا۔ معیاری انحراف پست اور اوسط گرانی بلند ہونے کی مستقل بلندی ظاہر کرتی ہے۔

جدول 3.1: گرانے کے مختلف پہلو (سال بسال) فیصد			
اپریل 10ء	مارچ 10ء	اپریل 09ء	مجموعی صارف اشاریہ قیمت
13.3	12.9	17.2	غذائی گروپ
14.5	14.5	17.0	غیر غذائی گروپ
12.2	11.6	17.3	اشاریہ کرایہ مکان
11.2	12.0	18.9	تھوک اشاریہ قیمت
22.0	21.8	8.3	غذائی گروپ
15.2	16.3	17.2	غیر غذائی گروپ
27.7	26.5	1.8	حساس قیمت اعلیٰ
17.4	17.6	15.0	غیر غذائی غیر توانائی
10.6	9.9	17.7	غیر غذائی غیر توانائی علاوہ اشاریہ کرایہ مکان
10.0	8.0	16.6	تراشیدہ
12.7	12.7	17.6	تراشیدہ علاوہ اشاریہ کرایہ مکان
13.5	13.0	17.4	

جو 23 مہینوں میں پہلی بار یک ہندسی ہو گئی، تاہم اپریل 2010ء کے دوران اس میں اضافہ دیکھا گیا جو گرانے کا دباؤ طاقتور ہونے کی علامت ہے (دیکھئے جدول 3.1)۔ غیر غذائی غیر توانائی کا دوبارہ بڑھنا اور تراشیدہ اوسط کا غیر تبدیل شدہ رہنا ظاہر کرتا ہے کہ گرانے کا دباؤ وسیع البنیاد ہے اور اس سے حالیہ مہینوں میں غذا اور توانائی کی گرانے کے مستقلاً بلند رہنے کے دور ثانی کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔

حالیہ مہینوں میں گرانے بڑھنے کے کئی عوامل ہیں جیسے (الف) اشیا کی بلند عالمی قیمتیں خاص

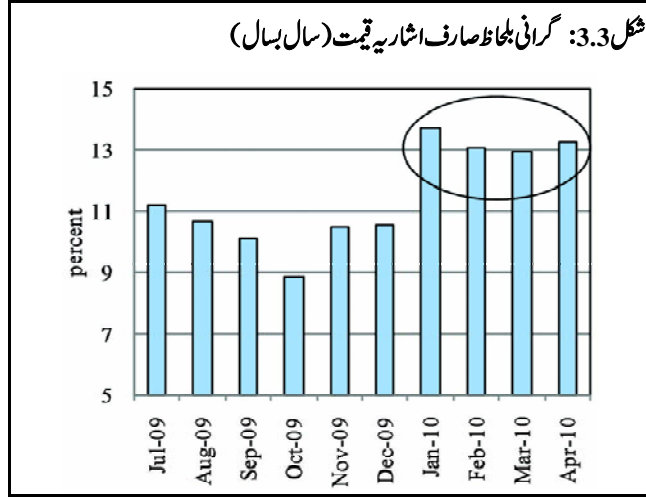
طور پر خام تیل، دھاتوں، والوں اور کپاس کی، (ب) بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی ملکی قیمتوں میں اضافہ، (ج) پانی کی قلت کے باعث فصلوں کی کمزور نمو کے علاوہ سبزیوں، پھلوں، گلہ بانی وغیرہ کی مستحکم برآمدی نمو،<sup>3</sup> (د) توسیعی مالیاتی پالیسی اور (ه) ملکی معیشت کی بحالی جو کہ جولائی تا مارچ 2010ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں 4.4 فیصد اضافے سے ظاہر ہے جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے کے دوران اس میں 7.4 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔

بجلی کے نرخوں میں اضافے اور خام تیل کی عالمی قیمتوں پر دباؤ کے پیش نظر گرانے کے دباؤ میں معمولی اضافہ متوقع تھا، جیسا کہ مارچ 2010ء کے اختتام پر جاری کردہ زرعی پالیسی اعلان میں تفصیل کے ساتھ بتایا گیا تھا کہ مرکزی بینک کے محتاط زرعی موقف کی ایک وجہ مسلسل بلند گرانے بھی ہے۔ مزید برآں توسیعی مالیاتی پالیسی سے بھی گرانے کا دباؤ بڑھا ہے، تاہم اسٹیٹ بینک اس حقیقت سے باخبر تھا کہ گرانے پر قابو پانے کے لیے پالیسی ریٹ بڑھانے سے اشیا سازی کے شعبے میں ہونے والی بحالی، جو ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے، متاثر ہو سکتی ہے۔ اس تناظر میں اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی بتاتی ہے کہ مئی 2010ء کے دوران اوسط گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سابقہ تخمینے سے معمولی سی زائد یعنی 11.5 سے 12.5 فیصد رہے گی۔

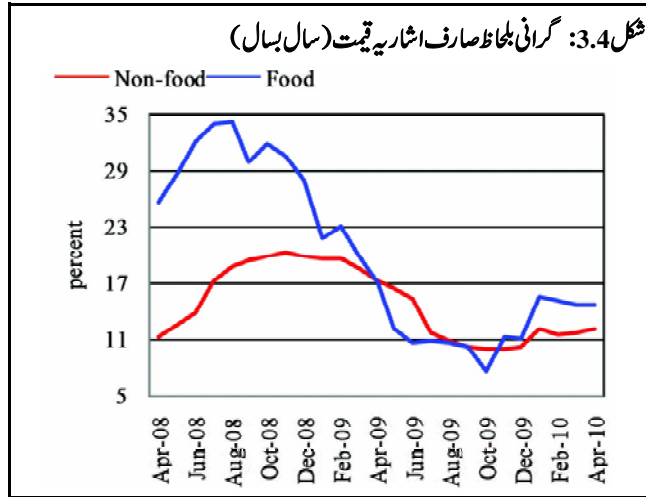
### 3.2 صارف اشاریہ قیمت

سال بسال عمومی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت مسلسل چوتھے ماہ اپریل 2010ء میں 13 فیصد کے آس پاس ہی ہے (دیکھئے شکل 3.3)۔ اگرچہ اپریل 2010ء تک گرانے 13.3 فیصد رہی جو گزشتہ اپریل کی 17.2 فیصد سے خاصی کم ہے تاہم یہ اب بھی بلند ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ گزشتہ برس اسی مدت کے

<sup>3</sup> تفصیلات کے لیے لیکشن 2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی دیکھئے



دوران گرانی تیزی سے کم ہوئی تھی تاہم حالیہ مہینوں میں اس میں اتار چڑھاؤ کم اور استحکام زیادہ ہے۔ گرانی میں اس تسلسل کی اہم وجوہات یہ ہیں: (الف) بلند غذائی گرانی (دیکھئے شکل 3.4)، (ب) بجلی کے نرخوں میں اضافہ اور (ج) اہم ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ۔ گرانی میں اضافے کی عکاسی اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ نومبر 2009ء سے ان اشیاء کی تعداد بڑھ رہی ہے جن کی قیمتوں میں حالیہ مہینوں میں دو ہندی گرانی ہوئی (دیکھئے شکل 3.5)۔ جن اجناس کی قیمتوں میں بلند اضافہ دیکھا گیا ان میں سے اکثر غذا اور توانائی کے ذیلی گروپوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ تاہم غیر غذائی گرانی مارچ 2010ء کی 11.6 فیصد سے بڑھ کر اپریل 2010ء میں 12.2 فیصد ہو گئی جس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) ملبوسات اور ٹیکسٹائل پر کپاس کے بلند نرخ کے اثرات، (ب) ادویات کی قیمتوں میں اضافہ اور (ج) ٹی وی لائسنس فیس میں تیزی سے اضافہ۔

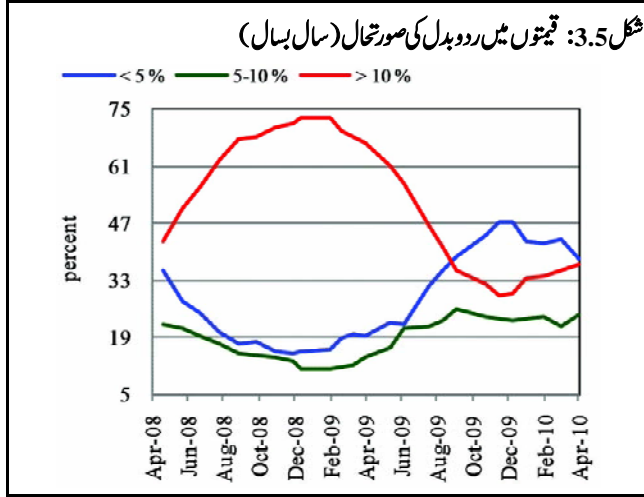


جدول 3.2: نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ

غذا اور توانائی کی اشیاء کی وجہ سے گرانی میں زیادہ اضافہ ہوا۔ اپریل 2010ء کے دوران گرانی بڑھانے والی سرفہرست دس اشیاء میں سے چھ غذائی گروپ اور تین توانائی گروپ سے تھیں۔

مجموعی گرانی میں ان غذائی اشیاء کا کل وزن <sup>4</sup> 32.1 فیصد تھا۔ غذائی گرانی میں سب سے بڑا حصہ (9.6 فیصد) گندم کے آٹے کا ہے، اس کا تعلق بنیادی طور پر حکومت کی نرخ پالیسی سے ہے۔ اگرچہ بین الاقوامی منڈی میں گندم کی قیمتوں میں تیزی سے کمی آئی ہے تاہم ملکی منڈی میں قیمتیں اُس شرح سے کم نہیں کی گئی ہیں، حالانکہ 2010ء گندم کی شاندار فصل کا مسلسل دوسرا سال ہے اور ملکی ذخیرہ بھی وافر ہے۔

<sup>4</sup> صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں اس کا کل وزن 20.8480 فیصد ہے۔



دوسری جانب تیل کی عالمی قیمتیں بڑھنے سے ملک میں ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نرخ متعین کرنے کے طریقہ کار میں حکومت کی شمولیت صارفین کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس طریقہ کار سے حکومت کا الگ رہنا اس وقت اور ضروری ہو جاتا ہے جب وہ صارفین کو زراعت دینے کے قابل نہیں ہوتی، اس کی وجہ خواہ کم مالی استعداد ہو یا بین الاقوامی مالی اداروں کی ہدایات کی تعمیل۔ بجلی پر زراعت میں کمی اس کی ایک مثال ہے۔ گرانی کی

توقعات پر ایندھن اور بجلی کے نرخوں کے مشترکہ اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یوں تو غذائی گرانی کا ایک سبب دستیاب ہنریوں اور پھلوں میں نمایاں کمی ہے تاہم نقل و حمل کی بڑھی ہوئی لاگت بھی غذائی اشیاء کی قیمت بڑھانے کی ذمہ دار ہے جس سے غذائی گرانی میں اضافہ ہوا۔ اس کے برعکس اشاریہ کرایہ مکان کا کمی کے رجحان کے باوجود گرانی میں حصہ بدستور بلند رہا ہے<sup>5</sup> کیونکہ اس کا وزن زیادہ ہے۔

جدول 3.2: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں ہر وزن حصہ (سال ہلال)									
	اپریل 08ء	اپریل 09ء	جولائی 09ء	فروری 10ء	مارچ 10ء	اپریل 10ء			
1	15.4	24.4	34.9	22.1	21.0	19.1	اشاریہ کرایہ مکان	23.4298	وزن
2	8.7	6.7	10.4	8.1	8.7	9.2	تازہ دودھ	6.6615	
3	1.5	3.7	4.9	5.5	6.4	6.6	گوشت	2.6981	
4	1.4	4.9	7.0	5.3	5.2	5.0	بجلی	4.3698	
5	15.8	9.9	7.9	9.6	9.8	4.8	گندم کا آٹا	5.1122	
6	-1.5	4.8	4.9	7.4	6.1	4.6	چینی	1.9467	
7	3.5	-2.1	-7.2	2.9	3.5	3.8	پٹرول	1.7253	
8	2.2	1.2	4.0	4.4	4.4	3.6	ہنریاں	1.7623	
9	1.2	4.3	0.8	4.0	4.0	3.5	قدرتی گیس	2.0458	
10	10.5	-4.0	-6.1	2.8	3.0	3.3	خوردنی گھی	2.6672	

### 3.2.1 غذائی گرانی

اکتوبر 2009ء میں غذائی گرانی سال ہلال 7.5 فیصد پست سطح پر رہی جس کے بعد اس میں ایسا اضافہ ہوا کہ یہ دو ہندسی ہو گئی۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ مارچ 2010ء اور اپریل 2010ء کے موازنے میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تاہم یہ اب بھی 14.5 فیصد کی بلند سطح پر ہے۔ اپریل

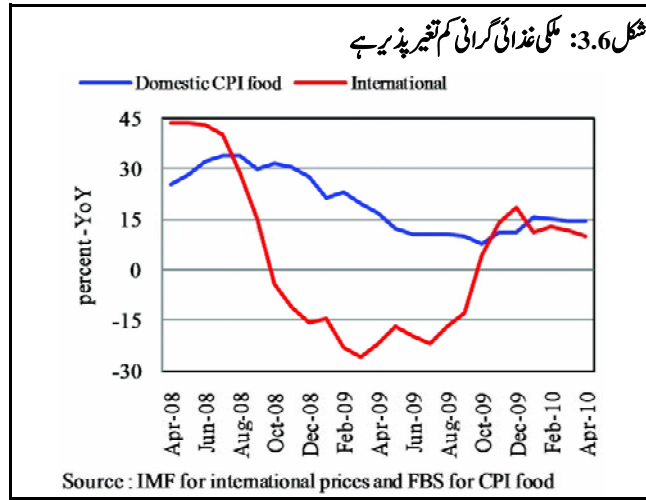
<sup>5</sup> صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں اشاریہ کرایہ مکان کا وزن سب سے زیادہ 23.43 فیصد ہے۔ صارفی باسکٹ میں بلند شرح ہونے کی وجہ سے گرانی میں اشاریہ کرایہ مکان کا حصہ بھی زیادہ ہے اسی لیے اگر مقصد صرف گرانی کا تجزیہ کرنا ہے تو اشاریہ کرایہ مکان کی اہمیت کم ہے۔ اس طرح گرانی بڑھانے والے عناصر غذا اور توانائی ہی ہیں۔

2010ء کے دوران گزشتہ ماہ کے مقابلے میں چینی، گندم اور کھانے پینے کی کچھ اشیاء کے نرخوں میں ہونے والی کمی کے اثرات دالوں، دودھ، ٹماٹر اور چند مشروبات کی قیمتیں بڑھنے سے زائل ہو گئے۔

جنوری 2010ء سے عالمی قیمتیں گرنے سے چینی کی ملکی قیمت بھی کم ہوئی ہے۔ عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی کی وجہ برازیل اور بھارت میں چینی کی پیداوار میں اضافہ ہے۔<sup>6</sup> تاہم چینی درآمد کرنے والے ممالک کو اپنے ذخائر بڑھانے کی غرض سے مستقبل میں متوقع طور پر مزید چینی خریدنی پڑے گی، اس لیے 2010ء کے وسط تک چینی کی عالمی قیمتوں میں دوبارہ اضافے کا امکان ہے۔ اس تناظر میں پاکستان میں گرمیوں اور رمضان کے مہینے میں ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے چینی کی احتیاطاً مناسب مقدار درآمد کرنا بہتر ہوگا۔

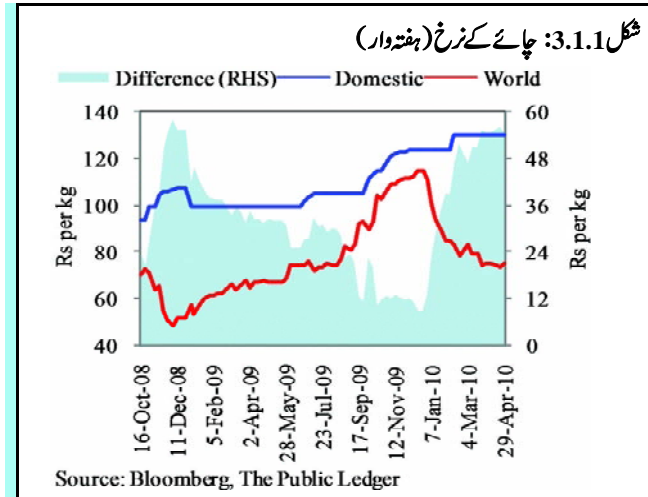
گندم کی قیمتوں میں حالیہ میانہ روی جارحانہ سرکاری خریداری اور ممکنہ برآمد کی وجہ سے زیادہ عرصے برقرار نہیں رہے گی۔ غذائی گرانی میں اضافہ بنیادی طور پر ڈیری اور گلہ بانی مصنوعات کے باعث ہوا نیز نقل و حمل اور چارے کی لاگت بڑھنے سے اس میں مزید اضافہ ہوا۔ تاہم گوشت اور دودھ کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کا سبب بڑھتی ہوئی ملکی اور ساتھ ساتھ بین الاقوامی طلب بھی ہے۔

یہ بات اہم ہے کہ ملک میں غذائی گرانی میں اتار چڑھاؤ خوراک کی عالمی قیمتوں کے مقابلے میں اگر کم ہے تو اس کی وجہ بعض غذائی اشیاء (مثلاً دودھ اور گوشت) کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ، غذائی اشیاء کی قیمتوں میں نامیہ استحکام کے ساتھ ساتھ حکومت کی مداخلت ہے (دیکھئے شکل 3.6)۔ تاہم ملکی غذائی گرانی زیادہ عرصہ بلند رہی جس کا مطلب ہے کہ ملکی صارفین مندرجہ ذیل حالات برداشت کر کے ادائیگی کر رہے ہیں: (الف) کچھ علاقوں میں کم پیداواری صلاحیت، (ب) ناقص منڈیاں، اور (ج) اجناس کے نرخ کے تعین میں حکومتی مداخلت۔ مشاہدہ ہے کہ



زیادہ تر غذائی اشیاء کی ملکی قیمتوں میں اضافہ ان کی عالمی قیمتیں بڑھنے سے ہوا ہے، تاہم عالمی قیمتوں میں کمی کا تھوڑا ہی فائدہ ملکی صارفین کو ہوا ہے۔ مثال کے طور پر 2009ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران چائے کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہوا تھا جو کہ مارچ 2010ء تک واپس اپنی سطح پر آ گئیں لیکن ملک میں چائے کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کا رجحان ہے (دیکھئے باکس 3.1)۔ چینی، گندم، چاول، پام آئل وغیرہ کی قیمتوں کا بھی یہی معاملہ ہے۔

<sup>6</sup> سال رواں کے دوران برازیل میں چینی کی پیداوار میں 17 فیصد سال ب سال اضافے (33.1 سے 38.7 ملین ٹن) کا تخمینہ ہے۔ 2010ء کے دوران بھارت میں چینی کی پیداوار کا نظریاتی شدہ تخمینہ 14.5 ملین ٹن سے بتدریج بڑھ کر 18.5 ملین ٹن جا پہنچا ہے۔



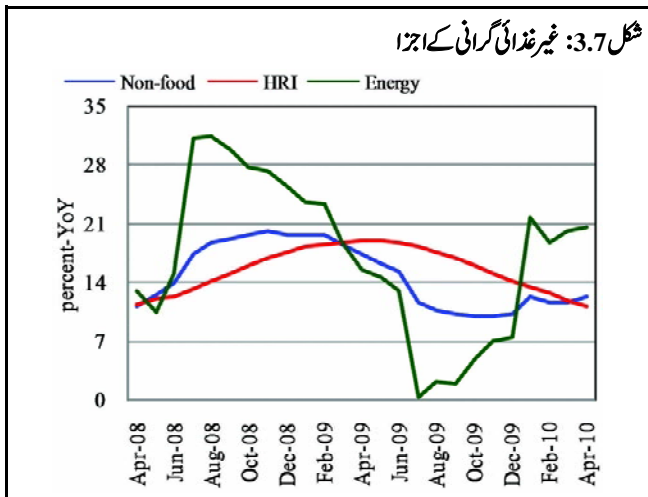
### باس 3.1: چائے کی قیمتیں

چائے کی عالمی قیمتیں آخر اکتوبر 2009ء تک 5 ڈالر فی کلوگرام سے بڑھ گئیں جبکہ گزشتہ ایک سال (نومبر 2008ء تا اکتوبر 2009ء) کی اوسط قیمت 3.50 ڈالر فی کلوگرام تھی۔ اس اضافے کی اصل وجہ چائے کے اہم پیداواری ممالک خاص طور پر کینیا میں خشک سالی تھی، تاہم آخر دسمبر میں چائے کی عالمی قیمتیں 5.45 ڈالر فی کلوگرام کی بلند ترین سطح پر پہنچنے کے بعد موسم بہتر ہونے سے آخر اپریل 2010ء تک اپنی عام سطح (3.6 ڈالر فی کلوگرام) پر واپس آ گئیں۔

چائے کے عالمی نرخ بڑھنے سے اس کی ملکی قیمتوں پر بھی تیزی سے اثر پڑا تاہم چائے کی عالمی قیمتوں میں کمی کے رجحان کے باوجود ملکی قیمتوں میں حالیہ ہفتوں میں مسلسل اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 3.1.1)۔ چائے کی ملکی قیمتوں میں

اضافے کی دلیل بجلی کے نرخ، مواصلاتی لاگت اور اجرتوں پر دباؤ بڑھنے کی صورت میں دی گئی تاہم ملکی منڈیوں میں چائے کی فراہمی پر آنے والی لاگت میں ان اجزاء کا حصہ بہت کم ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ ملک میں چائے کی قیمتوں میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی بلکہ مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔

ایک معقول دلیل یہ ہو سکتی ہے کہ بڑھی ہوئی قیمت والی چائے وہ ہے جو بلند نرخوں پر خرید کر گودام میں ذخیرہ کی گئی تھی، تاہم جب تاجروں نے چائے کی عالمی قیمتیں بڑھنے (اکتوبر تا دسمبر 2009ء) کے دوران پرانے ذخیرے کا فائدہ اٹھالیا تو یہ سراسر نا انصافی ہے کہ جنوری 2010ء سے چائے کی عالمی قیمتیں کم ہو رہی ہیں لیکن ملک میں چائے کی قیمت میں مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔



### 3.2.2 غیر غذائی گرانی

حالیہ مہینوں میں غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) بدستور دو ہندسی رہی اور اس میں کم اتار چڑھاؤ نظر آرہا ہے۔ اپریل 2010ء میں غیر غذائی گرانی 12.2 فیصد ریکارڈ کی گئی جو کہ اس سے پچھلے مہینے کی 11.6 فیصد سے تھوڑی زیادہ ہے لیکن اپریل 2009ء میں 17.3 فیصد کے مقابلے خاصیت ہے (دیکھئے شکل 3.7)۔ ذیلی گروپوں نقل و حمل اور مواصلات، ملبوسات، ٹیکسٹائل

و جوتے، تفریح، صفائی ستھرائی و لانڈری اور علاج معالجہ میں گزشتہ ماہ کے مقابلے میں اپریل 2010ء کے دوران اضافے نے ذیلی گروپوں اشاریہ کرایہ مکان اور تعلیم میں ہونے والی کمی کا اثر زائل کر دیا۔

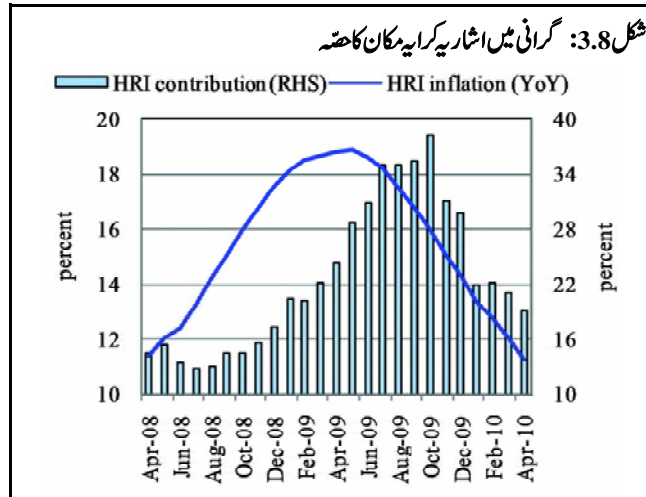


جدول 3.3: گروپ دار غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (فیصد)						
سال بسال			ماہ ماہ تبدیلی			
اپریل 10ء	مارچ 10ء	اپریل 09ء	اپریل 10ء	مارچ 10ء	اپریل 09ء	وزن
12.2	11.6	17.3	1.5	0.8	0.9	59.6584
7.7	6.1	12.3	2.2	0.8	0.7	6.0977
11.2	12.0	18.9	0.6	0.6	1.3	23.4298
16.7	17.1	26.7	-0.4	-0.1	0.0	7.2912
5.9	5.3	12.6	0.9	0.4	0.3	3.2862
20.5	14.0	8.6	5.8	3.4	0.1	7.3222
14.7	4.3	13.9	10.0	0.1	0.1	0.8259
8.8	12.5	23.0	2.7	0.2	6.2	3.4548
9.1	8.6	16.0	0.4	0.3	0.0	5.8788
8.6	6.0	13.4	2.6	0.2	0.1	2.0704

خام تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور اس کے نتیجے میں اہم ایندھنوں کے نرخ بڑھنے کے باعث نقل و حمل اور مواصلات کے ذیلی گروپ میں گرانی بڑھ گئی (دیکھئے جدول 3.3)۔ کپاس اور اس کی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے اکتوبر 2009ء سے ملبوسات، ٹیکسٹائل وغیرہ جو تے کے ذیلی گروپوں میں مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے (دیکھئے باکس 3.2)۔

اگرچہ گرانی میں اشاریہ کرایہ مکان کے حصے میں بتدریج کمی واقع ہوئی ہے (دیکھئے شکل 3.8) تاہم کمی کی رفتار سست ہے۔ کمزور طلب کے باعث سیمنٹ کی گرتی ہوئی قیمتوں نے اشاریہ کرایہ مکان گرانی میں اعتدال پیدا کیا تاہم دیگر تعمیراتی سامان خاص طور پر لوہے کی سلاخوں اور تانبے کی قیمتوں میں اضافے سے سیمنٹ کے کم نرخوں کا اثر زائل ہو گیا ہے۔ توقع ہے کہ اشاریہ کرایہ مکان میں کمی کا رجحان اگلے مالی سال کے ابتدائی

مہینوں میں رخ بدل لے گا اور بڑھنا شروع ہو جائے گا۔



### 3.2.3 گرانی کا اثر

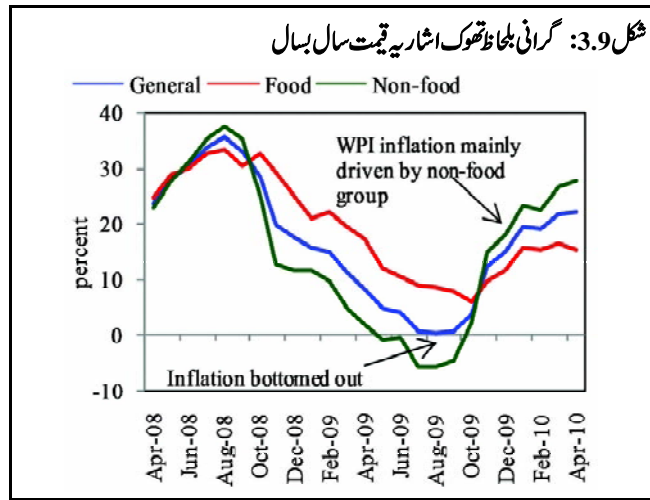
حالیہ گرانی کو مسلسل بڑھاوا دینے والی چیز غذائی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ ہے اس لیے کم آمدن گروپ پر گرانی کا اثر غیر متناسب طور پر زائد ہے۔ اس صورتحال میں زراعت والے ایسے منصوبے لائے جانے چاہئیں جن کا فائدہ صرف کم آمدن گھرانوں کو پہنچے، اور تاکہ انہیں بنیادی غذائی اشیاء کی بڑھتی ہوئی

جدول 3.4: آمدنی کے لحاظ سے گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال فیصد				
آمدنی گروپ	مجموعی صاق	غذائی صاق	غیر غذائی صاق	
اپریل 09ء	17.7	18.5	16.7	
مارچ 10ء	13.8	16.0	11.1	3000 روپے تک
اپریل 10ء	13.5	15.4	11.1	
اپریل 09ء	17.8	17.8	17.8	
مارچ 10ء	13.6	15.6	11.3	3001 5000 روپے
اپریل 10ء	13.4	15.2	11.3	
اپریل 09ء	18.0	17.3	18.7	
مارچ 10ء	13.1	14.9	11.4	5001 12000 روپے
اپریل 10ء	13.2	14.8	11.6	
اپریل 09ء	16.2	16.3	16.1	
مارچ 10ء	12.5	13.6	11.9	12000 روپے سے زائد
اپریل 10ء	13.3	13.8	12.9	

قیمتوں سے محفوظ رکھا جاسکے۔ تاہم حال ہی میں غیر غذائی گرانے تیزی سے بڑھی ہے خصوصاً ایندھن، ملبوسات، لائڈری وغیرہ کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے بلند آمدنی گروپ بھی متاثر ہوا ہے جیسا کہ بلند آمدنی گروپ کے لیے غیر غذائی گرانے میں زیادہ اضافے سے ظاہر ہے (دیکھئے جدول 3.4)۔

### 3.3 تھوک اشاریہ قیمت

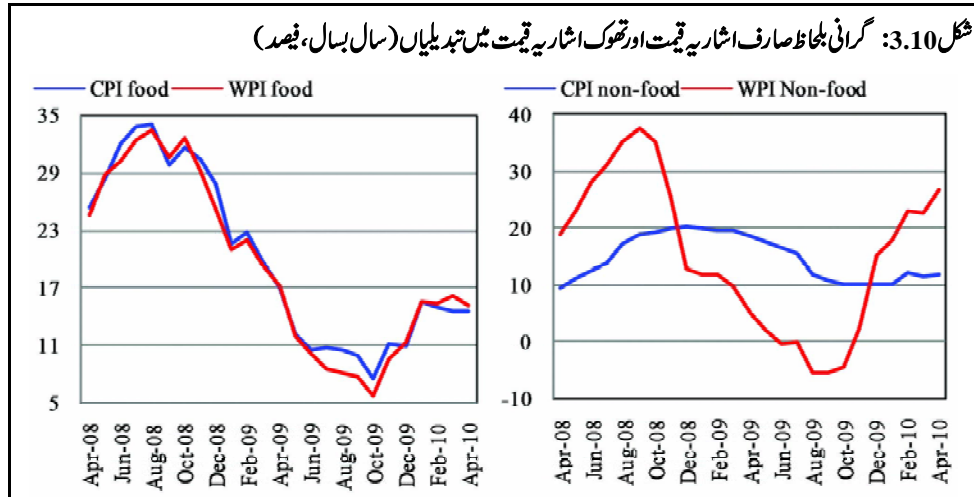
شدت کے ساتھ بلند گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں گرانے کا دباؤ زیادہ نمایاں ہے۔ اپریل 2010ء کے دوران یہ گرانے بڑھ کر سال بسال 22 فیصد ہو گئی جو اگست 2009ء میں 0.3 فیصد کی پست سطح پر تھی (دیکھئے شکل 3.9)۔ غیر غذائی گرانے کی حرکت میں اتار چڑھاؤ کم ہے جبکہ غیر غذائی گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جس کی اہم وجہ کپاس، اہم دھاتوں اور پٹرولیم مصنوعات کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کا تھوک اشاریہ قیمت پر براہ راست اثر ہے۔



م س 10ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے مقابلے میں گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت

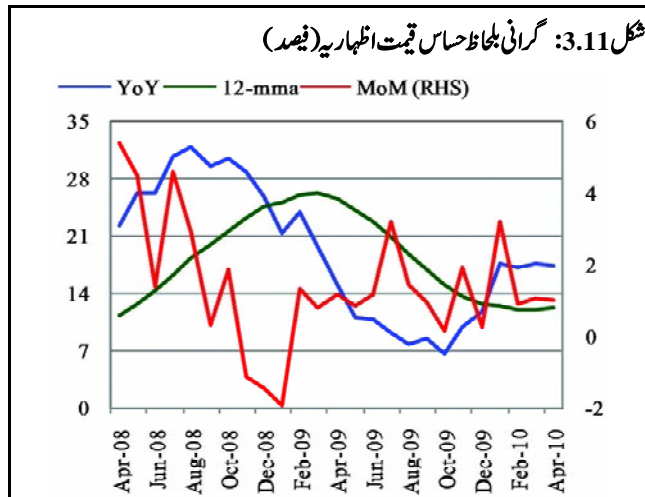
خاصی پست سطح پر تھی، تاہم حالیہ مہینوں میں یہ گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سے بڑھ گئی۔ اس کی وضاحت غیر غذائی گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں تیزی سے اضافے سے ہوتی ہے کیونکہ دونوں اشاریوں میں غذائی گرانے کی رفتار یکساں ہے (دیکھئے شکل 3.10)۔ نیز، اشیاء کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ اگلے مہینوں میں گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت بدستور مستحکم رہے گی۔

تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ میں خام مواد، تعمیراتی سازوسامان اور روشنی و ایندھن کے ذیلی گروپوں کی گرانے



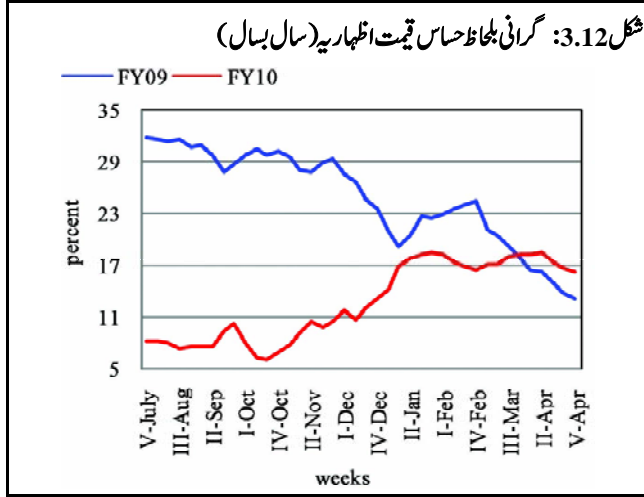
میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ اول الذکر گروپ میں گرانی کے تیزی سے بڑھنے کی وجہ کپاس اور اس کی مصنوعات کی قیمتوں کا بڑھنا ہے۔ خام تیل کے عالمی نرخ بڑھنے سے روشنی و ایندھن ذیلی گروپ میں اضافہ دیکھا گیا۔

مسلل ارزانی کے باعث تعمیراتی ساز و سامان کا ذیلی گروپ گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت کو کم کر رہا تھا، تاہم گذشتہ مہینوں میں ارزانی کے بعد اپریل 2010ء میں ذیلی گروپ تعمیراتی ساز و سامان میں گرانی خاصی بڑھ کر 7.8 فیصد ہو گئی۔ یہ معکوس رجحان اہم دھاتوں اور سیمنٹ مصنوعات کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے آیا ہے۔ سیمنٹ کی کم قیمت کے باوجود سیمنٹ کی اینٹوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے اجرتوں پر دباؤ، دیگر سامان کی قیمتیں بڑھنے اور نقل و حمل کی لاگت میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ مہینوں میں اس گروپ کی وجہ سے گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں مزید اضافہ ہوگا۔



### 3.4 حساس قیمت اظہاریہ

حالیہ مہینوں میں صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت کے رجحانات کی طرح گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اپریل 2010ء کے دوران گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ 17.4 فیصد، جبکہ مارچ 2010ء میں 17.6 فیصد تھی۔ ضروری غذائی اشیاء کی قیمتیں بڑھنے سے گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ میں بھی اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 3.11)۔



دوسری جانب ہفتہ وار گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ (سال بسال) اکتوبر 2009ء کے تیسرے ہفتے میں اپنی پست ترین سطح 6.1 فیصد پر تھی لیکن جنوری 2010ء کے پہلے ہفتے سے بدستور 16 فیصد سے زائد ہے (دیکھئے شکل 3.12)۔ اپریل 2010ء کے دوسرے ہفتے میں یہ 18.4 فیصد کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی اور پانچویں ہفتے تک کم ہو کر 16.3 فیصد پر آگئی۔

### 3.5 گرانی کا عالمی منظر نامہ

عالمی معیشت کی توقع سے بڑھ کر مستحکم بحالی

کی وجہ سے دنیا بھر میں گرانی بھی بڑھی ہے۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں میں مستحکم نمو طلب بڑھنے کا نتیجہ ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں نمو اگرچہ کمزور ہے لیکن معاون زری و مالیاتی پالیسیوں کی وجہ سے حقیقی اقتصادی سرگرمیاں پھر سے زور پکڑ رہی ہیں۔ گرانی میں اضافہ جزوی طور پر زری اور مالیاتی مہمیز سے ہو رہا ہے اور اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں بھی جزوی طور پر اس کی ذمہ دار ہیں۔

ترقی پذیر ممالک میں گرانی کا دوبارہ ابھرنا

جدول 3.5: اہم معیشتوں میں پالیسی ریٹ			
اہم معیشت	کرلی پالیسی ریٹ	گڈ شیڈ	تبدیلی کی تاریخ
امریکہ	0.25	1.00	16 دسمبر 2008ء
برطانیہ	0.50	1.00	5 مئی 2009ء
یورپ	1.00	1.25	7 مئی 2009ء
جاپان	0.10	0.30	20 دسمبر 2008ء
کینیڈا	0.25	0.50	21 اپریل 2009ء
آسٹریلیا	4.50	4.25	4 مئی 2010ء
چین	5.31	5.58	22 دسمبر 2008ء
بھارت	5.25	5.00	20 اپریل 2010ء
جنوبی کوریا	2.00	2.50	12 فروری 2009ء
ملائیشیا	2.25	2.00	4 مئی 2010ء
انڈونیشیا	6.50	6.75	5 اگست 2009ء
فلپائن	4.00	4.25	9 جولائی 2009ء
تھائی لینڈ	1.25	1.50	8 اپریل 2009ء
نیوزی لینڈ	2.50	3.00	30 اپریل 2009ء
پاکستان	12.50	13.00	24 نومبر 2009ء

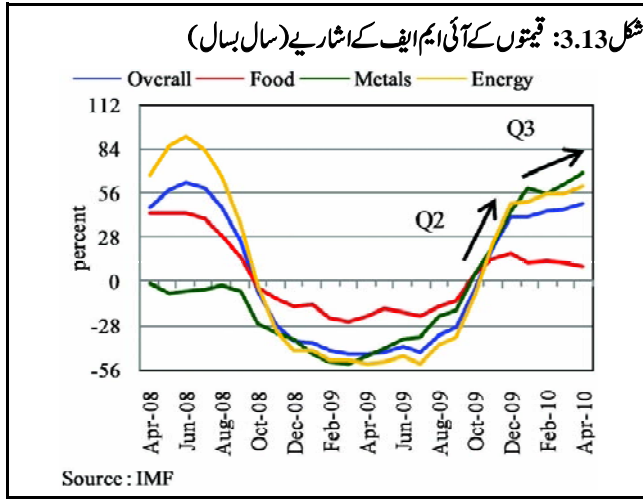
ماخذ: بلومبرگ، مرکزی بینکوں کی ویب سائٹ

خاصا نمایاں ہے جہاں پر صارفین کے زیادہ تر اخراجات غذا اور ایندھن پر ہوتے ہیں۔ عالمی بینک کی اقتصادی نگرانی ٹیم کے مطابق بہت سے ممالک (پاکستان کی طرح) میں قوزی گرانی زیادہ مستحکم رہی اور اس میں مسلسل اعتدال آرہا ہے۔

ایک طرف اضافی سیالیت ہے (جو مالیاتی تحریک پیکجز کے ذریعے داخل کی گئی)، دوسرے نمونے کے باعث گرانی کا دباؤ ہے جس سے نمٹنے کے لیے کئی مرکزی بینک سکڑاؤ کی پالیسی پر راغب ہو رہے ہیں۔ آسٹریلیا، بھارت، ملائیشیا اور سنگاپور نے حال ہی میں اپنی شرح سود میں اضافہ کیا ہے (دیکھئے جدول 3.5)۔

اٹاٹوں کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ روکنے کے لیے چند دیگر ممالک کی طرف سے بھی زری پالیسی سخت کرنے کا امکان ہے۔

### 3.5.1 اجناس کی بین الاقوامی قیمتیں



اپریل 2010ء میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں 48.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 45.5 فیصد کمی واقع ہوئی تھی، خصوصاً توانائی کے نرخوں اور دھات کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 3.13)۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) امریکی ڈالر کی نسبتاً کمزوری، (ب) عالمی معیشت کی بحالی اور (ج) لوہے کی کچھ دھات کے لیے نرخ متعین کرنے کے طریقہ کار میں تبدیلی۔

#### خوراک

خوش قسمتی سے غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کی رفتار کسی حد تک سست ہے، گذشتہ فصلوں کے بھاری ذخیرے کی وجہ سے غذائی اشیاء کی فراہمی وافر ہے اور 2010ء کی فصلیں عمدہ رہنے کا امکان ہے۔ غذائی اجناس کی قیمتوں میں کمی کا بنیادی سبب چینی کی قیمتیں کم ہونا ہے۔ بھارت میں سابقہ تخمینوں پر نظر ثانی کے دوران چینی کی پیداوار بڑھنے کا امکان سامنے آیا، برازیل میں بھی چینی کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا چنانچہ اس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی آئی۔ خام چینی کی جو قیمتیں جنوری 2010ء میں 29 سالہ ریکارڈ بلندی یعنی 28.4 ڈالر فی پونڈ پر تھیں وہ گر کر اپریل 2010ء میں 16.3 ڈالر فی پونڈ ہو گئیں۔ کینیا اور یوگنڈا کے خشک سالی والے علاقوں میں موسم بہتر ہونے سے مئی 2010ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران چائے کی قیمتوں میں بھی کمی آئی۔

#### توانائی

مئی 2010ء کی تیسری سہ ماہی میں خام تیل کے نرخ 70 سے 80 ڈالر فی بیرل کے درمیان رہے۔ اپریل 2010ء میں قیمت بڑھ کر 84.2 ڈالر فی بیرل ہو گئی جو ستمبر 2008ء کے بعد بلند ترین سطح ہے۔ حالیہ مہینوں میں خام تیل کی قیمتیں بلند سطح پر برقرار رکھنے والی مثبت اقتصادی تبدیلیاں یہ ہیں: (الف) اشیاء سازی و خدمات کے شعبے میں بہتری کے ساتھ ساتھ دنیا میں تیل استعمال کرنے والے سب سے بڑے ملک امریکہ میں روزگار کے مواقع پیدا ہونا اور (ب) عالمی اقتصادی نمو کے بارے میں آئی ایم ایف کی پیش گوئی میں تبدیلی، جو جنوری 2010ء میں 3.9 فیصد معلوم کی گئی تھی اور اب 4.2 فیصد کر دی گئی۔

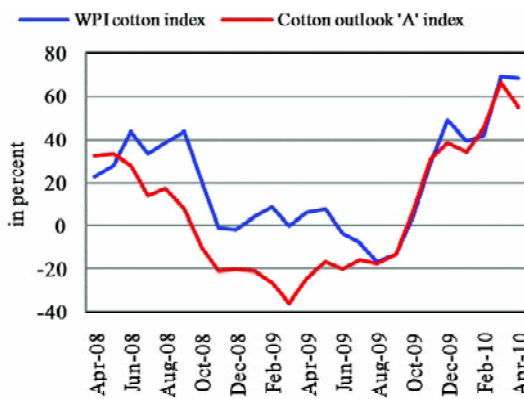
## دھاتیں

گزشتہ چھ ماہ کے دوران صنعتی دھاتوں کے نرخ تیزی کے ساتھ بحال ہوئے ہیں اور اپریل 2010ء کے دوران 69.3 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی۔ چین اور بھارت میں مستحکم معاشی نمو کے ساتھ ساتھ او ای سی ڈی ممالک میں سرفہرست امریکہ اور جاپان کی جانب سے نمو کے حوالے سے حوصلہ افزا خبریں ہیں جس سے دھاتوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ لوہے کی کچ دھات کی سالانہ قیمت مقرر کرنے کا روایتی طریقہ بدلنے سے بھی عالمی منڈی میں ان دھاتوں کی قیمتیں بڑھی ہیں۔

## کپاس

ٹیکسٹائل کی طلب بحال ہونے اور خام کپاس کی منڈیوں میں رسدی قلت کے باعث نومبر 2009ء سے کپاس کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے (دیکھئے باکس 3.2)۔ وسط مارچ 2010ء تک کپاس کے نرخ پرانی سطح پر واپس آ گئے، تاہم بھارت کی جانب سے برآمد پر عائد پابندی کے نتیجے میں اپریل 2010ء کے دوسرے ہفتے سے کپاس کے نرخ دوبارہ بڑھ گئے۔

شکل 3.2.1: کپاس کی قیمتوں میں تبدیلی (سال بسال)



Source: FBS, IMF

## باکس 3.2: کپاس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ

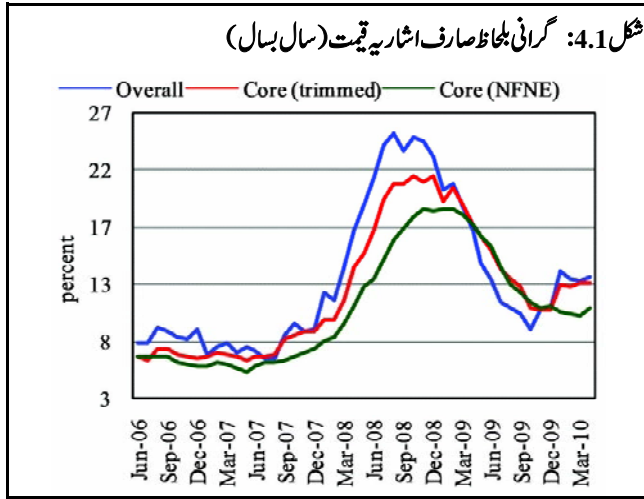
اپریل 2010ء تک کپاس کی عالمی قیمتیں بڑھ کر 0.88 ڈالر فی پونڈ ہو گئیں جبکہ ایک سال قبل وہ 0.57 ڈالر فی پونڈ تھیں۔ قیمتوں میں اضافے کی وجوہات یہ تھیں: (الف) عالمی معیشت میں بحالی کی وجہ سے کپاس کے استعمال میں اضافہ، (ب) چین اور امریکہ میں کپاس کی پیداوار میں کمی کے ساتھ ساتھ (ج) رواں سال کے اختتام پر کپاس کے ذخیرے میں تخمینہ شدہ کمی۔ امریکی محکمہ زراعت بین الاقوامی زرعی خدمات (پوائس ڈی اے ایف اے ایس)<sup>7</sup> کے مطابق رواں سال کپاس کی عالمی پیداوار کا تخمینہ 22.3 ملین میٹرک ٹن ہے جبکہ اس سے پہلے تخمینہ 22.4 ملین میٹرک ٹن کا تھا اور 2008-09ء کے دوران 23.4 ملین میٹرک ٹن پیداوار ہوئی تھی (دیکھئے شکل 3.2.1)۔

بظاہر کپاس کی عالمی قیمتوں کے مقابلے میں ملک میں کپاس کی قیمتوں میں اضافے کی رفتار تیز ہے تاہم شرح مبادلہ میں مطابقت سے یہ فرق ختم ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک میں کپاس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ عالمی قیمتوں میں تبدیلی سے ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے کئی عوامل ہیں: (الف) کپاس کے کاروبار میں حکومت کی کوئی مداخلت نہیں ہے اور (ب) کپاس کی ملکی منڈی کی کارکردگی اچھی ہے۔ اپریل 2010ء کے اختتام پر کپاس کی قیمت 6800 روپے فی 40 کلوگرام کی بلند سطح پر پہنچ گئی جو کہ گزشتہ سال سے تقریباً دو گنی ہے۔ کپاس کی (آخری اپریل 2010ء) قیمت میں حالیہ اضافہ بھارت میں کپاس کی برآمد پر پابندی لگنے کی وجہ سے ہوا۔

میں 10 کپاس کی بہتر فصل کا شکاروں کے لیے کافی خوش آئند رہی خصوصاً سندھ جہاں پر کپاس کی یافت میں اضافہ ہوا۔ کپاس کی عالمی قیمتیں بڑھنے کا فائدہ شعبہ اسپننگ کو بھی ہوا اور م س 10ء جولائی تا مارچ کے دوران سوئی دھاگے کی برآمد میں قدر کے لحاظ سے 38.9 فیصد (مقدار کے لحاظ سے 31.7 فیصد) اضافہ ہوا۔ معیشت اور زراعت میں کپاس کی اہمیت کے پیش نظر معیاری بیج اور کاشت کے جدید طریقوں کو بروئے کار لائے جانے کی ضرورت ہے تاکہ بڑھتی ہوئی ملکی اور بیرونی طلب کو پورا کیا جائے۔ کپاس کی منڈیوں میں حکومت کا کردار قابل تعریف ہے، اسے سہولت کار اور ضابطہ کار کے طور پر اپنا کردار جاری رکھنا چاہیے۔

<sup>7</sup> امریکی محکمہ زراعت، بین الاقوامی زرعی خدمات نے مارچ 2010ء میں کپاس کی عالمی رسد، استعمال اور تجارت کے بارے میں پیش گوئی پراپریل 2010ء میں نظر ثانی کی ہے۔

## 4.1 زری پالیسی



گزشتہ بارہ ماہ کے دوران اسٹیٹ بینک کے لیے اہم چیلنج یہ رہا ہے کہ اقتصادی نمو کی بحالی میں مدد دینے کے ساتھ ساتھ گرانی کا دباؤ بھی کم رکھا جائے۔ مئی 09ء کی اوسط گرانی 20.8 فیصد سے زائد تھی جو مئی 10ء کی پہلی ششماہی میں گر کر 10.3 فیصد ہو گئی چنانچہ اسٹیٹ بینک نے رواں مالی سال کے پہلے چھ ماہ کے دوران اپنے پالیسی ریٹ میں 150 بیس پوائنٹس کٹوتی کی۔ تاہم مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں گرانی کا دباؤ عود کر آیا (سہ ماہی کی اوسط گرانی 13.2 فیصد)

جبکہ مالیاتی موقف میں توسیع آئی اور بیرونی وصولیاں کم ہوئیں، اس تمام پیش رفت کے سبب زری پالیسی میں مزید نرمی نہ کی جاسکی اور اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی کے مسلسل دواعلانات (جنوری اور مارچ 2010ء) میں پالیسی ریٹ 12.5 فیصد پر برقرار رکھا۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں مئی 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران، گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مستحکم اضافہ ہونے کے باوجود<sup>2</sup> گرانی پر رسد کے ملکی دباؤ کا محدود اثر ہوا جس کا سبب متعدد صنعتوں میں پائی جانے والی اضافی استعداد ہے۔<sup>3</sup> یہ امر غیر غذائی غیر توانائی پیمانے سے ناپی جانے والی قوزی گرانی میں بتدریج کمی سے بھی ظاہر ہے جو مارچ 2010ء تک ایک ہندسی (یعنی 9.9 فیصد) ہو گئی۔<sup>4</sup> تاہم اپریل میں غیر غذائی غیر توانائی گرانی دوبارہ 10.6 فیصد تک آگئی۔ اس رجحان کی واپسی سے گرانی کا دباؤ طاقتور ہونے کا اشارہ ملتا ہے جس کی ایک ممکنہ وجہ غذا اور توانائی کی مستقل بلند گرانی کے دورانی کے اثرات ہیں (دیکھئے شکل 4.1)۔ اگرچہ بجلی کے نرخ بڑھنے سے گرانی میں جزوی اضافہ متوقع تھا، خام تیل، دال، دھات، اور کپاس جیسی اہم اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے گرانی کے دباؤ کو دو چند کر دیا۔ اپریل 2010ء میں صارف اشاریہ قیمت سال بسال گرانی اگرچہ گزشتہ سال کے اسی مہینے کی 17.2 فیصد کے مقابلے میں خاصی کم تھی، تاہم یہ متواتر ہونے کے سبب معیشت میں گرانی کی توقعات بڑھا سکتی ہے۔<sup>5</sup>

<sup>1</sup> زراور بینکاری کا تجزیہ اپریل 2010ء تک دستیاب تجزیے پر مبنی ہے۔

<sup>2</sup> مئی 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو 9.6 فیصد جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 12 فیصد کی ہوئی تھی۔

<sup>3</sup> تفصیل کے لیے دیکھئے سیکشن 2.2، بڑے پیمانے کی اشیا سازی۔

<sup>4</sup> غیر غذائی غیر توانائی سال بسال گرانی مارچ 10ء کے اختتام تک گر کر 9.9 فیصد ہو گئی جبکہ مارچ 09ء میں 18.5 فیصد تھی۔

<sup>5</sup> زیادہ اہم بات یہ ہے کہ تراشیدہ اوسط سے ناپی جانے والی قوزی گرانی نے بھی حالیہ مہینوں میں چلک دکھائی ہے۔



جدول 4.1: مہم 10ء میں خالص ملکی اثاثوں کے کردار کی تفصیل فیصدی درجے				
خالص ملکی اثاثوں کی نمو (فیصد)	جولائی تا اپریل	اپریل سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
9.8	0.1	7.2	0.4	
7.1	0.8	1.9	1.0	
2.7	-0.7	5.3	-0.6	

بیرونی حسابات پر دباؤ میں مسلسل اضافہ تشویش ناک امر ہے۔ جولائی تا اپریل مہم 10ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں اگرچہ کمی آئی اور وہ 3 ارب ڈالر رہ گیا،<sup>6</sup> جو کہ گذشتہ چار سال کا کم ترین خسارہ ہے، اور گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے خسارے 9 ارب ڈالر سے بے حد کم ہے، تاہم سرمائے اور مالی رقوم کی آمد میں مسلسل کمی نے بیرونی حسابات کے مجموعی توازن پر خاصا دباؤ ڈالا ہے۔ عملاً صورتحال یہ ہے کہ جاری حسابات کے معمولی سے خسارے کی مالکاری بھی دشوار ہوتی جارہی ہے کیونکہ بیرونی رقوم کی، خصوصاً ٹوکیو کانفرنس کے وعدوں کے مطابق، آمد اب تک غیر یقینی ہے۔

بیرونی رقوم بروقت نہ ملنے کا مسئلہ بڑھتے ہوئے مالیاتی اخراجات اور محاصل کی کم وصولی نے مزید پیچیدہ کر دیا جس سے مالیاتی خسارہ بڑھ گیا۔<sup>7</sup> ایک طرف یہ صورتحال ہے، دوسری طرف تاخیری نیم مالیاتی سرگرمیوں، مثلاً گردش قرض کی وجہ سے شعبہ توانائی کی مسلسل قرض گیری، اور متعلقہ اداروں اور محکمہ خوراک کی جانب سے اجناس کی خریداری میں توقع سے کم ادائیگی نے بینکوں کی سیالیت پر دباؤ بڑھا دیا ہے۔ چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کی مالکاری لاگت خاصی بڑھ جائے گی۔ سرکاری قرض گیری کی لاگت میں تیزی سے اضافے کے نہ صرف مالیاتی کھاتے پر مضمرات پڑیں گے بلکہ کاروباری شعبے کی شرح قرض گاری میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ شواہد سے اندازہ ہوتا ہے کہ بینک کاروباری شعبے کی شرح کو بلند سرکاری شرح کے لیے نشانیہ بناتے ہیں۔ اگر بیرونی رقوم (بالخصوص آئی ایم ایف سے تیسری قسط) کی آمد توقع سے کم رہی تو مہم 10ء کی تیسری سہ ماہی کے مالیاتی خسارے کی مالکاری کے لیے متوقع طور پر بینکوں پر زیادہ انحصار کیا جائے گا۔<sup>8</sup> خسارے کی سہ ماہی تسلیک کی آئی ایم ایف کے ساتھ متفقہ حد کو حکومت نے مارچ 2010ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی میں عبور کر لیا۔ ٹی بلوں کی بھاری عرصیتوں کے لیے مالکاری ضروریات کے علاوہ حکومت نے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری بھی کی، تاہم جدولی بینکوں نے ان عرصیتوں کو رول اوور (rollover) کر دیا کیونکہ زیر جائزہ عرصے کے دوران قرضے کا موہی استعمال کم رہا۔

اس کے نتیجے میں جولائی تا اپریل مہم 10ء کے دوران بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں زیادہ تر آمد حکومت کی مالکاری سے ہوئی (دیکھئے جدول 4.1)۔ چنانچہ، گذشتہ سال کے برعکس جولائی تا اپریل مہم 10ء کے دوران زر 2 کی نمو میں زیادہ تر اضافہ خالص ملکی اثاثوں کی وجہ سے ہوا۔

## 4.2 زر مجموعوں میں تبدیلیاں

زر وسیع کے مجموعوں (زر 2) میں نمونہ زوری تا 23 اپریل مہم 10ء کے دوران 56 ارب روپے کے تیز رفتار سکڑاؤ کے باوجود، زیر جائزہ عرصے

<sup>6</sup> درآمدات میں حالیہ اضافہ لاجسٹک سپورٹ کی وصولیوں اور کارکنوں کی زائد ترسیلات نے بڑی حد تک زائل کر دیا۔

<sup>7</sup> مہم 10ء کی پہلی ششماہی میں 403.3 ارب روپے کا مالیاتی خسارہ مہم 09ء کی پہلی ششماہی کے مالیاتی خسارے 249.5 ارب روپے سے خاصا بلند تھا، حالانکہ آئی ایم ایف نے رواں مالی سال دوسری سہ ماہی کے مالیاتی خسارے کے ہدف میں نرمی دی تھی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے باب 5، مالیاتی صورتحال۔

<sup>8</sup> مہم 10ء کی تیسری سہ ماہی کا ڈیٹا دستیاب نہ ہو۔ تاہم واقعاتی شواہد بتاتے ہیں کہ بینکوں سے سرکاری قرض گیری خاصی بڑھ چکی ہے۔



جدول 4.2: زری مجموعے						
رقم کا ہذا ارب روپے میں، نمونہ فیصد میں						
رقم کا ہذا		رقم کا ہذا		رقم کا ہذا		رقم کا ہذا
موسم		موسم		موسم		موسم
جولائی تا اپریل		جولائی تا اپریل		جولائی تا اپریل		جولائی تا اپریل
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء
8.1	2.4	74.4	11.4	414.0	114.1	زری (2)
-7.2	-34.0	-41.5	65.0	-37.5	-226.9	خالص بیرونی اثاثے
-3.8	-51.4	-32.4	47.0	-12.2	-246.9	اسٹیٹ بینک
-13.1	10.7	-9.1	18.0	-25.3	20.0	جدولی بینک
9.8	8.5	115.9	-53.6	451.5	341.0	خالص ملکی اثاثے
13.8	20.3	12.8	-56.8	121.6	157.1	اسٹیٹ بینک
8.8	5.7	103.1	3.2	329.9	184.0	جدولی بینک
جن میں سے						
16.0	20.9	203.5	95.7	325.0	315.2	سرکاری قرض گیری
21.5	18.3	230.6	40.0	361.4	250.3	برائے اعانت میزانیہ
14.5	12.0	231.2	-98.4	168.5	124.4	اسٹیٹ بینک
37.3	38.0	-0.6	138.4	192.9	125.9	جدولی بینک
-10.6	52.4	-27.6	55.8	-35.6	66.7	برائے خریداری اجناس
6.8	6.1	0.9	-79.1	217.7	185.3	غیر سرکاری شعبہ
5.0	1.5	19.7	-159.89	144.3	43.4	نئی شعبے کو قرضہ
27.2	125.0	-20.5	80.7	72.5	142.1	سرکاری اداروں کو قرضہ
15.1	31.5	-88.5	-70.2	-91.1	-159.5	دیگر اجزاء (خالص)

کے دوران تیزی سے بڑھ کر 8.1 فیصد ہو گئی (دیکھئے جدول 4.2)۔ درحقیقت جولائی تا اپریل 23 تا 10 م 10ء کے دوران زری میں مجموعی نمونہ 5.5 فیصد ہوئی۔ اپریل 2010ء کے آخری ہفتے میں زری کی نمونہ میں بڑی مہمیز میزانی قرض گیری کے لیے حکومت کی مالکاری ضروریات میں مسلسل اضافے<sup>9</sup> اور بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافے سے ملی۔<sup>10-11</sup>

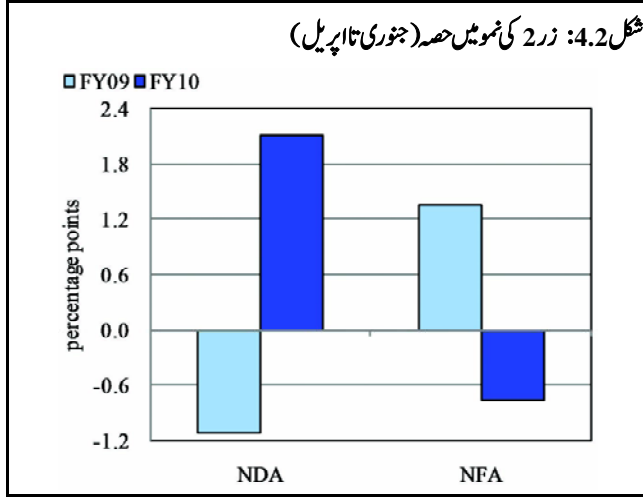
یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ رواں مالی سال کے زیر جائزہ عرصے میں حکومت نے بینکوں سے مالکاری گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں زیادہ کی<sup>12</sup> تاہم زری کی نمونہ پر اس کا اثر بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی سے جزوی طور پر زائل ہو گیا۔

<sup>9</sup> اپریل 2010ء کے آخری ہفتے کے دوران حکومت نے بینکوں سے 75 ارب روپے قرض گیری کی جبکہ جنوری تا اپریل 10 م 10ء کے دوران مجموعی قرض گیری 155.6 ارب روپے تھی۔  
<sup>10</sup> نتیجتاً جنوری تا اپریل 10 م 10ء کے دوران زری میں نمونہ بنیادی طور پر خالص ملکی اثاثوں کی وجہ سے ہوئی۔ اس کے برعکس گزشتہ مالی سال اسی عرصے میں زری میں نمونہ خالص بیرونی اثاثوں کی بنا پر ہوئی تھی (دیکھئے ضمیمہ 4.2)۔

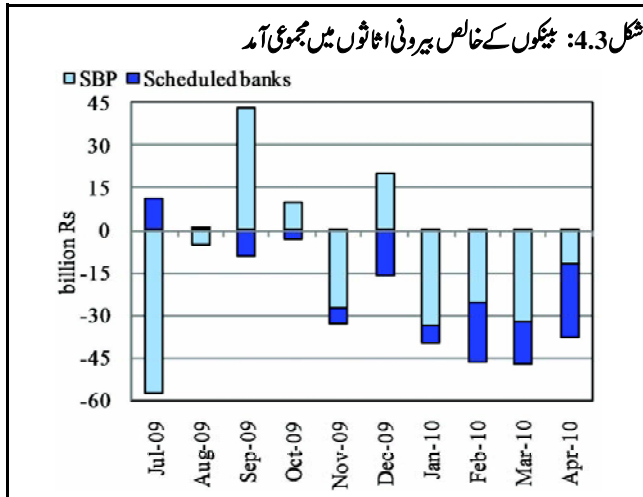
<sup>11</sup> رواں مالی سال اپریل کے آخری ہفتے کے دوران بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے لاجسٹک سپورٹ فنڈ کے 188 ملین ڈالر ملنے کی وجہ سے تیزی سے بڑھے۔  
<sup>12</sup> اختتام مارچ 2010ء تک حکومت کی اسٹیٹ بینک سے قرض گیری سہ ماہی حد سے آگے نکل گئی اور اس تاریخ کو اسٹیٹ بینک سے نقد بنیاد پر سرکاری قرض گیری کا واجب الادا حجم 1193.7 ارب روپے تک جا پہنچا جو سہ ماہی حد سے 63.7 ارب روپے زائد ہے۔

### خالص بیرونی اثاثے

بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی اکتوبر 2009ء میں شروع ہوئی تھی جو جنوری تا اپریل م س 10ء کے دوران بھی جاری رہی، کیونکہ بیرونی رقوم کی آمد توقع سے کم رہنے کے نتیجے میں بیرونی حسابات پر دباؤ برقرار رہا (دیکھئے شکل 4.3)۔ اگر یہ متوقع بیرونی رقوم حاصل ہو جاتیں تو زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں خالص اضافہ واقع ہوتا۔



### شکل 4.3: بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں مجموعی آمد



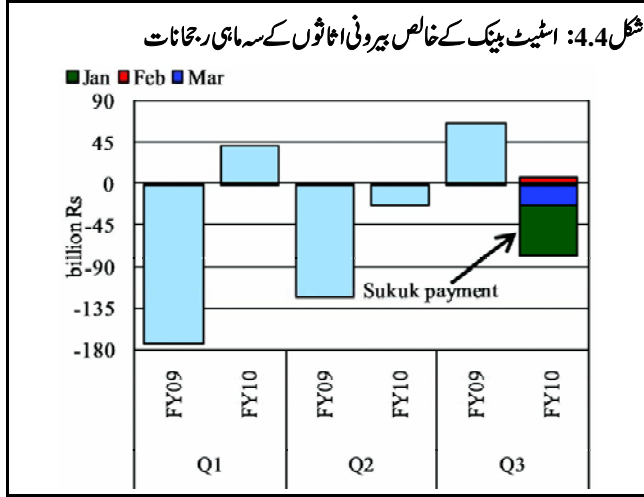
رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی کی طرح تیسری سہ ماہی میں بھی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی سرکاری قرضوں کی واپسی کے باعث اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی سے ظاہر ہوئی، خصوصاً جنوری 2010ء میں سکوک بانڈز کی ادائیگی کی وجہ سے (دیکھئے شکل 4.4)۔<sup>13</sup> اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں پر ادائیگی کا یہ دباؤ دو وجوہات سے مزید پیچیدہ ہو گیا (الف) جنوری 2010ء کے بعد بین الہینک منڈی میں زرمبادلہ کے حوالے سے اسٹیٹ

بینک کے اقدامات، اور (ب) مارچ 2010ء میں آئی ایم ایف سے 338 ملین ڈالر کی تیسری قسط کا عدم حصول۔ ان عوامل کے اثرات نے سرکاری گرانٹس کی رقوم اور کولیشن سپورٹ فنڈز کی آمد کو دھندلا دیا۔<sup>14</sup>

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں 25.3 ارب روپے کی کمی آئی جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 20 ارب روپے خالص اضافہ ہوا تھا۔ گزشتہ سال تاجروں کی طرف سے بیرونی کرنسی قرضوں کی معقول واپسی جدولی بینکوں کے خالص اثاثے بڑھنے

<sup>13</sup> سکوک بانڈ کے علاوہ دیگر سرکاری ادائیگیوں میں اسلامی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک شامل ہیں۔

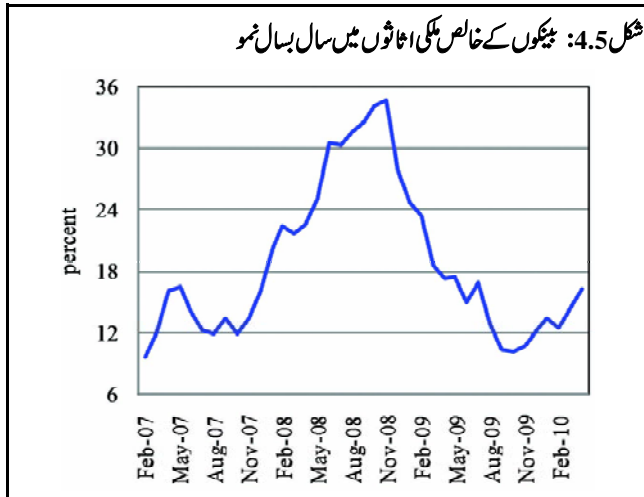
<sup>14</sup> جنوری تا اپریل م س 10ء کے دوران پاکستان کو 184.9 ملین ڈالر سرکاری گرانٹس اور 537.4 ملین ڈالر لا جنٹک سپورٹ کی مد میں موصول ہوئے۔



کی وجہ تھی۔ تاہم رواں مالی سال زیر جائزہ مدت کے دوران مذکورہ واپسی خاصی کم رہی۔ نیز تیل کی درآمد کی بلند ادائیگیوں، غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی، اور خالص بیرونی نجی قرضوں کے تحت کم رقم آنے سے زیر جائزہ مدت میں جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں پر خاصا دباؤ پڑا۔

### خالص ملکی اثاثے

خالص ملکی اثاثے اکتوبر 2009ء کے اختتام پر 32 ماہ کی کم ترین سال بسال نمو (10.2 فیصد) تک پہنچنے کے بعد اگلے مہینوں میں بڑھنے لگے (دیکھئے شکل 4.5)۔ جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں نمو 9.8 فیصد رہی جو کہ گزشتہ سال اسی عرصے کی نمو 8.5 فیصد سے معمولی سی زائد ہے۔ رواں مالی سال زیر جائزہ عرصے میں خالص ملکی اثاثوں کی نمو کو دو چیزوں نے خاص طور پر نمایاں کر دیا: بینکوں سے مستقل طور پر بلند سرکاری قرض گیری، اور اجناسی مالکاری کے تحت توقع سے کم ادائیگی۔



### میزانی معاونت کے لیے سرکاری قرض گیری

جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران بینکوں سے سرکاری قرض گیری میں 361.4 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں اضافہ 250.3 ارب روپے تھا۔ رواں مالی سال کے دوران سرکاری قرض گیری میں اس مجموعی اضافے کا نصف حصہ جنوری تا اپریل کے دوران لیا گیا۔<sup>15</sup> اس عرصے کے دوران میزانی قرض گیری کے لیے بینکوں پر حکومت کے خاصے زیادہ انحصار کے بنیادی اسباب یہ تھے: (الف) مالیاتی اخراجات میں متواتر اضافہ، (ب) بیرونی رقوم کی توقع سے کم آمد، اور (ج) رواں مالی سال تیسری سہ ماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کم آمد۔

<sup>15</sup> جنوری تا اپریل 2010ء کے دوران سرکاری قرض گیری میں 203.5 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں اضافہ 195.7 ارب روپے تھا۔

جدول 4.3: م 10ء کے دوران ٹیلیٹیل میٹروں کا تجزیہ				
ارب روپے				
جنوری تا اپریل	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	جولائی تا اپریل	خالص ہدف
34.0	70.1	144.2	248.3	خالص ہدف
632.7	438.0	596.7	1,667.4	خالص پیشکش
101.1	86.6	188.7	376.4	خالص قبول شدہ
541.0	74.9	180.8	796.7	نیٹائی کی عرصیتیں

جنوری تا اپریل م 10ء کے دوران زیادہ تر میزانی مالکاری بینکاری نظام میں سے مرکزی بینک نے فراہم کی۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک سے اس اضافی میزانی قرض گیری میں ٹیلیٹیلوں کی عرصیت سے متعلق حکومت کی رقمی ضروریات شامل نہیں ہیں جنہیں کمرشل بینکوں نے رول اوور کر دیا تھا۔ رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں حکومت نے اپنے نیٹائی کے ہدف (خالص عرصیت) سے زائد قرض گیری کی (دیکھئے جدول 4.3)، اور اختتام مارچ 2010ء کے لیے آئی ایم ایف کے ساتھ طے کردہ خسارے کی تسلیک کی سہ ماہی حد کو عبور کر گئی۔ یہ امر دلچسپ ہے کہ موخر الذکر اقدام مارچ 2010ء میں غیر ٹیکس وصولیوں کی منتقلی کے باوجود کیا گیا۔ اختتام جون 2010ء کے ہدف کو دیکھتے ہوئے پتہ چلتا ہے کہ رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی کے لیے اسٹیٹ بینک سے سرکاری قرض گیری کی دستیاب گنجائش کم رہ گئی ہے۔ اس کے علاوہ وعدوں کے مطابق بیرونی رقوم ملنے کے حوالے سے بے یقینی اور غیر بینک ذرائع سے جمع کی گئی رقوم سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگلے مہینوں میں جدولی بینکوں پر بھاری انحصار ہوگا۔

#### اجناسی مالکاری

جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران اجناسی مالکاری کے واجب الادا حجم میں 35.6 ارب روپے کی ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 66.7 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ زیادہ تر واپسی گندم کی مالکاری ضمن میں جنوری تا اپریل م 10ء کے دوران ہوئی۔ جنوری تا اپریل م 10ء کے دوران گندم کے قرضے کا حجم 16.3 ارب روپے کم ہو کر اپریل 2010ء کے اختتام پر 220.3 ارب روپے رہ گیا جو کہ اپریل 2009ء کے 149.9 ارب روپے سے اب بھی خاصا بلند ہے۔

گندم کے قرضوں کی حکومتی اداروں کی طرف سے توقع سے کم واپسی، اور 2010ء کی فصل کے لیے بینکوں سے اضافی مالکاری سے بینکوں کی سیالیت پر دباؤ پڑے گا۔ ان حالات میں معلوم ہوتا ہے کہ اجناس کی خریداری کے لیے مالکاری کی شرح خاصی بلند ہو جائے گی کیونکہ بینک ان خریداریوں سے وابستہ سیالیت اور عرصیت کے خطرات کو بھی پیش نظر رکھ رہے ہیں۔<sup>16</sup> اس کے علاوہ حکومت کے محدود مالی وسائل کو دیکھتے ہوئے تعین قیمت میں بینکوں کے اختیارات حالیہ مہینوں میں بظاہر بڑھ چکے ہیں۔

#### سرکاری شعبے کے ادارے

جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران سرکاری شعبے کے اداروں کی قرض گیری میں مجموعی نمو 27.2 فیصد ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں یہ 125 فیصد تھی۔ رواں مالی سال جنوری تا اپریل تیل کی مصنوعات کے بعض سرکاری اداروں کی طرف سے قرضوں کی ادائیگی، اور سرکاری شعبے کی ایک

<sup>16</sup> مثال کے طور پر بینک، اجناسی خریداری کے قرضوں پر فی الحال کا بورج 2.5 تا 2.75 فیصد کے لگ بھگ وصول کر رہے ہیں جو کہ جون 09ء کی سطح کا بورج 2 فیصد کے مقابلے میں خاصی بلند ہے۔

اسٹیل مل کو قرضے کی کم فراہمی کے باعث رواں مالی سال اب تک سرکاری شعبے کے اداروں کے قرضوں میں خالص اضافہ محدود رہا ہے۔<sup>17</sup>

مذکورہ اسٹیل مل مستحکم طلب کے باوجود درآمدی خام مال کے مراسلہ اعتبار (ایل سی) نہیں کھول پارہی کیونکہ بینک اس ادارے کے بھاری خسارے کی بنا پر اسے اضافی قرضے دینے سے گریزاں ہیں۔

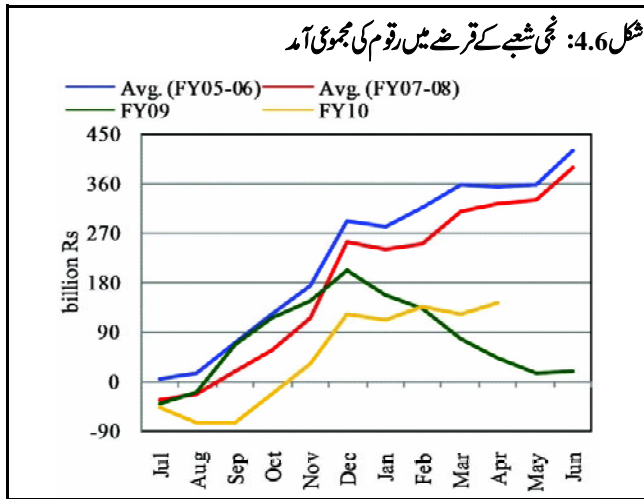
شعبہ توانائی میں گردش قرضے کے دیرینہ مسئلے کے باوجود تیل کی مصنوعات کے بعض سرکاری اداروں نے مارچ 2010ء میں سپلائرز کی جانب سے وصولیوں کے باعث جنوری تا اپریل م س 10ء کے دوران قرضے ادا کیے۔

### 4.3 نجی شعبے کا قرضہ

رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں نجی شعبے کا قرضہ 22.6 ارب روپے بڑھا جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 127.1 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی تھی (دیکھئے شکل 4.6)۔

اس کمی کی بڑی وجہ زیر جائزہ عرصے کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب کا غیر معمولی طور پر کم رہنا ہے (دیکھئے جدول 4.4)۔ یہ کمی وسیع البتہ تھی کیونکہ چند ایک صنعتوں کو چھوڑ کر زیادہ بڑی تعداد نے قرض

ادا کیے (دیکھئے جدول 4.5)۔ مثال کے طور پر شکر کے شعبے میں قرضے کی موسمی طلب رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں 47 ارب روپے تھی جو گزشتہ چار برس کے اوسط اضافے 18.7 ارب روپے سے غیر معمولی بلند ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ شکر کی پیداوار گھٹنے کے باوجود قرضے کی طلب میں یہ اضافہ ہوا۔ دراصل 2010ء میں گنے کی خراب فصل کے



جدول 4.4: نجی شعبے کے قرضوں کی رقوم کا ہماؤ				
ارب روپے				
جنوری تا مارچ		جولائی تا دسمبر		
م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	
22.6	-127.1	124.6	203.1	نجی شعبے کا قرضہ
23.0	-93.6	124.7	194.1	کاروباری شعبے کا قرضہ
2.8	-109.3	58.6	74.0	جاری سرمایہ
21.6	15.1	46.0	122.0	معیاری سرمایہ کاری
-0.8	0.5	19.6	-1.3	تجارتی مالکاری

<sup>17</sup> م س 09ء کی تیسری سہ ماہی میں سرکاری اداروں کی بلند قرض گیری کی وجہ ایک سرکاری ادارے کی طرف سے گردش قرضے کے دعوے جزوی طور پر طے کرنے کے لیے پی پی ٹی ایف نیز کا اجرا تھا۔

جدول 4.5: جاری سرمائے کے قرضوں کی تفصیل (جنوری تا مارچ)		
ارب روپے		
م 10ء	م 09ء	
2.8	-109.3	جاری سرمائے کے قرضے
-44.2	-131.0	شعبہ شکر سازی کے قرضوں کے علاوہ
-1.6	-0.9	الف۔ زراعت
16.8	-51.7	ب۔ آبپاشی سازی
43.4	10.7	i۔ غذائی مصنوعات اور مشروبات
-2.1	-4.0	چاول کی پروسیسنگ
0.0	-3.6	خوردنی تیل اور گھی
47.0	21.6	شکر
-16.1	-30.8	ii۔ ٹیکسٹائل
-12.9	-17.6	ریٹیر سازی
2.2	-1.4	iii۔ معدنی کوئلہ، صاف شدہ پیٹرولیم مصنوعات
-6.9	-13.1	iv۔ کیمیکلز
-3.7	-6.2	کھاد اور نائٹروجن مرکبات
0.5	-4.4	v۔ غیر دھاتی معدنی مصنوعات
0.0	-2.7	سینٹ
2.0	-26.8	ج۔ بجلی، گیس اور فراہمی آب
2.2	-25.7	بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم
-1.4	-2.0	د۔ تعمیرات
-9.8	-9.5	ه۔ تجارت
2.0	-5.4	و۔ ذرائع نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات
1.6	-5.4	ٹیلی مواصلات
-1.5	-7.5	ز۔ جائیداد، کرایہ داری اور کاروباری سرگرمیاں
-0.3	-7.1	دیگر کاروباری سرگرمیاں

باعث رسد کم ہوئی جس پر گئے کے نرخ بڑھ گئے جس سے اس انوکھی صورتحال کی وضاحت ہوتی ہے۔

اس کے برعکس م 10ء کی تیسری سہ ماہی میں معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب بڑھی جو کہ بجلی، ٹیلی مواصلات، اور ٹیکسٹائل جیسے شعبوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ شعبہ ٹیلی مواصلات میں بعض کارپوریٹ اداروں نے قرض گیری زیادہ تر درآمدی مراسلہ اعتبار کی مالکاری کے لیے کی۔ اس کے علاوہ زیر جائزہ عرصے کے دوران ”طویل مدتی مالکاری سہولت“ (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت طویل مدتی قرضوں کی طلب میں اضافہ ہوا جس کا جزوی سبب حکومت اور اسٹیٹ بینک<sup>18</sup> کی اعلان کردہ ترغیبات کے نتیجے میں ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد کا بڑھنا ہے۔

اکثر صنعتیں اب بھی اپنی استعداد سے کم کام کر رہی ہیں اس لیے بنیادی اخراجات کے لیے اضافی مالکاری کی طلب اگلے مہینوں میں بھی محدود رہنے کی امید ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بینک صارفین مالکاری، خصوصاً کار مالکاری، میں پھر سے دلچسپی لے رہے ہیں اور اس کا اندازہ جنوری 2010ء سے ہو رہا ہے۔ اس سے کار ساز صنعت کی عمدہ کارکردگی کے ساتھ ساتھ بینکوں کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ بینکوں کی مہمات (مثلاً صارف کے لیے مالکاری طریقہ سہل بنانے کی غرض سے کار ساز ادارے کے ساتھ شراکت اور کم منافع پر مخصوص کار برانڈ کی پیشکش) سے زیر جائزہ عرصے کے دوران قرضے کا استعمال بڑھا ہے۔

<sup>18</sup> ستمبر 2009ء میں ٹیکسٹائل مشینری پر سے درآمدی ڈیوٹی مکمل طور پر ختم کر دی گئی جبکہ پہلے 5 فیصد تھی۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے پرانی مشینری کی نو مالکاری ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت 30 جون 2010ء تک بڑھادی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے ایس ایم ای ایف ڈی سرگرمی مراسلہ نمبر 3، برائے 2010ء۔

#### 4.4 امانتیں جمع کرنا<sup>19</sup>

امانتوں میں اضافے کا ستمبر 2009ء سے شروع ہونے والا رجحان اگلے مہینوں میں بھی برقرار رہا جس کے باعث جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران صنعت بیکاری کی امانتوں میں 8.6 فیصد کی عمدہ نمو دیکھنے میں آئی جو کہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 0.2 فیصد کی بالکل برعکس ہے۔<sup>20</sup> 2010ء کی دوسری سہ ماہی میں امانتوں کی نمو کو زری پھیلاؤ نے مدد دی تاہم تیسری سہ ماہی میں زری میں سکڑاؤ کے باوجود ہونے والی نمو زیر گردش کرنسی کے بینکوں میں جذب ہونے کی عکاسی کرتی ہے۔<sup>21</sup>

جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران امانتوں کی نمو کا بڑھنا بالخصوص نمایاں پیش رفت ہے کیونکہ:

- (1) سرکاری امانتوں میں شاندار اضافہ ہوا، اور
- (2) بڑے نجی بینکوں کی اضافی امانتوں کا عرصیتی خاکہ کم لاگتی رقوم کی جانب منتقل ہوا۔

شعبہ وار تجزیہ بتاتا ہے کہ جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران اگرچہ تمام شعبوں میں امانتوں میں نمو بڑھی، تقریباً نصف اضافہ حکومت کی اور سرکاری شعبے کی امانتوں میں معقول اضافے کی بنا پر ہوا (دیکھئے جدول 4.6)۔

جدول 4.6: منتخب شعبوں میں امانتوں کی رقم کی آمد (جولائی تا اپریل)			
ارب روپے			
م 10ء	م 09ء	م 06ء تا م 08ء کا اوسط	حکومت
80.3	29.0	36.8	م 10ء
59.5	-16.1	22.7	سرکاری شعبے کے ادارے
59.9	9.9	28.0	نجی شعبے کے کاروباری ادارے
جن میں سے			
0.2	-2.9	-2.2	بینکس
23.3	-0.5	-3.0	بچا، گیس اور پانی
5.9	-3.9	-3.4	موٹر سازی
3.9	-2.7	-4.6	تعمیرات

زیر جائزہ عرصے کے دوران حکومت کی امانتوں میں تیز رفتار اضافہ ہوا جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں غیر معمولی طور پر بلند ہونے کے ساتھ ساتھ جولائی تا اپریل 2010ء کی 05 تا 08ء کی اوسط نمو سے بھی بلند ہے۔

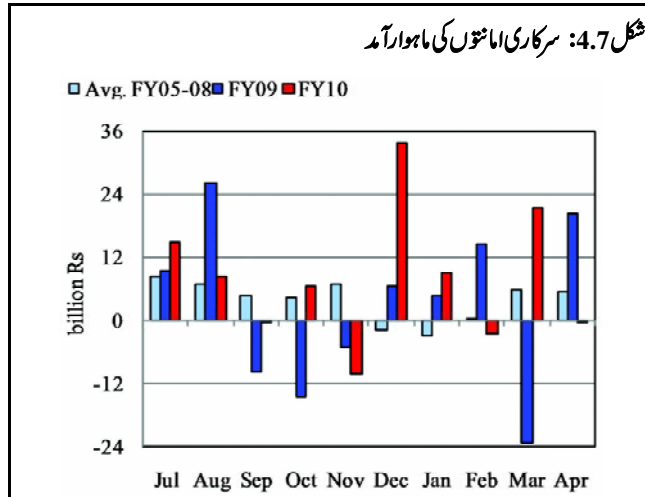
بینکوں اور غیر بینک ذرائع سے حکومت کی خاصی بلند قرض گیری کو دیکھتے ہوئے یہ بات خاصی حیران کن ہے۔ تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ اب تک م 10ء کے دوران حکومت کی امانتوں میں اضافہ ہوتا رہا، سوائے چند مہینوں کے جن میں رقوم نکالی گئیں، تاہم زیادہ تر اضافہ دسمبر 09ء اور مارچ 10ء میں ہوا (دیکھئے شکل 4.7)۔<sup>22</sup>

<sup>19</sup> یہ تجزیہ صنعت بیکاری کی مجموعی امانتوں بشمول سرکاری امانتوں پر مبنی ہے۔

<sup>20</sup> واضح رہے کہ م 07-08ء کے جولائی تا اپریل عرصے کی اوسط نمو 7.7 فیصد تھی۔

<sup>21</sup> اختتام اپریل 2010ء تک کرنسی اور امانتوں کی باہمی نسبت 31.3 فیصد تک گر گئی جبکہ نومبر 2009ء میں یہ 34.1 فیصد تھی تاہم اپریل م 08-09ء کی اوسط 29.8 فیصد سے یہ بلند رہی۔

<sup>22</sup> ان دو مہینوں میں اضافی سرکاری امانتیں گذشتہ برسوں کے ان ہی مہینوں کے اوسط اضافے سے خاصی بلند رہیں، تاہم اپریل 2010ء میں معقول سرکاری امانتیں موصول ہوئیں جبکہ اپریل 2009ء کے دوران بہت کم رقوم نکلائی گئی تھیں۔



امانتوں کی نمو میں اگرچہ وفاقی اور صوبائی دونوں حکومتوں کے اداروں نے حصہ ڈالا، زیادہ اضافہ وفاقی حکومت کے تین اداروں کی جانب سے ہوا۔<sup>23</sup> حکومتی امانتیں نہ صرف چند اداروں میں مرکوز ہیں بلکہ وہ چند بینکوں میں بھی مرکوز ہیں۔ جولائی تا اپریل م س 10ء کی نصف سے زائد اضافی حکومتی امانتیں تین سرکاری بینکوں میں درج کی گئیں۔<sup>24</sup>

رواں مالی سال حکومتی امانتوں کی مانند سرکاری شعبے کے اداروں میں بھی وافر

امانتیں آئیں جبکہ م س 09ء کے جولائی تا اپریل عرصے میں خالص رقم نکلوائی گئی تھیں۔ سرکاری اداروں میں امانتوں کی آمد، زیادہ تر دسمبر 09ء میں شعبہ بجلی کے بعض اداروں کی بنا پر، اور اپریل 10ء میں نمایاں رہی۔<sup>25</sup>

جدول 4.7: امانتوں کی نمونہ مختلف عرصوں کا کردار (جولائی تا اپریل)			
فیصدی درجے			
م س 10ء	م س 09ء	م س 07ء اور م س 08ء کا اوسط	
1.8	4.1	5.3	معینہ امانتیں
4.1	-0.9	1.3	بچت امانتیں
2.7	-3.3	1.1	جاری امانتیں
8.6	-0.2	7.7	مجموعی نمو (فیصد)
بیشمول جاری و دیگر زمرہ جات			

عرصیتی خاکے کے لحاظ سے بینکوں میں اضافی امانتیں گزشتہ برس کے مقابلے میں رواں مالی سال زیر جائزہ عرصے کے دوران مختصر میعاد کی جانب منتقل ہو گئیں۔<sup>26</sup> معینہ زمرے میں رقم کی آمد سست پڑ گئی کیونکہ بینک کی جمع کردہ تقریباً نصف امانتیں بچت کھاتوں کے زمرے میں آتی ہیں (دیکھئے جدول 4.7)۔

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران مجموعی امانتی نمو میں معینہ امانتوں<sup>27</sup> کا حصہ نسبتاً کم رہا جس سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ پہلی اور تیسری

<sup>23</sup> جولائی تا اپریل م س 2010ء کے دوران مجموعی سرکاری امانتوں میں اضافے کا نصف سے زائد اداروں سے آیا۔

<sup>24</sup> یہ بات قابل ذکر ہے کہ زیر جائزہ عرصے کے دوران سرکاری امانتوں میں مجموعی اضافے کا نصف سے زائد سرکاری شعبے کے ایک بڑے بینک میں ہوا۔

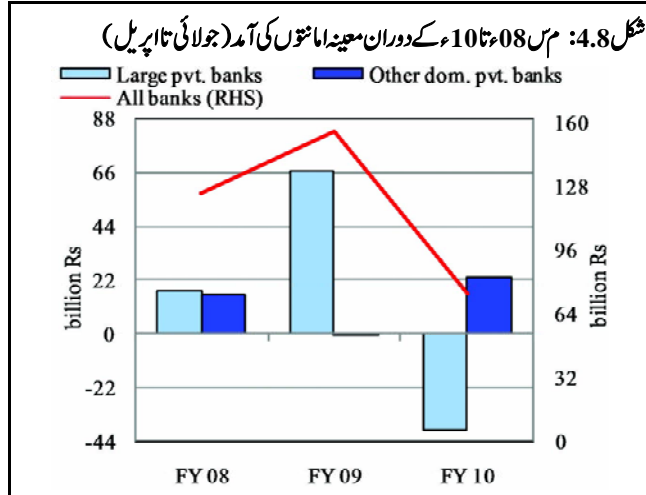
<sup>25</sup> سرکاری شعبے کے اداروں کی امانتوں میں دسمبر 2009ء میں 30.1 ارب روپے اضافہ ہوا جس میں سے ایک تہائی اضافہ ایک ادارے کی طرف سے ہوا۔ اپریل 2010ء میں مزید 36.7 ارب روپے موصول ہوئے جس کا تقریباً نصف ایک ادارے سے آیا۔

<sup>26</sup> م س 09ء کے دوران بڑے نجی بینکوں نے معینہ امانتوں کی نمو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

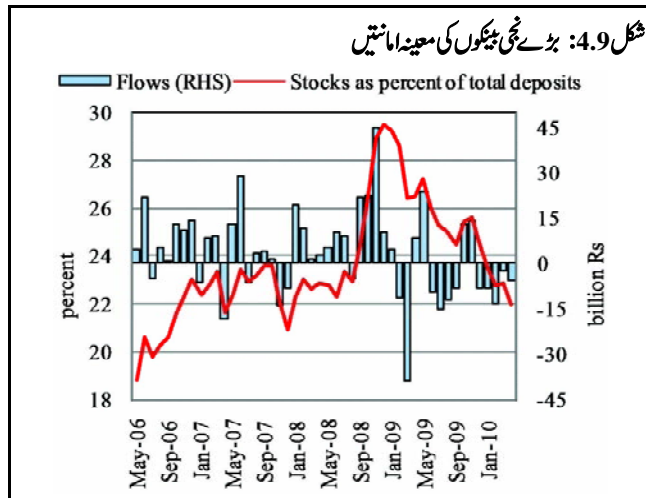
<sup>27</sup> واضح رہے کہ جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران امانتوں کی مجموعی نمو میں معینہ امانتوں کا حصہ جولائی تا اپریل عرصے کے مقابلے میں تقریباً نصف ہے جس سے ایک بڑے سرکاری بینک سے حکومت کے بڑی مقدار میں رقم نکلوانے، اور مارچ 2010ء میں اسے معینہ امانتوں کے زمرے میں رکھوانے کی عکاسی ہوتی ہے۔



سہ ماہی کے دوران بڑے نجی بینکوں<sup>28</sup> سے معینہ امانتیں خاصی مقدار میں نکلوانی گئیں۔ نکالی گئی رقم دیگر ملکی نجی بینکوں میں اسی زمرے کے تحت ہونے والے اضافے سے بھی زیادہ تھیں (دیکھئے شکل 4.8)۔<sup>29</sup>



یاد رہے کہ ستمبر تا اکتوبر 08ء عرصے میں افواہوں کے نتیجے میں بڑی تعداد میں معینہ امانتیں نکلوانی گئی تھیں، حالیہ عرصے میں بڑے نجی بینکوں سے معینہ امانتیں نکلوائے جانے کو اسی تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ گذشتہ سال ان بینکوں سے خاصی بڑی تعداد میں مختصر میعاد والی امانتیں نکلوانی گئی تھیں تاہم انہوں نے اپنی معینہ امانتیں بڑھالیں۔<sup>30</sup> لہذا جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران معینہ امانتوں کی واپسی ان بینکوں کی جانب سے ممکنہ طور پر تبدیل شدہ حکمت عملی کی عکاس ہے تاکہ طویل میعاد والے واجبات سے منسلک سود کا بوجھ کم کیا جائے۔ نتیجتاً رقم کی اس واپسی سے اپریل 2010ء تک ان کی مجموعی امانتی بنیاد میں معینہ امانتوں کا حصہ قبل از بحران کی سطح کے نزدیک آ گیا (دیکھئے شکل 4.9)۔



اس سے قطع نظر جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران بڑے نجی بینکوں کی مجموعی امانتوں میں، مختصر میعاد والی انفرادی اور کارپوریٹ امانتیں جمع کرنے سے 56.5 ارب روپے

<sup>28</sup> جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران بڑے نجی بینکوں سے 39.3 ارب روپے کی معینہ امانتیں نکلوانی گئیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دوسرے بڑے نجی بینکوں کے برعکس اس گروپ کے ایک بینک کی معینہ امانتوں میں اس مدت کے دوران اضافہ ہوا۔

<sup>29</sup> اس گروپ میں وہ ملکی نجی بینک شامل ہیں جو کسی میں ضم ہوئے نہ وہ اسلامی بینکوں کے زمرے میں آتے ہیں۔

<sup>30</sup> ان بینکوں نے جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران معینہ امانتوں کے زمرے میں 66.6 ارب روپے جمع کیے جو کہ جولائی تا اپریل م س 07ء اور م س 08ء کے اوسط اضافے 23.5 ارب روپے کے مقابلے میں غیر معمولی طور پر بلند ہیں۔

جدول 4.8: زمروں کے لحاظ سے بینک امانتوں میں نمو (جولائی تا اپریل)		
ارب روپے		
م 10ء	م 09ء	
113.1	38.7	سرکاری بینک
56.5	-11.5	بڑے نجی بینک
99.6	-3.3	دیگر ملکی نجی بینک
30.6	6.1	غیر ملکی بینک
41.0	28.9	اسلامی بینک
10.7	15.0	غیر ملکی بینک
351.6	-5.9	تمام بینک *
* ان میں خصوصی بینک بھی شامل ہیں		

اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 11.5 ارب روپے کی خالص رقم نکلوائی گئی تھیں (دیکھئے جدول 4.8)۔<sup>31</sup>

دوسری جانب دیگر ملکی نجی بینکوں کی معینہ اور بچت امانتوں میں جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ ان بینکوں نے پُرکشش منافع کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ بچت کے

مختلف النوع طریقے پیش کر کے طویل میعاد والی امانتیں جمع کیں۔ چنانچہ دیگر ملکی نجی بینکوں کی مجموعی امانتی بنیاد میں زیر جائزہ عرصے کے دوران 99.6 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں صرف 3.3 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا اپریل م 10ء عرصے میں بینکاری صنعت کی تقریباً ایک چوتھائی معینہ اور بچت امانتیں اس گروپ کے دو بینکوں کو حاصل ہوئیں۔ ان میں سے ایک بینک کو زیر جائزہ مدت میں معقول حکومتی امانتیں ملیں جبکہ دوسرے بینک نے نجی کھاتے داروں کی امانتیں جمع کر کے یہ حیثیت حاصل کی۔

<sup>31</sup> زیر جائزہ عرصے کے ساتھ ساتھ گزشتہ برسوں کے اسی عرصے کے دوران بھی اسلامی بینکوں کی امانتوں میں معقول نمو دیکھی گئی۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ان حالات میں جبکہ صنعت بینکاری سیالیت کے دباؤ کا سامنا کر رہی ہے، امانتوں میں اس معقول نمو کے نتیجے میں اسلامی بینک پابند شریعت بین المینک لین دین میں پوری طرح فعال ہیں۔

## 5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 10ء کی تیسری سہ ماہی کے میزانیہ اعداد و شمار ابھی دستیاب نہیں ہیں تاہم ابتدائی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی شعبہ دباؤ کا شکار ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ حکومت بجٹ خسارہ ہدف کے اندر نہیں رکھ سکے گی۔ اگرچہ مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں ایف بی آر کے ٹیکسوں کی وصولی میں بہتری آئی ہے اور اسٹیٹ بینک کے منافع، اور اتحادی سپورٹ فنڈ کی مد میں 349 ملین ڈالر ملنے سے غیر ٹیکس محاصل میں اضافہ ہوا ہے لیکن بجٹ میں مقررہ ہدف سے زائد سرکاری اخراجات کی وجہ سے بجٹ خسارے کی سطح بلند رہنے کا امکان ہے۔

م 10ء کی پہلی ششماہی میں ایف بی آر کے محاصل میں کمی کے بعد تیسری سہ ماہی میں اس کی کارکردگی بہتر ہوئی ہے اور ٹیکس وصولیوں میں 26 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، م 10ء کے بقیہ مہینوں میں ایف بی آر کے لیے ٹیکس محاصل کے ہدف کا حصول دشوار ثابت ہوگا کیونکہ اس کے لیے اسے چوتھی سہ ماہی میں سال بسال 37.6 فیصد کی نمو حاصل کرنا ہوگی تاکہ وہ ٹیکس وصولیوں کا 1.38 ٹریلین روپے کم مقررہ سالانہ ہدف حاصل کر سکے۔ گذشتہ پانچ برسوں کے دوران آخری سہ ماہی میں ٹیکس محاصل کی اوسط نمو 15.7 فیصد رہی ہے۔

جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران بڑھتے ہوئے میزانی عدم توازن کے بڑے حصے کی مالکاری بینکاری نظام نے کی جس سے نجی سرمایہ کاری میں کمی کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ حکومت کو، جسے سلامتی کے امور پر بھاری اخراجات اور بیرونی مالکاری میں شدید کمی کا سامنا ہے، مالیاتی صورتحال بہتر بنانے کے لیے اقدامات کرنا ہوں گے۔ حکومت نے عندیہ ظاہر کیا ہے کہ وہ ان مالیاتی خطرات سے نمٹنے کے لیے غیر ترجیحی ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کرے گی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنیادی سرکاری اشیاء و خدمات کی فراہمی کے لیے ضروری ہے کہ حکومت ٹیکسوں کی بنیاد کو وسیع کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام کرے۔ ابھی یہ دیکھنا باقی ہے کہ آیا ایف بی آر کی جانب سے جنرل سیلز ٹیکس کی جگہ ویلیو ایڈڈ ٹیکس (وی اے ٹی) متعارف کرانے سے ٹیکس بنیاد کو وسیع کرنے اور محصولاتی نظام میں خامیوں کو دور کرنے میں مدد ملتی ہے یا نہیں۔

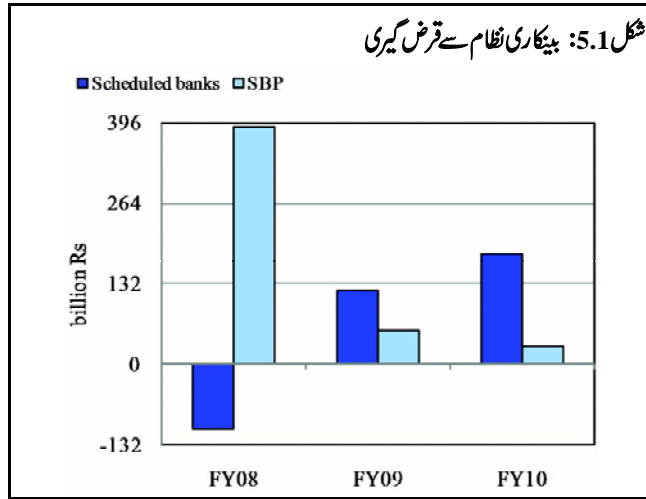
5.2 ملکی میزانیہ مالکاری<sup>1</sup>

جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران ملکی ذرائع سے 535.3 ارب روپے کی میزانیہ مالکاری کی گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 321.2 ارب روپے تھی۔ مالیاتی خسارے میں اضافے کے ساتھ ساتھ ملکی ذرائع سے مالکاری میں تیزی سے اضافے کا اہم سبب بیرونی ذرائع سے مالکاری میں کمی ہے۔ میزانیہ مالکاری کے ملکی ذرائع کے غیر بینک حصے میں مستحکم اضافہ ہوا ہے اور جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران ملکی ذرائع سے مجموعی میزانیہ مالکاری بڑھ کر 60.6 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 44.7 فیصد تھی۔ اس مدت کے دوران بینکاری نظام سے مالکاری میں سال بسال 19.6 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

<sup>1</sup> یہ سیکشن زیادہ تر اسٹیٹ بینک کے تخمینوں پر مبنی ہے جنہیں زرعی جائزے اور ملکی قرضوں کے واجب الادا حجم سے حاصل کیا گیا ہے کیونکہ وزارت خزانہ کے اعداد و شمار آخر مئی 2010ء تک دستیاب ہوں گے۔ میزانیہ مالکاری کے اعداد و شمار میں بھی بینکاری نظام میں حکومتی امانتوں کے اثرات کو مد نظر رکھا جاتا ہے جبکہ قرضوں کے اعداد و شمار کو مد نظر نہیں رکھا جاتا۔

## بینکاری نظام سے مالکاری<sup>2</sup>

جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران بینکاری نظام سے 210.8 ارب روپے کی خالص میزانیہ مالکاری حاصل کی گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 176.2 ارب روپے تھی۔ اگرچہ گزشتہ برس کے مقابلے میں اسٹیٹ بینک سے سرکاری مالکاری میں کمی آئی ہے تاہم معاشی استحکام پروگرام کے آغاز کے بعد یہ پہلی مرتبہ آئی ایم ایف کی نافذ کردہ سہ ماہی حد سے تجاوز کر گئی۔ جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے نئے ایم آر ٹی بیز کے اجرا کے ذریعے حکومت کو 66.8 ارب روپے فراہم کیے۔ تاہم، اس مدت کے دوران خالص میزانیہ مالکاری 30 ارب روپے رہی کیونکہ اسٹیٹ بینک کے پاس حکومتی امانتیں (بشمول دیگر امانتیں) 36.8 ارب روپے کی تھیں (دیکھئے شکل 5.1)۔



جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران حکومتی وثیقہ جات کے ذریعے جدولی بینکوں سے 261.2 ارب روپے کی مالکاری حاصل کی گئی جو کہ ایک سال قبل ان ہی مہینوں میں حاصل کی جانے والی مالکاری سے دگنی سے زائد ہے۔ حکومتی وثیقہ جات کے ذریعے جدولی بینکوں سے مالکاری میں اضافہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نجی شعبے کے پُرخطر قرضوں کے مقابلے میں خطرے سے پاک حکومتی وثیقہ جات کو ترجیح دے رہے ہیں۔ جدولی بینکوں کے پاس حکومتی امانتوں میں اضافے نے خالص

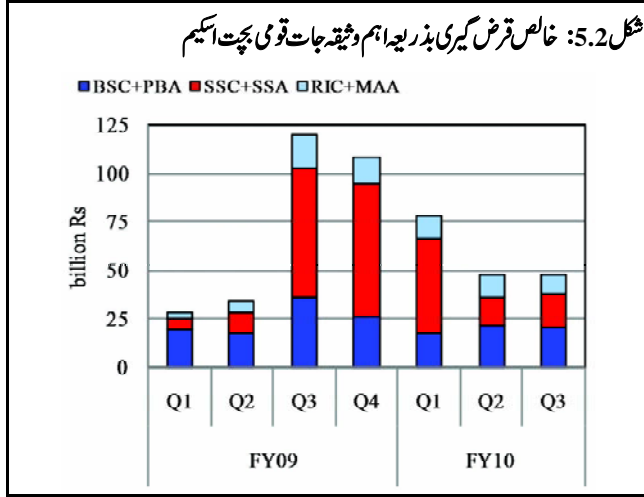
مالکاری کو 180.8 ارب روپے تک محدود کر دیا۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک سے مالکاری میں کمی گرانی کے دباؤ پر قابو پانے میں کسی حد تک مدد دے گی، جدولی بینکوں سے حکومتی مالکاری بڑھنے کے سیالیت پر منفی اثرات مرتب ہوں گے اور اس سے شرح ہائے سود پر دباؤ بڑھ جائے گا۔

## غیر بینک ذرائع سے مالکاری

م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں (بشمول پرائز بانڈز) کی خالص وصولیاں گزشتہ برس کی اسی مدت سے کم رہیں۔ تاہم، م س 10ء کی پہلی دوسہ ماہیوں میں خالص وصولیاں بلند رہیں جس کے باعث جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران قومی بچت اسکیموں سے خالص مالکاری بڑھ کر 169.4 ارب روپے ہو گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 163.6 ارب روپے تھی۔

جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران قومی بچت اسکیموں میں بہبود سیونگز سروسٹیکس (بی ایس سی) اور پنشنرز بینفٹ اکاؤنٹ (پی بی اے) سے میزانیہ

<sup>2</sup> بینکاری نظام سے میزانیہ مالکاری کو نقد بنیادوں پر لیا جاتا ہے اور اس لیے یہ حکومتی مالکاری کے اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتے ہیں جنہیں زرو قرضہ کے سیکشن میں دیا گیا ہے جس میں اعداد و شمار کی پینٹ واجب الوصول کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔



مالکاری کے لیے 59.2 ارب روپے حاصل ہوئے جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 14.7 ارب روپے کم ہے (دیکھئے شکل 5.2)۔ اسٹیشن سیونگزر سرٹیفکیٹس (ایس ایس سی) اور اسٹیشن سیونگزر اکاؤنٹ (ایس ایس اے) دونوں سے جتنی رقم حاصل ہوئی وہ گزشتہ برس کے لگ بھگ تھی۔ حکومت نے جنوری 2010ء میں قومی بچت اسکیموں میں ایک نیا وثیقہ نمیشنل سیونگزر بانڈز جاری کیا جس کے ذریعے مارچ 2010ء تک 3.7 ارب روپے جمع کیے جاسکے۔

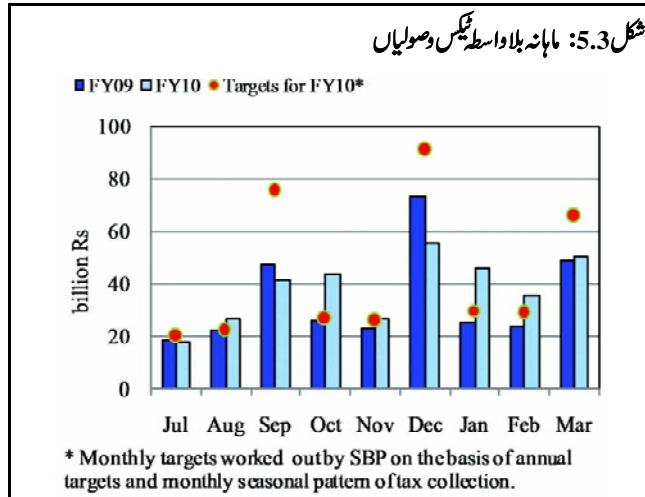
### 5.3 ایف بی آر ٹیکس وصولیاں

م 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایف بی آر نے ٹیکس محاصل میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا جس کا اہم سبب بلا واسطہ ٹیکسوں، اور درآمدات پر مبنی بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں اضافہ ہے۔ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران کی جانے والی وصولیاں بجٹ کے سالانہ ہدف کا 65.9 فیصد رہیں (دیکھئے جدول 5.1)۔ ایف بی آر کو سالانہ ہدف حاصل کرنے کے لیے م 10ء کے باقی مہینوں میں ماہانہ اوسطاً 157 ارب روپے ٹیکس جمع کرنے ہوں گے۔

### بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں

بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولیوں میں نمو جو کہ م 10ء کی پہلی ششماہی میں بے حد معمولی سطح پر تھی، جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران بڑھ کر 11.3

جدول 5.1: جولائی تا مارچ کے دوران ایف بی آر کا خالص جمع کردہ ٹیکس							
ارب روپے، تہذیبی فیصد میں							
سال بساں تہذیبی		سالانہ ہدف کا فیصد		جمع شدہ خالص رقم		سالانہ ہدف	
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء
11.3	19.4	60.5	61.7	342.3	307.6	565.6	498.9
11.8	20.2	69.7	67.6	567.3	507.5	814.4	751.1
15.6	24.2	74.3	68.3	371.2	321.1	499.4	469.9
4.2	31.1	55.2	72.3	84.4	81.0	152.8	112.0
6.0	3.4	68.9	62.3	111.7	105.4	162.2	169.2
11.6	19.9	65.9	65.2	909.6	815.1	1,380.0	1,250.0
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو							



فیصد ہو گئی۔ جنوری تا مارچ 2010ء کے دوران بلاواسطہ ٹیکسوں کی وصولی گذشتہ برس کی اسی مدت سے زیادہ رہی ہے۔ ایف بی آر کی جانب سے انکم ٹیکس ریٹیز جمع کرانے کی حتمی تاریخ میں توسیع کا اعلان اس کا اضافے ایک سبب ہے۔<sup>3</sup>

ایف بی آر کی انتظامیہ نے ٹیکسوں کی ادائیگی کے ایڈوانس نظام میں تبدیلی متعارف کرائی ہے جس کے مطابق سہ ماہی ایڈوانس ٹیکس کی ادائیگی آئندہ ماہ کی 15 تاریخ تک کی جاسکے گی۔ اس کے نتیجے میں ہر سہ ماہی کے آخری مہینے میں بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں میں کمی اور اس سے اگلے مہینے میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جیسے اکتوبر 2009ء، جنوری 2010ء اور متوقع طور پر اپریل 2010ء (دیکھئے شکل 5.3) میں۔

گئی۔ اس کے نتیجے میں ہر سہ ماہی کے آخری مہینے میں بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں میں کمی اور اس سے اگلے مہینے میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جیسے اکتوبر 2009ء، جنوری 2010ء اور متوقع طور پر اپریل 2010ء (دیکھئے شکل 5.3) میں۔

### بالواسطہ ٹیکس وصولیاں

**جدول 5.2: جولائی تا مارچ کے دوران خالص جمع شدہ بالواسطہ ٹیکس**

ارب روپے، تبدیلی فیصد میں

شرح نمو		جمع شدہ رقم		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	
11.6	3.7	294.0	263.3	درآمدات
17.4	3.9	172.9	147.3	سیلز ٹیکس
-12.1	4.2	9.4	10.7	وفاقی ایکسائز ڈیوٹی
6.0	3.4	111.7	105.4	کنسم ڈیوٹی
11.9	44.9	273.3	244.2	ملکی
14.0	48.7	198.3	173.9	سیلز ٹیکس
6.7	36.3	75.0	70.3	وفاقی ایکسائز ڈیوٹی
11.8	20.2	567.3	507.5	جمع کردہ مجموعہ

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

م 10ء کی تیسری سہ ماہی کی بالواسطہ ٹیکس وصولیوں میں بہتری آئی ہے جس کی اہم وجہ درآمدی ذریعے سے ٹیکس وصولی بڑھنا ہے (دیکھئے جدول 5.2)۔ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران بالواسطہ ٹیکس وصولیاں بجٹ کے سالانہ ہدف کے 69.7 فیصد تک پہنچ گئیں جو سال بسال 11.8 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے۔ بالواسطہ ٹیکسوں میں سیلز ٹیکس کی کارکردگی حوصلہ افزا رہی۔

### سیلز ٹیکس

جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران سیلز ٹیکس وصولیوں میں سال بسال 15.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ جمع کی گئی رقم سالانہ ہدف کا 74.3 فیصد رہی۔ اس

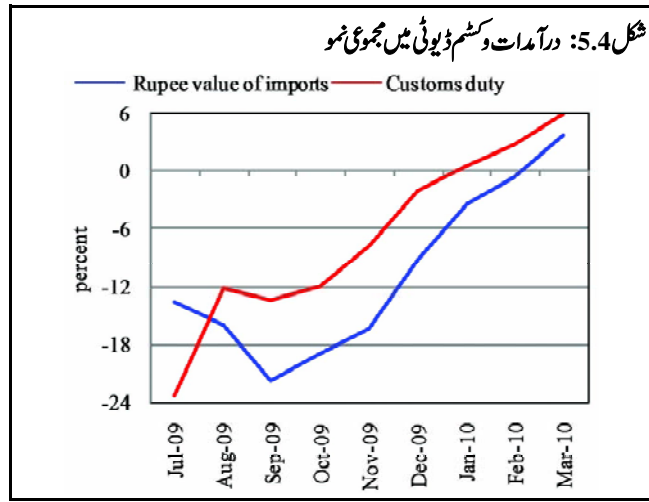
<sup>3</sup> ایف بی آر نے انکم ٹیکس ریٹیز جمع کرانے کی تاریخ میں 25 جنوری 2010ء تک توسیع کی جس کے نتیجے میں جنوری 2010ء میں بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں میں اضافہ ہو گیا۔

میں درآمدات کے سیلزنیکس کا حصہ رہا ہے جس میں جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران 17.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 3.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اگرچہ ملکی اشیا و خدمات سے سیلزنیکس کی وصولیاں گزشتہ برس کے مقابلے میں اب تک حوصلہ افزا نہیں ہیں تاہم، معیشت کی بحالی کے ساتھ ساتھ بجلی کے نرخوں میں اضافے سے توقع ہے کہ آئندہ مہینوں میں ملکی ذرائع کی وصولیوں میں اضافہ ہوگا۔

#### وفاقی ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی)

جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران ایف بی آر کے تمام ٹیکسوں کے مقابلے میں وفاقی ایکسائز ڈیوٹی میں سب سے کم نمو ہوئی۔ م 10ء کی ابتدائی دوسرے ماہیوں کے مقابلے میں تیسری سہ ماہی میں ایف ای ڈی کی وصولیاں معمولی سی کم رہیں جو ایف بی آر کے دیگر ٹیکسوں کے برعکس صورتحال ہے۔

#### کسٹم ڈیوٹی



کسٹم ڈیوٹی کی وصولیوں میں نمو جو کہ م 10ء کی پہلی ششماہی تک منفی رہی تھی، جنوری 2010ء میں مثبت ہو گئی چنانچہ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران اس میں مجموعی طور پر 6 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی۔ یہ صورتحال روپے کی درآمدی قدر میں ہونے والی حالیہ نمو سے ہم آہنگ ہے (دیکھئے شکل 5.4)۔ درآمدات کسٹم ڈیوٹی کی بنیاد ہیں، درآمدات میں اضافہ نہ ہونا اور اس کے مقابلے میں کسٹم ڈیوٹی میں نمو اس کی نرالی نوعیت کو ظاہر کرتی ہے تاہم، اس ٹیکس کی حقیقی کارکردگی کا تجزیہ قابل ڈیوٹی اور ڈیوٹی سے مستثنیٰ درآمدات کی تفصیلی معلومات سے کیا جاسکتا ہے جو فی الحال دستیاب نہیں۔

#### 5.4 ملکی قرضہ

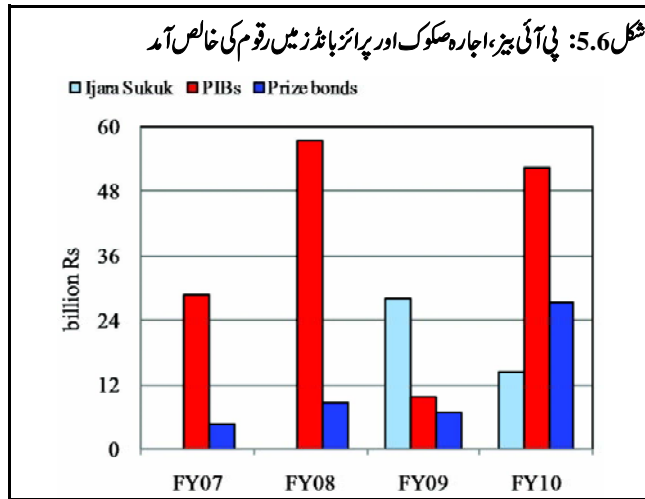
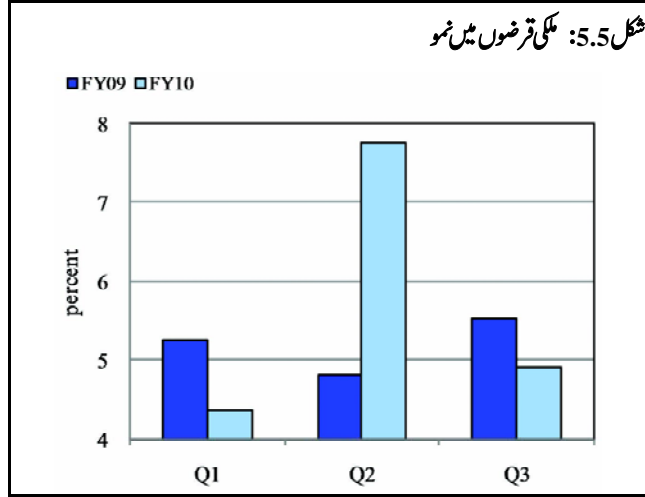
م 10ء کی دوسری سہ ماہی میں ملکی قرضے کی نمو 7 فیصد تھی جو تیسری سہ ماہی میں کم ہو کر 4.4 فیصد رہ گئی (دیکھئے شکل 5.5)۔ ملکی قرضے کی نمو میں سست رفتاری مالیاتی خسارہ بڑھنے اور بیرونی رقوم کی آمد کم رہنے کے باوجود ہوئی۔ یہ ظاہری تضاد دراصل مرکزی بینک سے حکومتی امانتوں کے بھاری اخراج کی وجہ سے تھا۔

<sup>4</sup> اس میں ایف ای بی بی، ایف سی بی سی، ڈی بی سی اور خصوصی امریکی ڈالر بانڈ شامل ہیں جو ملکی شہریوں کی تحویل میں ہوتے ہیں۔ پہلے یہ بیرونی قرضہ واجبات کا اور اب ملکی قرضے کا حصہ ہیں۔

## ملکی قرضے کی ہیئت ترکیبی

بلند مالیاتی خسارے کی موجودگی میں بیرونی رقوم کی آمد میں کمی کی وجہ سے حکومت کو بجٹ خسارہ پورا کرنے کے لیے ملکی ذرائع سے اضافی رقوم پر انحصار کرنا پڑا۔ قومی بچت اسکیموں سے مناسب رقوم کی عدم دستیابی کی بنا پر جولائی تا مارچ م س 10ء میں مالیاتی ڈھانچے کا دارومدار بڑی حد تک بینکاری نظام پر رہا۔ ٹی بلز کی نیلامیوں میں جدولی بینکوں کی بڑھی ہوئی شرکت نے سرکاری بجٹ خسارے کے لیے 310.6 ارب روپے فراہم کیے جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں 159.1 ارب روپے فراہم کیے گئے تھے۔ نتیجتاً مجموعی ملکی قرضے میں قلیل مدتی قرض کا غلبہ مسلسل دوسرے سال جاری رہا۔ اس سے شرح سود کے قلیل مدتی اتار چڑھاؤ کے حوالے سے کمزوری کی عکاسی ہوتی ہے، جس سے آئندہ قرضے کے انتظام میں بے یقینی کا پہلو آ سکتا ہے۔

مستقل قرضے کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے واجب الادا اشاک میں پی آئی



بیز کا حصہ غالب رہا۔ جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران پی آئی بیز نے اس میں 152.4 ارب روپے کا اضافہ کیا جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں 9.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ زیر جائزہ مدت کے دوران پرائز بانڈز سے بھی خسارے کی مجموعی مالکاری میں 27.3 ارب روپے شامل ہوئے (دیکھئے شکل 5.6)۔ اگرچہ حکومت نے جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران نئے پرائز بانڈز لا کر 94.4 ارب روپے وصول کیے تاہم بھاری بیبانے پر پرائز بانڈ بھنائے جانے سے خالص وصولیاں بہت کم رہ گئیں۔

رواق قرضہ جو ٹریڈری بلز پر مشتمل ہے، جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران کسی قدر زیادہ بڑھا (دیکھئے جدول 5.3)۔ رواق قرضے میں تیزی سے اضافے کا سبب کمرشل بینکوں کے پاس ٹی بلز کی تحویل تھی جو جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران 39.0 فیصد بڑھ گئی جبکہ پچھلے سال اسی



جدول 5.3: ملکی قرضہ (جولائی تا مارچ)						
قرضہ ارب روپے میں، نواور حصہ فیصد میں						
قرضہ		شرع نمو		حصہ		
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	
771.2	652.3	13.7	7.2	17.2	17.4	مستقل
2,299.8	1,923.5	20.8	17.5	51.2	51.2	رواں
جس میں						
1,106.7	696.1	39.0	29.6	24.6	18.5	ایم آئی بی
1,193.1	1,227.3	7.7	11.5	26.2	32.7	ایم آر بی
1,411.7	1,174.7	11.1	15.1	31.4	31.3	غیر قرض
8.0	8.0	0.0	-5.9	0.2	0.2	غیر ملکی کرنسی
4,482.7	3,750.4	16.3	14.8	100.0	100.0	ملکی قرضہ
* اس میں کرنشل بینکوں کو ایم آر بی کی فروخت شامل ہے۔						

عرصے میں 29.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ایم آر بی 7.7 فیصد بڑھ گئے جبکہ پچھلے سال 11.5 فیصد بڑھے تھے، تاہم یہ نمو تشریف کا باعث رہی کیونکہ اس سے آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی ارتجمنٹ کے تحت مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری کی سہ ماہی حدود کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

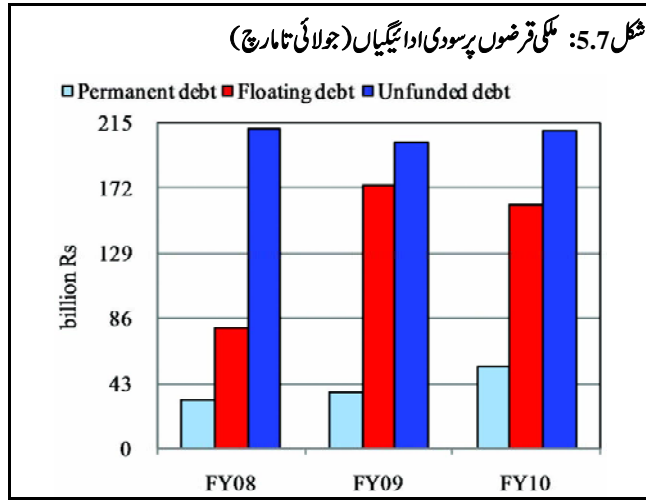
میں 10ء کی تیسری سہ ماہی میں غیر فنڈ قرضے کے واجب الادا اسٹاک کی سہ ماہی نمونہ میں جاری رہی۔ اس سست رفتاری کا بڑا سبب قومی بچت اسکیموں کے وثیقہ جات کی کمتر خالص نمونہ قومی بچت اسکیموں کے تمام اہم وثیقہ جات پر واجب الادا قرضے کے اسٹاک میں مثبت نمونہ ہوئی سوائے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کے جن میں 35.1 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قومی بچت اسکیموں کے ذریعے خالص آمد قومی جولائی تا مارچ میں 10ء میں 141.1 ارب روپے ہوئی جو مئی 10ء کے لیے حکومت کے میزانیہ تخمینوں کا صرف 61.4 فیصد ہے۔ نتیجتاً بینکوں سے حکومت کی ماکاری ضروریات اس دوران تیزی سے بڑھ گئیں۔

جدول 5.4: قومی بچت اسکیموں کے اہم قرضہ وثیقہ جات کی خام اور خالص وصولیاں (جولائی تا مارچ)				
ارب روپے				
میں 10ء		میں 09ء		
خالص	خام	خالص	خام	
-35.1	37.4	-15.7	53.5	ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس
52.0	95.4	69.0	220.5	ایچ ایس سیونگ سرٹیفکیٹس
33.9	48.3	26.4	67.3	ریگولر انکم سرٹیفکیٹس
45.1	72.7	57.6	285.2	بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس
29.8	46.5	13.4	57.4	ایچ ایس سیونگ اکاؤنٹس
16.4	140.0	5.9	210.4	دیگر
142.1	440.8	156.6	894.3	مجموعہ
ماخذ: مرکزی محکمہ قومی بچت				

جولائی تا مارچ میں 10ء کے دوران قومی بچت اسکیموں کے ذریعے حاصل ہونے والی مجموعی رقم 440.8 ارب روپے تھی، جو اسی مدت میں خالص وصولیوں سے تقریباً تین گنا ہے (دیکھئے جدول 5.4)۔ ملکی قرضے کے حوالے سے ثانوی بازار کی معلومات کے مطابق اس عرصے کے دوران حکومتی تمسکات (ٹی بلز اور پی آئی بیز) میں غیر بینک سرمایہ کاری اچانک بڑھ گئی۔ مثال کے طور پر

جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران غیر بینکوں کی تحویل میں ٹی بلز کی مالیت 96.7 ارب روپے تھی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 4.7 ارب روپے رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ کار قلیل مدتی قرضہ وثیقہ جات میں رقم لگانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

### ملکی قرضے پر سودی ادائیگی



جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران ملکی قرضے پر سودی ادائیگی میں 3.1 فیصد نمو ہوئی جو پچھلے سال کے اسی عرصے کی 27.2 فیصد نمو سے خاصی کم ہے۔ نمونیں اس سست رفتاری کا سبب زیر جائزہ مدت کے دوران رواں قرضے پر سودی ادائیگی میں کمی ہے (دیکھئے شکل 5.7)۔

مزید تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقل قرضے کی واپسی کی لاگت جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران تیزی سے بڑھی۔ اس اضافے کا سبب 10 سالہ پی آئی بیز پر سودی ادائیگی تھی،

کیونکہ پی آئی بیز کے مجموعی واجب الادا اشاک میں اس کا حصہ بڑھ گیا۔ دوسری طرف رواں قرضے پر سودی ادائیگی میں جولائی تا جنوری م 10ء کے دوران 7.1 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 115.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ سست رفتاری زیادہ تر ایم آر ٹی بیز پر سودی ادائیگیوں میں کمی کی بنا پر آئی کیونکہ رواں مالی سال کے ابتدائی دور میں حکومت نے خاصی رقم واپس کر دی۔ تاہم کمرشل بینکوں کی مالکاری پر حکومت کے بڑھے ہوئے انحصار سے م 10ء کے بقیہ مہینوں میں رواں قرضے پر سودی ادائیگیاں بڑھ سکتی ہیں۔

غیر فنڈ قرضے پر سودی ادائیگیاں جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران 210 ارب روپے رہیں جبکہ پچھلے برس اسی عرصے میں 202.1 ارب روپے تھیں۔ اعداد و شمار کے تجزیے سے انکشاف ہوتا ہے کہ بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس، اسٹیبل سیونگ سرٹیفکیٹس اور پی بی ایز پر سودی ادائیگیاں اس عرصے کے دوران خاصی بڑھ گئیں۔ یہ امر غیر فنڈ قرضے کے واجب الادا اشاک میں ان وثیقہ جات کے حصے میں اضافے سے مطابقت رکھتا ہے۔ دوسری جانب ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کی سودی ادائیگی کی شکل میں ماہانہ رقم کے اخراج میں مسلسل کمی کا رجحان دیکھا گیا۔ تاہم مجموعی سودی لاگت میں 126.2 ارب روپے کے خالص اضافے کے ساتھ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس اب بھی غیر فنڈ قرضے کی واپسی میں سب سے بڑا جز ہیں۔

### بکس 5.1: حکومتی ضمانتیں۔ مالیاتی پائیداری کے لیے خطرہ

جن ملکوں میں بجٹ خسارے مسلسل اور بلند ہوتے ہیں وہاں حکومتی ضمانتیں مالیاتی صورتحال کے لیے سنگین مضمرات رکھتی ہیں۔ حال میں بیشتر حکومتوں نے متعدد سرکاری اداروں کو ضمانتیں جاری کر کے سرکاری امداد مہیا کرنے کے غلط طریقے متعارف کرائے ہیں۔ بجٹ سے ہٹ کر اس طرح کی سرکاری سرگرمیاں حکومت کے اخراجات پر اضافی بوجھ بنتی ہیں اور ان کے نتیجے میں قرضے اور جی ڈی پی کا تناسب بڑھتا ہے۔

پاکستان میں حکومتی ضمانتیں عموماً ہنگامی واجبات کی شکل میں ہوتی ہیں۔ ان واجبات کو براہ راست شناخت نہیں کیا جاتا کیونکہ حکومت کی اصل لاگت مستقبل میں کسی واقعے کے ہونے سے جڑی ہوتی ہے۔ ہنگامی واجبات میں غیر یقینی کیفیت کا عنصر مالیاتی تجربے میں کمی پیچیدگیوں پر منتج ہوتا ہے۔ مالیاتی تجربے میں حکومتی ضمانتوں کی شمولیت بھی اہم ہے کیونکہ عموماً حکومت ان خطرات کا احاطہ کرتی ہے جن سے ناوہندگی کا امکان بڑھ سکتا ہے۔ اگرچہ حکومت کے لیے تمام مالیاتی خطرات سے بچنا ناممکن ہے تاہم پالیسیوں میں ان مسائل کو شناخت کر کے اور ان پر غور کر کے ان خطرات کو کم کیا جاسکتا ہے۔

جدول 5.1.1: حکومت کی جاری کردہ ضمانتیں		
ارب روپے		
جولائی تا مارچ 2010ء	مئی 2009ء	جولائی تا مارچ 2010ء
6.8	25.0	چائی آئی اے
133.0	228.3	واپڈا
6.0	1.0	پن اے ایف شہباز ایئر ہیبڈ کوآرڈ
	20.0	این آئی ٹی
17.0		ریلیز ڈویژن
10.0		نیا ایس ایم
3.0		ای ای ایس سی
1.0		پاک ٹیکسٹائل ٹریڈنگ
1.1		ٹی آئی پی
177.9	274.3	کل
1.18	2.1	بلحاظ فیصد جی ڈی پی

ماخذ: بجٹ ونگ، ای ایف ونگ اور ڈی پی سی او عملے کا تخمینہ

جدول 5.1.1 کے مطابق جولائی تا مارچ 2010ء کے دوران جاری کردہ نئی ضمانتیں 177.9 ارب روپے یعنی جی ڈی پی کے 1.18 فیصد تک پہنچ گئیں جو مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ 2005ء کی پورے سال پر عائد کردہ 2 فیصد حد سے کم ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ مئی 2009ء میں جاری کردہ حکومتی ضمانتوں کا حجم 274.3 ارب روپے تک جا پہنچا جو مذکورہ ایکٹ کی عائد کردہ حد کی خلاف ورزی ہے۔

حکومت کے نئے واجبات کے بارے میں معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ اس مدت کے دوران سب سے زیادہ ضمانتیں واپڈا کو دی گئیں۔ حکومت نے گردش قرضے کو چکانے کے لیے پاکستان الیکٹرک پاور کمپنی (پیکو) کی جاری کردہ میعاد مالکاری سرٹیفکیٹس کی ضمانتیں فراہم کیں۔ حکومت پاکستان کی قائم کردہ بجلی کی اس کمپنی نے 30 ستمبر 2009ء کو 85.0 ارب روپے کے ٹی ایف بیز جاری کر کے بجلی کی کمپنیوں کا قرضہ جزی طور پر اپنے ذمے لیا ہے۔ گردش قرضے کے بقیہ اسٹاک کی آخری تاریخ میں توسیع اور بجلی کے نرخوں کے فرق میں تاخیر کی بنا پر ان ضمانتوں کا حجم آئندہ مہینوں میں بڑھ سکتا ہے۔ یہ اقدامات حکومتی اخراجات پر اضافی بوجھ اور مسلسل بڑھتے ہوئے جی ڈی پی کے تناسبات پر منتج ہو سکتے ہیں۔

سرکاری شعبے کی پیشتر اثر پرانز کو پہلے ہی جاری کردہ ضمانتوں کے علاوہ اب حکومت ٹی سی پی، پاسکو اور صوبائی حکومتوں کے اجناس کی مالکاری کے قرضوں پر بھی ضمانتیں جاری کر رہی ہے۔ تاہم یہ ضمانتیں مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ 2005ء کی عائد کردہ جی ڈی پی کے 2 فیصد کی حد میں کبھی شامل نہ تھیں۔ اس قسم کے اقدامات سے نہ صرف سرکاری قرضے کے اسٹاک کا بیان کردہ حجم اصل سے کم ظاہر ہوتا ہے اور آئندہ کے بڑھتے ہوئے واجبات کے لیے خطرہ پیدا ہوتا ہے بلکہ نجی سرمایہ کاری کی گنجائش ختم ہونے کا امکان بھی رہتا ہے۔

مستقبل میں حکومت کو نیم مالیاتی سرگرمیوں میں مشغول متعدد سرکاری اداروں کے کردار کا ازسرنو جائزہ لینا چاہیے۔ خصوصاً نظم و نسق کے ڈھانچے کو مضبوط بنا کر ان سرکاری اداروں کی کارکردگی بہتر بنائی جاسکتی ہے۔ سرکاری شعبے کی اثر پرانز کو ضمانتیں جاری کرتے وقت حکومت کو شفاف رہنے کی ضرورت ہے اور اپنے پوشیدہ قرضے کے اسٹاک کے تخمینہ فراہم کرنے چاہئیں۔ نیز اس طرح کی ہنگامی صورت ہائے حال سے نمٹنے کے لیے واضح پالیسی موجود ہونی چاہیے۔ اگرچہ مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ 2005ء میں نئی ضمانتوں کے اجراء پر حکومت کا اختیار محدود ہے تاہم اس حل میں قانونی اور ادارہ جاتی فریم ورک کے قیام کو شامل کیا جانا چاہیے، جو ان پوشیدہ لاگوں کی مناسب اکاؤنٹنگ کو یقینی بنائے۔

اس سلسلے میں مسئلہ مالیاتی اکاؤنٹنگ کا ہے جو بعض اوقات حکومتی موقف کے اثر کو صحیح طور پر ظاہر نہیں کرتی۔ عام طور پر سرکاری مالیات کے اعداد و شمار نقد کی بنیاد پر ریکارڈ کیے جاتے ہیں۔ پاکستان میں ضمانتیں مالیاتی کھاتوں میں اس وقت ظاہر کی جاتی ہیں جب ہنگامی صورت سامنے آتی ہے اور حقیقتاً نقد ادائیگی کی جاتی ہے۔ بین الاقوامی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز کا تقاضا ہے کہ ضمانتوں کو ایکریٹیکل پر مبنی اکاؤنٹنگ میں ریکارڈ کیا جائے۔ حکومت کو بجٹ سازی کے وقت یہ یقین کرنا چاہیے کہ ضمانتوں کو واجبات کے طور پر ریکارڈ کیا جائے یا ہنگامی واجبات کے طور پر، اور اگر یہ امکان زیادہ ہو کہ خرچ واقعاً ہوگا تو حکومت متوقع لاگت کا تخمینہ لگائے اور بجٹ میں شامل کرے۔

## 6 بیرونی شعبہ

### 6.1 عمومی جائزہ

جدول 6.1: بیرونی حسابات کا خلاصہ (جولائی تا اپریل)					
ارب امریکی ڈالر					
جنوری تا اپریل	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	م 10ء	م 09ء	
-0.9	-1.5	-0.6	-3.1	-9.0	الف۔ جاری حسابات کا توازن
-3.3	-3.0	-2.8	-9.1	-11.1	i۔ تجارتی توازن
6.9	4.7	4.6	16.2	15.8	برآمدات
19.7	6.8	-19.1	2.1	-3.6	سال بسال نمو (فیصد)
10.2	7.7	7.4	25.2	27.0	درآمدات
17.6	-5.2	-27.4	-6.3	-5.9	سال بسال نمو (فیصد)
2.4	1.4	2.2	6.0	2.2	ii۔ تادیدہ توازن
2.8	2.2	2.3	7.3	6.4	ترسیلات
0.7	0.5	2.8	3.9	4.5	ب۔ مالی سرمایہ حسابات کا توازن
0.8	0.5	0.5	1.8	3.2	i۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
-0.3	0.1	0.2	0.0	-1.0	ii۔ بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری
0.1	-0.2	2.0	2.0	2.1	iii۔ دیگر سرمایہ کاریاں
-0.1	0.4	-0.4	-0.2	0.2	ج۔ افراط اور بھول چوک
-0.4	-0.7	1.8	0.7	-4.3	د۔ مجموعی توازن
0.0	0.8	0.5	1.3	3.9	آئی ایم ایف سے فرقہ *
-0.6	0.5	2.5	2.4	0.1	مجموعی ذخائر میں خالص تبدیلی
* اس میں برنج فنڈنگ کے لیے آئی ایم ایف کی معاونت شامل نہیں ہے۔					

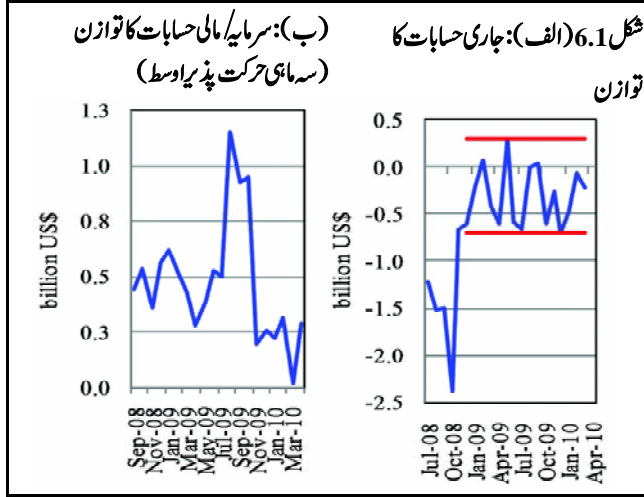
جولائی تا اپریل م 2010ء کے دوران کم درآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات میں استحکام کے باعث اس مدت کا جاری حسابات کا خسارہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاص کم رہا۔ تاہم مجموعی بیرونی حسابات پر اس بہتری کے اثرات اس عرصے کے دوران سرمائے اور فاضل مالی کھاتے میں معقول تخفیف کے نتیجے میں محدود ہو کر رہ گئے (دیکھئے جدول 6.1)۔

پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں جو اضافہ دیکھا گیا تھا اس کے پیش نظر خدشہ تھا کہ بعد کے مہینوں میں درآمدات متوقع طور پر بڑھنے سے یہ خسارہ مزید بڑھے گا۔ تاہم درحقیقت جنوری تا اپریل میں نہ صرف

درآمدات توقع سے کم رہیں بلکہ برآمدات میں خاصی بحالی آئی، چنانچہ جنوری تا اپریل میں جاری حسابات کا خسارہ دوسری سہ ماہی سے کم رہا۔ نئی صورتحال میں اسٹیٹ بینک کو م 10ء کا جاری حسابات کا خسارہ جی ڈی پی کا 2.2 سے 2.8 فیصد رہنے کی توقع ہے جو کہ پچھلے تخمینے میں 3.2 سے 3.8 فیصد لگایا گیا تھا، جبکہ یہ م 09ء کے 5.6 فیصد سے خاص کم ہوگا۔

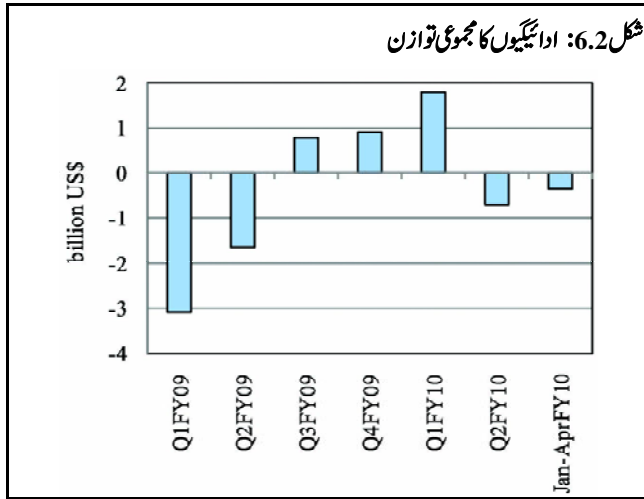
البتہ مالکاری کے پہلو سے صورتحال ایسی حوصلہ افزا نہیں ہے، بالخصوص مالی کھاتے میں، جس میں رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں معقول فاضل رقم آنے کے بعد اگلے مہینوں کے دوران خاصی کمی واقع ہوگئی۔ چنانچہ مجموعی طور پر جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران مالی کھاتے میں فاضل رقم گزشتہ برس کے مقابلے میں خاصی کم رہی۔

کمزور مالی کھانہ ایکویٹی اور قرضوں کے بہاؤ، دونوں میں کمی کی عکاسی کرتا ہے۔ ملکی معیشت اور عالمی مالی منڈیوں، دونوں کے غیر یقینی حالات



کے پیش نظر ایکویٹی کی کم آمد ہرگز تعجب خیز نہیں، تاہم احباب پاکستان کے وعدوں پر عمل نہ ہونا اور دیگر بڑے اداروں کی یقین دہانیوں کا پورا نہ ہونا پہلے سے تخمین کردہ سطح کے مقابلے میں غیر متوقع کمی کا باعث بنا۔<sup>1</sup>

مالی رقوم کی آمد میں مستقل کمی نے ملک کو جاری حسابات کے معمولی سے خسارے کی مالکاری بھی نہ کرنے دی (دیکھئے شکل 6.1)۔ مثال کے طور پر جاری حسابات کے خسارے میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ نہ آنے کے باوجود مجموعی بیرونی کھاتے کی صورتحال رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے بعد سے خراب ہوئی (دیکھئے شکل 6.2)۔



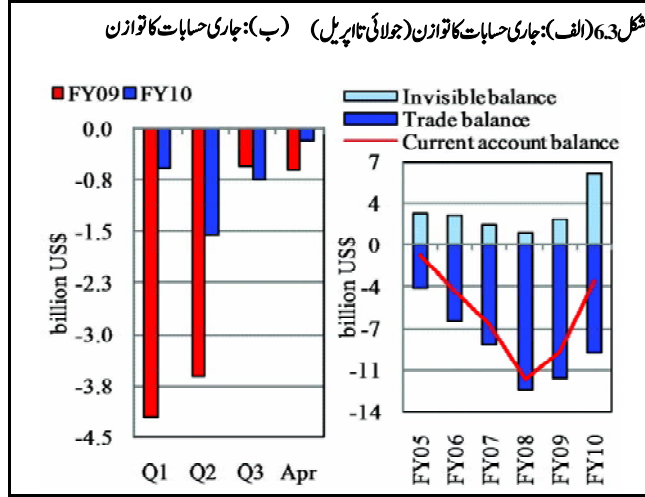
یہ بات یاد رہنی چاہیے کہ جاری حسابات کے استحکام کا انحصار اس کی مالکاری کرنے کی ملکی اہلیت پر بھی ہوتا ہے (جو ترجیحاً غیر قرضہ جاتی رقوم سے ہوتی ہے)۔ پاکستان جاری حسابات کا بھاری خسارہ کئی سال سے پورا کرتا رہا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ

اس کی مالکاری کر سکتا تھا۔ جاری اور مالی کھاتے، دونوں خسارے میں ہوں تو بیرونی صورتحال بے حد خطر ہو جاتی ہے۔ اب تک کی صورتحال یہ ہے کہ جولائی تا اپریل مہینوں کے مجموعی بیرونی کھاتے میں معمولی فاضل رقم ہے۔ اس کے نتیجے میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا اور شرح مبادلہ بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران نسبتاً مستحکم رہی۔ تاہم صورتحال غیر محفوظ ہے اور تیزی سے گہڑ سکتی ہے۔

## 6.2 جاری حسابات کا توازن

جولائی تا اپریل مہینوں کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں 65.9 فیصد کمی آئی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 20.1 فیصد کمی

<sup>1</sup> مثال کے طور پر جولائی تا اپریل مہینوں کے دوران نوکیو کا نفرنس کے وعدوں سے، میزانی تخمینے کی 10 فیصد سے بھی کم رقم موصول ہوئی۔



ہوئی تھی۔ گزشتہ چار سال کے دوران جولائی تا اپریل عرصے کا یہ کم ترین خسارہ ہے (دیکھئے شکل 6.3 الف)۔

یوں تو جاری حسابات کے خسارے کے تمام اجزائے زیر جائزہ عرصے کے دوران سال بسال بہتری دکھائی تاہم اصل فرق درآمدات میں کمی اور جاری منتقلیوں میں مستحکم اضافے نے پیدا کیا جن کا حصہ مجموعی بہتری میں تقریباً 54.5 فیصد تھا۔ منافع منقسمہ کی ترسیل، قرضے پرسود، مصنوعات کی

درآمد پر بار برداری اخراجات اور زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے کم بہاؤ کی بنا پر ادائیگیوں میں کمی وہ اہم عوامل تھے جن کی وجہ سے زیر جائزہ عرصے کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں سکڑاؤ آیا۔

تاہم سہ ماہی تجزیہ بتاتا ہے کہ جاری حسابات کے خسارے میں سال بسال تمام بہتری رواں مالی سال کی صرف پہلی ششماہی میں ہوئی اور تیسری سہ ماہی کے دوران اس میں معمولی سا بگاڑ آیا (دیکھئے شکل 6.3 ب)۔

## 6.2.1 تجارتی کھاتہ<sup>2</sup>

جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران تجارتی خسارہ 18.3 فیصد کم ہو گیا جبکہ گزشتہ برس اسی عرصے میں کمی 9.0 فیصد ہوئی تھی۔ حالیہ کمی کا بڑا سبب اگرچہ درآمدات کا گرتا ہے تاہم برآمدات میں معمولی سے اضافے کا اثر بھی اس میں شامل رہا۔

برآمدات میں بہتری کی اہم وجہ اگرچہ زرعی فصلوں چاول، کپاس اور پھلوں کی عمدہ کارکردگی ہے، درآمدی اخراجات میں کمی کا بنیادی سبب درآمدات کے اوسط نرخوں کا کم ہونا ہے۔ تاہم درآمدات میں سال بسال کمی زیر جائزہ عرصے کے دوران (خصوصاً پیٹرولیم مصنوعات اور کھاد کے) بڑھتے ہوئے درآمدی حجم سے جزوی طور پر زائل ہو گئی۔

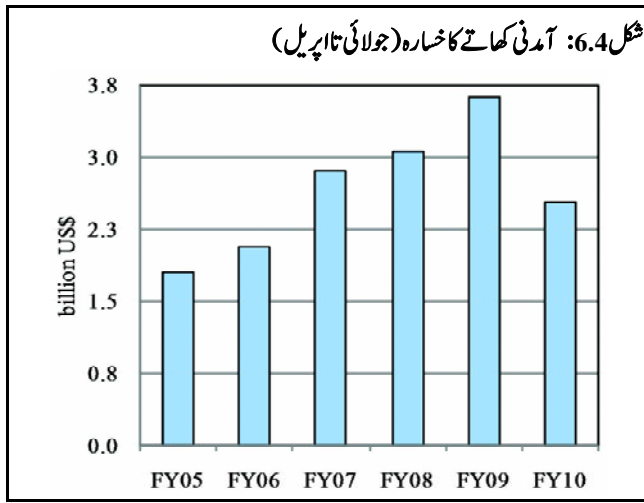
م 10ء کے دوران تجارتی خسارے میں تقریباً ساری کی ساری سال بسال بہتری پہلی ششماہی میں مرکوز رہی۔ تیسری سہ ماہی میں جب عالمی قیمتیں بحال ہونا شروع ہوئیں تو درآمدی اخراجات میں سال بسال اضافہ اتنا زیادہ ہو گیا کہ انہوں نے برآمدات میں اضافے کے اثرات کو زائل کر دیا۔ چنانچہ جنوری تا اپریل م 10ء کے دوران تجارتی خسارہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں بڑھ گیا۔

<sup>2</sup> سیکشن ایلٹ بینک کے مرتب کردہ زرمبادلہ ڈینا پر مشتمل ہے جو کہ وفاقی ادارہ شماریات کے ان تفصیلی اعداد و شمار کے مطابق نہیں جو یکشن 6.7: تجارت میں استعمال کیے گئے ہیں۔

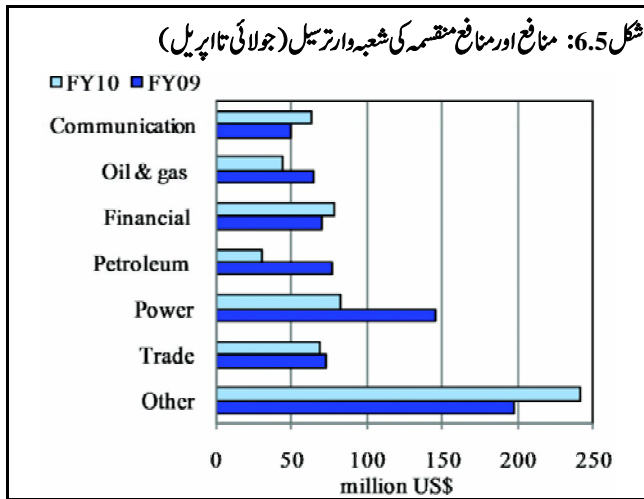
## 6.2.2 خدمات (خالص)

خدمات کے کھاتے کا خسارہ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران 39 فیصد کم ہو گیا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران 42.8 فیصد کی واقع ہوئی تھی۔ حالیہ کی بڑی حد تک (61.9 فیصد) خدمات کی کم درآمد کا نتیجہ ہے جبکہ بقیہ اثر خدمات کی برآمد بڑھنے سے حاصل ہوا (تفصیل کے لیے دیکھئے سیکشن 2.3: خدمات)۔

## 6.2.3 آمدنی کھاتہ

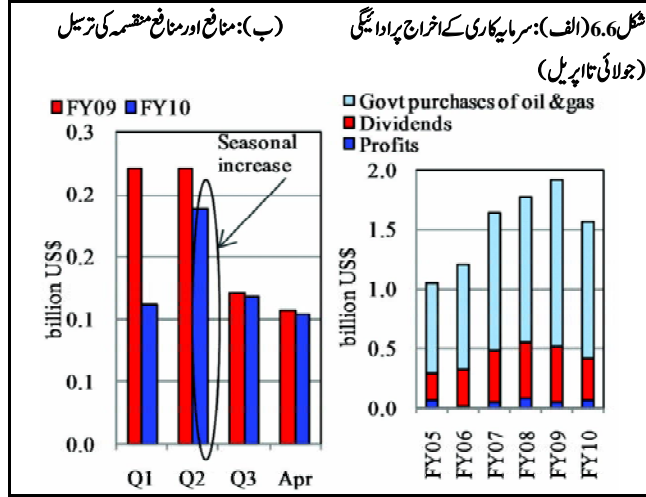


آمدنی کھاتے کا خسارہ مسلسل چار سال تک بڑھتے رہنے کے بعد جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران خاصا (29.9 فیصد) کم ہو گیا (دیکھئے شکل 6.4)۔ سرمایہ کاری اور قرضے دونوں پر ادائیگیوں میں (بالترتیب منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل، اور سود کی صورت میں) کی اس کی وجہ بنی۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران آمدنی کھاتے خسارے میں مجموعی کمی میں سرمایہ کاری آمدنی گرنے کا تناسب 86.0 فیصد اور سودی ادائیگی گرنے کا تناسب 14.0 فیصد رہا۔



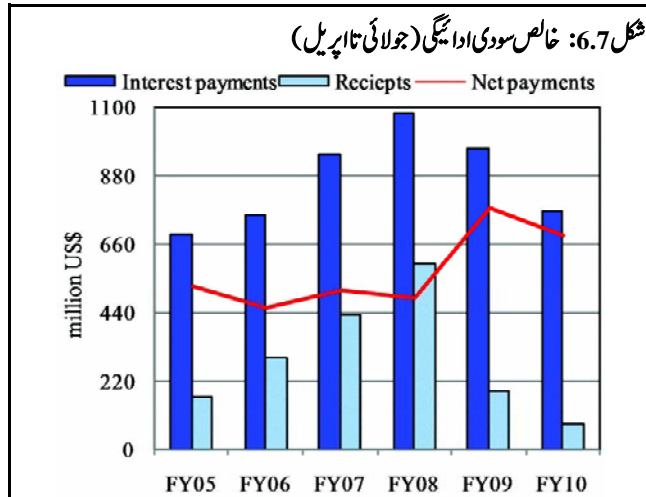
جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران سرمایہ کاری پر ادائیگی میں کمی بنیادی طور پر منافع منقسمہ کی ترسیل اور حکومت کی طرف سے خام تیل اور گیس کی کم خریداری کی عکاسی کرتی ہے۔ اس عرصے کے دوران جن اہم شعبوں کے منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل میں کمی آئی وہ پیٹرولیم کی ریفائننگ، بجلی اور تیل و گیس ہیں یعنی وہ شعبے جنہیں گردش قرضے کے مسئلے نے بری طرح متاثر کیا تھا (دیکھئے شکل 6.5)۔<sup>3</sup>

<sup>3</sup> منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل کا بیشتر حصہ م س 09ء کے نتائج پر مبنی ہے۔ تفصیلی تجزیے کے لیے دیکھئے ”پاکستانی معیشت کی کیفیت، دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 10ء“



دوسری طرف جولائی تا اپریل مہ 10ء کے دوران مالی کاروبار اور مواصلات کے شعبوں سے منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل میں سال بسال اضافہ ہوا۔ مالی کاروبار کے شعبے میں ایک بڑے بینک<sup>4</sup> نے منافع منقسمہ ادا کیا جبکہ ایک بڑی ٹیلی مواصلات کمپنی نے منافع کی ترسیل کی۔

ماضی کی طرح اس بار بھی منافع منقسمہ کی زیادہ تر ترسیل مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں ہوئی (دیکھئے شکل 6.6 ب)۔ سابقہ رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ منافع اور منافع منقسمہ کی ادائیگی رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی میں بھی بڑھ جائے گی۔<sup>5</sup>



خالص سودی ادائیگی میں تقریباً تمام کی تمام تخفیف خام سودی ادائیگیاں زیر جائزہ عرصے کے دوران کم رہنے کی وجہ سے ہوئی (دیکھئے شکل 6.7)۔ بین الاقوامی شرح سود کے نسبتاً کم رہنے کے علاوہ مہنگے قرضوں (اسلامی ترقیاتی بینک کے قرضوں اور یورو بانڈ) میں کمی بھی اس تخفیف میں کارفرما رہی۔ اسی طرح، غیر ملکی کرنسی امانتوں پر کم سودی ادائیگیاں ہوئیں۔

تاہم مذکورہ بالا فوائد قرض کے بڑھتے ہوئے حجم کے باعث آئی ایم ایف کو بلند ادائیگی، اور زرمبادلہ کے ذخائر پر کم آمدنی کے سبب جزوی طور پر زائل ہو گئے۔

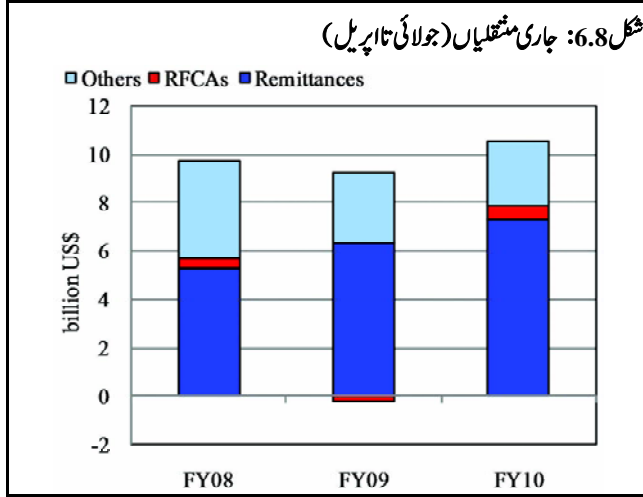
<sup>4</sup> مالی کاروبار کے منافع اور منافع منقسمہ کی مجموعی ادائیگی 47.7 بلین ڈالر میں سے حبیب بینک لمیٹڈ کا حصہ تقریباً 30 بلین ڈالر تھا۔ 2009ء کے سالانہ نتائج کی بنیاد پر حبیب بینک نے فروری 2010ء کے اختتام پر فی حصص منافع منقسمہ 6 روپے کا اعلان کیا۔

<sup>5</sup> زیادہ تر کمپنیاں اپنا منافع اور منافع منقسمہ سالانہ بنیاد پر اپنے ملک بھیجتی ہیں۔ بعض کمپنیوں کا مالی سال جنوری تا دسمبر ہوتا ہے اور بعض کا جولائی تا جون۔ آڈٹ اور دیگر کاموں میں چونکہ تین سے چار مہینے لگ جاتے ہیں اس لیے زیادہ تر ترسیل ہمارے مالی سال کی دوسری یا چوتھی سہ ماہی میں کی جاتی ہے۔



## 6.2.4 جاری منتقلیاں

شکل 6.8: جاری منتقلیاں (جولائی تا اپریل)

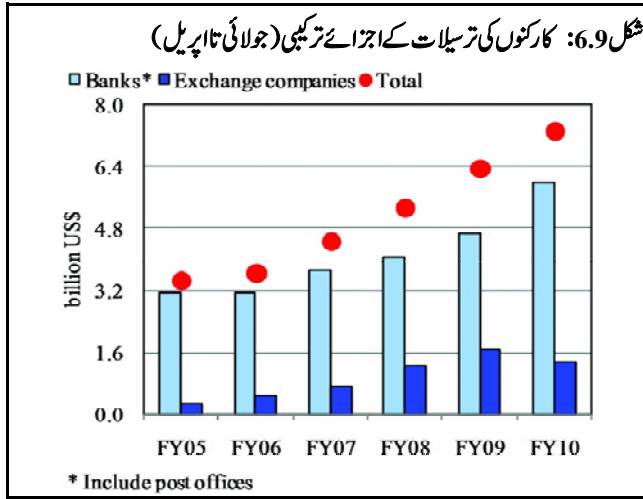


جولائی تا اپریل مہ 10ء کے دوران جاری منتقلیوں میں 16.9 فیصد اضافہ دیکھا گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 7 فیصد کمی کے برعکس ہے۔ کارکنوں کی ترسیلات میں مستقل اضافے سے قطع نظر، اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں رقوم کی آمدنی سے مثبت ہو گئی اور حکومت<sup>6</sup> کو خاصی مقدار میں نقد گرانٹس ملیں جس سے یہ قابل تعریف پیش رفت ہوئی (دیکھئے شکل 6.8)۔

تاہم دیگر نجی منتقلیوں (خاص کر اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں کی تبدیلی) میں کمی نے زیر جائزہ عرصے کے دوران حاصل ہونے والے مذکورہ فوائد کو جزوی طور پر متاثر کیا۔

## کارکنوں کی ترسیلات

شکل 6.9: کارکنوں کی ترسیلات کے اجزائے ترکیبی (جولائی تا اپریل)



گزشتہ مسلسل چھ برس سے جولائی تا اپریل مدت میں کارکنوں کی ترسیلات میں مستحکم نمو دیکھی جا رہی ہے۔ رواں مالی سال اس مدت میں ترسیلات میں 15 فیصد اضافہ ہوا جو گزشتہ پانچ برس کی اسی مدت کی اوسط نمو 14.9 فیصد سے زائد ہے۔

تاہم گزشتہ برسوں کے برعکس رواں مالی سال کے دوران تقریباً تمام کی تمام نمونینکوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات سے ہوئی اور مبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی

ترسیلات میں گزشتہ چھ سال میں پہلی بار کمی دیکھی گئی (دیکھئے شکل 6.9)۔ بینکوں کے توسط سے ترسیلات میں طاقتور اضافے کی وجہ غالباً ”پی آر آئی“ کی تنہی کوششیں ہیں۔ علاوہ ازیں، بعض ترسیلات مبادلہ کمپنیوں سے بینکوں کو دو وجوہات کی بنا پر بھی منتقل ہوئیں

<sup>6</sup> اس میں بنیادی طور پر اندرون ملک بے گھر ہونے والوں کے لیے 44 ملین ڈالر مالیت کی امریکی امداد شامل ہے۔

جدول 6.2: کارکنوں کی ترسیلات بلحاظ ممالک (جولائی تا اپریل)				
ملین ڈالر، فیصد حصہ، نمونہ فیصدی درجے میں				
ممالک	م 09ء	م 10ء	حصہ	نمونہ میں حصہ
عظیمی علاقہ	3,626.9	4,222.1	57.8	9.4
بحرین	127.6	128.5	1.8	0.0
کویت	360.3	369.3	5.1	0.1
قطر	276.7	299.1	4.1	0.4
سعودی عرب	1,264.1	1,525.9	20.9	4.1
عمان	231.4	236.0	3.2	0.1
عرب امارات	1,366.8	1,663.2	22.8	4.7
امریکہ	1,435.7	1,461.8	20.0	0.4
برطانیہ	468.0	734.6	10.1	4.2
کینیڈا	65.1	94.0	1.3	0.5
جرمنی	80.3	69.0	0.9	-0.2
جاپان	3.6	5.0	0.1	0.0
آسٹریلیا	26.8	48.6	0.7	0.3
دیگر	648.9	670.6	9.2	0.3
مجموعہ	6,355.1	7,305.6	100.0	15.0

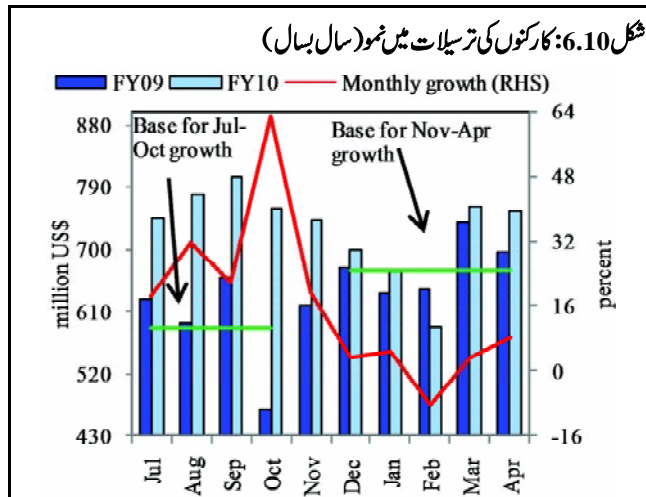
(الف) رقوم کی غیر قانونی منتقلی میں ملوث مبادلہ کمپنیوں کے خلاف مزید اقدامات کا امکان، اور

(ب) بینکوں کی طرف سے سخت مسابقت دکھائی گئی۔

ملکوں کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران ترسیلات میں زیادہ تر اضافہ متحدہ عرب امارات، برطانیہ اور سعودی عرب سے ہوا۔ اضافہ دکھانے والے دیگر ممالک قطر، امریکہ، کینیڈا اور آسٹریلیا ہیں (دیکھئے جدول 6.2)۔

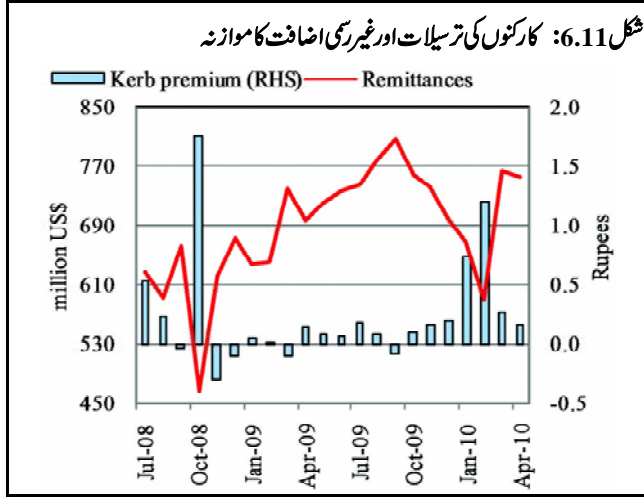
#### ماہانہ رجحانات

ماہانہ رجحان کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ ترسیلات میں زیادہ تر نمو جولائی تا اکتوبر م 10ء میں ہوئی اور نومبر تا اپریل عرصے میں یہ نمو خاصی سست پڑ گئی (دیکھئے شکل 6.10)۔ ترسیلات کی نمو میں سست روی کو جزوی طور پر شماراتی کھیل کہا جاسکتا ہے کیونکہ گزشتہ مالی سال اکتوبر کے بعد والے مہینوں میں ترسیلات مستحکم ہو گئی تھی۔ اس کے علاوہ ممکن ہے کہ ترسیلات کی نمو میں یہ سست روی غیر رسمی بلند اضافت (high kerb market premium)، اور دسمبر 2009ء کے آخری ہفتے میں مذہبی تعطیلات اور دہشت گردی کے واقعات کی بنا پر کاروبار کے قفل کی وجہ سے بھی آئی۔



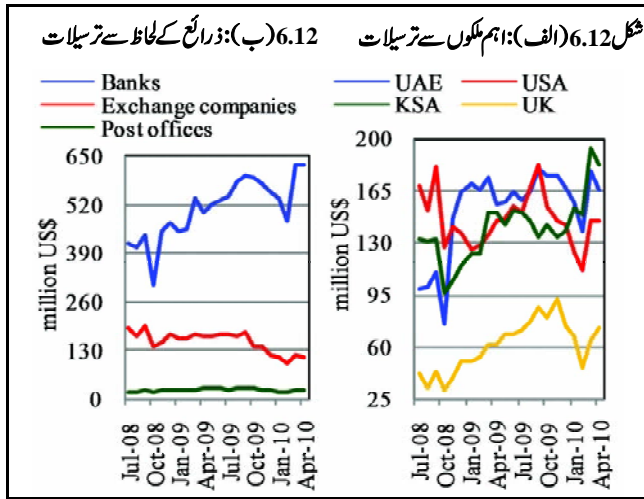
ترسیلات کی آمد کے معاملے میں غیر رسمی اضافت اہم عامل دکھائی دیتی ہے۔ مثال کے طور پر اکتوبر 2008ء میں اور فروری 2010ء میں غیر معمولی بلند اضافت ترسیلات کی آمد میں تیزی سے کمی کا باعث بنی (دیکھئے شکل 6.11)۔

مارچ تا اپریل 2010ء میں بحالی تاہم غیر رسمی اضافت میں کمی کے باعث مارچ تا اپریل 2010ء کے دوران تمام



بڑے ذرائع (ممالک) سے ترسیلات میں معمولی اضافہ دیکھا گیا (دیکھئے شکل 6.11)۔ یہ ایک جامع بہتری تھی کیونکہ نہ صرف تمام اہم ملکوں سے بلکہ تمام ذرائع (چینلز) سے بھی ترسیلات میں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.12)۔

مارچ تا اپریل م س 10ء کے دوران ترسیلات میں زیادہ تر اضافہ بینک کے توسط سے آنے والی رقم میں ہوا، بلکہ اس مہینے کے دوران اس توسط سے آنے والی ترسیلات ریکارڈ بلندی پر جا پہنچیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک طرف مستحکم شرح مبادلہ کے نتیجے میں بیرونی کرنسی کھاتوں سے روپے میں منتقلی بڑھ گئی، اور دوسری طرف گھرانوں کے اخراجات پورے کرنے کے لیے ترسیلات بھجوانے میں اضافہ ممکنہ طور پر پاکستان ری بی ٹینس انی شیے ٹیو (پی آر آئی) کے تحت کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اس کے علاوہ مارچ کے دوران زائد ترسیلات کی آمد موسمی اضافے، اور فروری کے بچے کھچے لین دین کی بے باقی کی بھی عکاسی کرتی ہے۔<sup>7</sup>



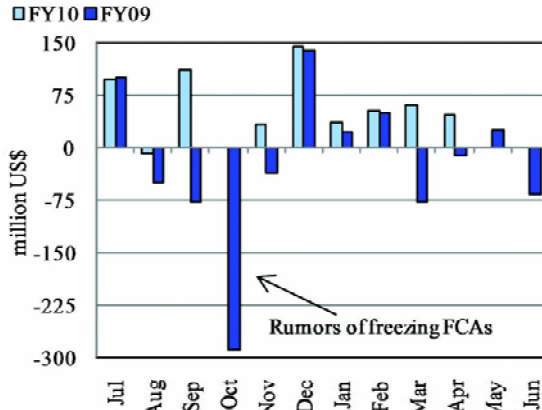
بعض وجوہات کی بنا پر معلوم ہوتا ہے کہ 2009ء میں کارکنوں کی ترسیلات کی حاصل ہونے والی سطح آئندہ برقرار رکھنا مشکل ہوگا نیز عالمی کساد بازاری کے تاخیری اثرات بھی پڑ سکتے ہیں۔

## اقتصادی بیرونی کرنسی کھاتے

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران اقتصادی بیرونی کرنسی کھاتوں میں (خالص) آمد بڑھ کر 574 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں<sup>7</sup> گذشتہ دس سال کے رجحان سے معلوم ہوتا ہے کہ مارچ میں آنے والی ترسیلات بارہ مہینوں میں عموماً سب سے زیادہ ہوتی ہیں۔

230 ملین ڈالر کی ہوئی تھی۔

شکل 6.13: اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں خالص آمد

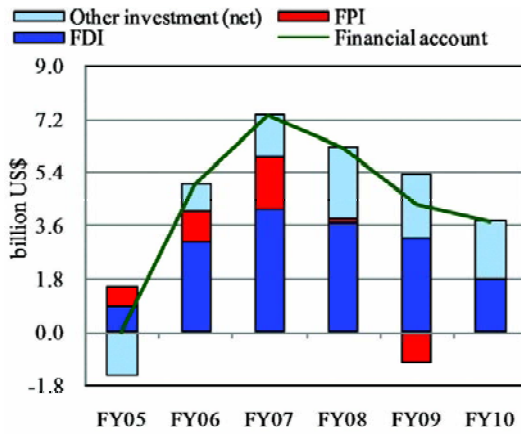


یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ خالص آمد میں پورے سال کے دوران سال بسال بہتری آئی (دیکھئے شکل 6.13)۔ اس بہتری کی وجوہات شرح مبادلہ میں نسبتاً استحکام کے علاوہ اقوام متحدہ، او جی ڈی سی اور ایک بجلی ساز ادارے سے رقوم کی بلند آمد ہے۔

### 6.3 مالی کھاتے کا توازن

مالی کھاتے کی فاضل رقم میں م س 08ء میں سامنے آنے والا بگاڑ جولائی تا اپریل م س 10ء میں بھی جاری رہا (دیکھئے شکل 6.14)۔ زیر جائزہ مدت کے دوران اس فاضل رقم میں 14.5 فیصد سال بسال کی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ دو سال کی اسی مدت میں ہونے والی اوسط کمی 22.6 فیصد رہی۔

شکل 6.14: فاضل مالی کھاتے کے ذرائع (جولائی تا اپریل)

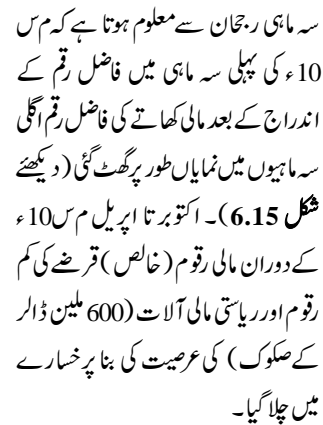


براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں معقول کمی کی وجوہات عالمی معاشی بحران کے تناظر میں بیرونی سرمایہ کاروں کا خطرات سے گریز کا رویہ، اور پاکستان میں بجلی کی شدید قلت

ہے۔ دوسری طرف بین الاقوامی ڈونرز کی طرف سے توقع سے کم تقسیم کے باعث قرضوں کی خالص آمد گھٹ گئی ہے۔ آئی ایم ایف سے ایس ڈی آرز کا (یک بارگی) اختصاص نہ ہوتا تو مالی کھاتے کی فاضل رقم مزید کم ہو جاتی۔

م س 10ء کے زیر جائزہ عرصے کے دوران اسٹاک مارکیٹ میں بیرونی سرمایہ کاری نمایاں طور پر بحال ہوئی ہے جو مثبت امر ہے۔<sup>8</sup> تاہم یہ رقوم مختصر مدتی نوعیت کی، اور بے حد متغیر ہیں۔

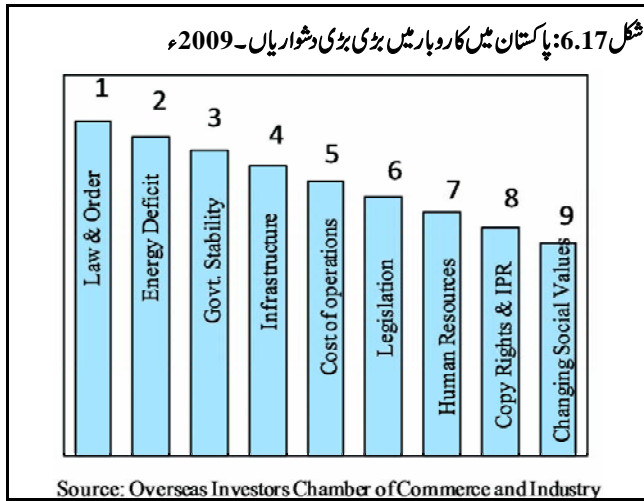
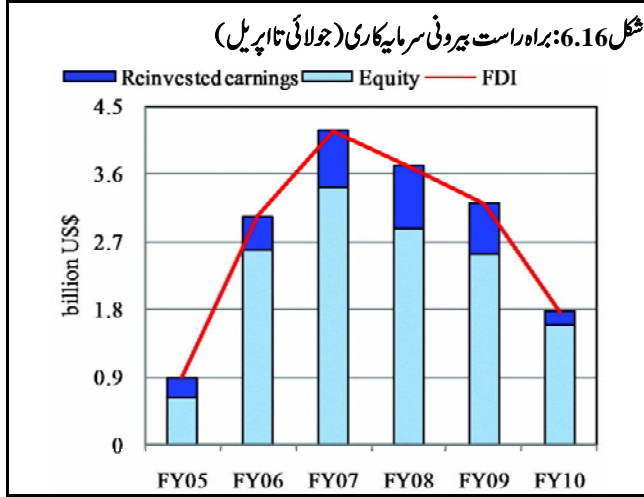
<sup>8</sup> جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری دوبارہ بڑھ کر 570.9 ملین ڈالر ہو گئی ہے جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں خالص 451.1 ملین ڈالر کالے گئے تھے۔



بیرونی سرمایہ کاری (خالص) میں جولائی تا اپریل ۲۰۱۰ء کے دوران کمی کی بنیادی وجہ بیرونی سرمایہ کاری میں ہونے والی معقول کمی ہے۔ یہ گزشتہ برس کے برعکس ہے، گزشتہ برس مجموعی سرمایہ کاری میں کمی کا سبب جزو دانی سرمایہ کاری سے رقوم کا کافی اخراج تھا۔

زیر جائزہ مدت کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 44.7 فیصد کمی آئی جبکہ جزائی سرمایہ کاری سے خالص اخراج میں 95.4 فیصد کم ہو گیا۔ ان میں سے مؤخر الذکر کا بنیادی سبب ادائیگی) سے اخراج کے بڑے حصے کی تلافی کر د

دو سال تک مستحکم رہنے کے بعد براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران بڑی کمی واقع ہو گئی (دیکھئے شکل 6.16)۔ اس مدت کے دوران اس میں سال بسال کی بڑھ کر 44.7 فیصد تک ہو گئی جبکہ گذشتہ دو سال میں اسی مدت کے دوران اوسطاً 12.4 فیصد کمی آئی تھی۔



اس کی کے پس پردہ مختلف عوامل ہیں تاہم اہم ترین عوامل یہ ہیں: امن کے حوالے سے پائے جانے والے خدشات اور بیرونی سرمایہ کاروں کا خطرات سے گریز، عالمی کساد بازاری سے بحالی اور سلامتی سے متعلق غیر یقینی حالات، نیز ملک میں بجلی کی قلت۔ پوری ہی دنیا میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کم ہوئی ہے جس کا تعلق بیرونی سرمایہ کاروں کے محتاط رویے سے ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان کے ”اوپر سیز انویسٹرز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری“ کے 2009ء میں ہونے والے سروے کے مطابق پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاروں کی طرف سے کم سرمایہ کاری کی بنیادی وجہ بد امنی اور بجلی کی قلت ہے (دیکھئے شکل 6.17)۔

تفصیلی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران مجموعی سرمایہ کاری میں ایک تہائی کمی نو سرمایہ کاری آمدنی گھٹنے سے آئی جبکہ بقیہ کمی ایکویٹی رقم اور بین الادارہ قرضہ جات میں تخفیف سے ہوئی۔ ان میں سے اول الذکر کی وجہ یا تو کم منافع یا

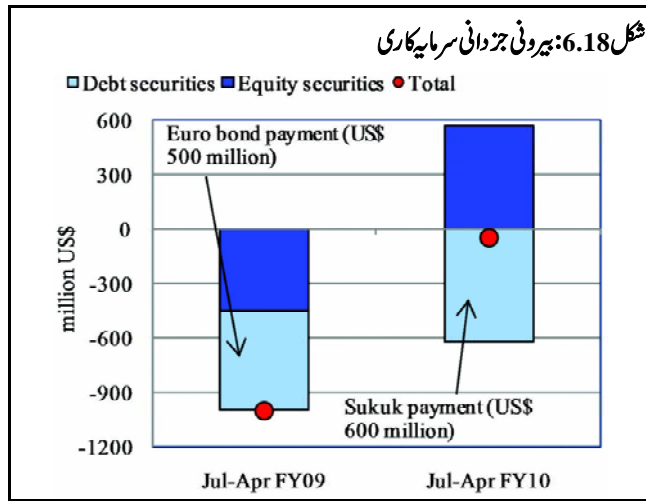
بھاری خسارہ تھا جبکہ موخر الذکر کی وجہ کم منافع اور بیرونی سرمایہ کاروں کو قرضے کے حصول میں دشواری، دونوں تھی۔

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اگرچہ تمام ہی شعبوں میں کم ہوئی، بھاری تخفیف (تقریباً 70 فیصد) ٹیلی مواصلات اور مالی کاروبار کے شعبوں میں کم سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوئی (دیکھئے جدول 6.4)۔ نو سرمایہ کاری کم آمدنی سے قطع نظر، جس چیز نے شعبہ ٹیلی مواصلات میں بیرونی سرمایہ کاری کو بری طرح متاثر کیا وہ منڈی میں مزید گنجائش کی غیر موجودگی اور سخت مسابقت تھی، جبکہ انضمام و تحویل کے کم سودوں اور بین الادارہ قرضہ جات کی کم واپسی کی وجہ سے مالی کاروبار میں سرمایہ کاری متاثر ہوئی۔

اس کے علاوہ پیٹرولیم کی صفائی کے شعبے میں سرمایہ کاری گرتی قرضے کی وجہ سے کم ہوئی جبکہ تیل و گیس میں کم سرمایہ کاری کا سبب بد امنی ہے۔

جدول 6.4: برآمد راست بیرونی سرمایہ کاری (جولائی تا اپریل) بلحاظ شعبہ						
ملین ڈالر میں						
م 10ء			م 09ء			
مجموعہ	نوسرمایہ کاری آمدنی	نقد	مجموعہ	نوسرمایہ کاری آمدنی	نقد	شعبہ
79.1	32.2	46.9	58.0	53.7	4.2	کیمیکل
70.3	55.2	15.1	103.7	73.3	30.4	پٹرولیم کی صفائی
604.7	156.7	448.0	612.1	188.9	423.3	تیل و گیس کی تلاش
0.5	0.5	0.1	31.7	22.7	9.0	سینٹ
11.0	-101.5	112.5	73.3	-18.3	91.6	بکلی
86.3	-5.0	91.3	76.8	-1.3	78.1	تعمیرات
78.0	26.7	51.3	147.7	38.4	109.3	تجارت
309.8	-84.7	394.5	767.1	-42.4	809.4	ٹیلی مواصلات
133.0	31.1	101.9	681.0	186.7	494.3	مالی کاروبار
44.5	3.8	40.7	79.9	4.4	75.6	ذاتی خدمات
355.7	49.7	306.0	573.5	157.7	415.8	دیگر
1,772.9	164.7	1,608.2	3,205.0	663.9	2,541.1	مجموعہ

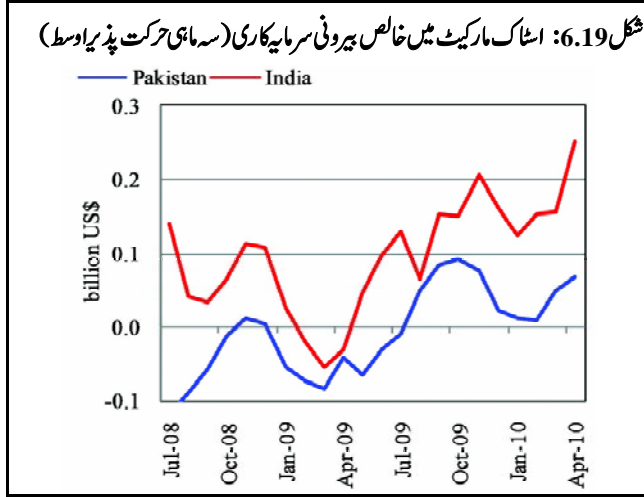
#### بیرونی جزدانی سرمایہ کاری



جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران بیرونی جزدانی سرمایہ کاری سے رقوم کے خالص اخراج میں سال بسال خاصی کمی دیکھی گئی۔ اس کی واحد وجہ ایکویٹی منڈی میں آنے والی بیرونی رقوم کی بحالی ہے جس نے 600 ملین ڈالر کی صکوک ادائیگی کے بڑے حصے کی تلافی کر دی (دیکھئے شکل 6.18)۔ جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران جزدانی سرمایہ کاری سے خالص اخراج گھٹ کر 46 ملین ڈالر رہ گیا جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں خالص اخراج ایک ارب ڈالر<sup>9</sup> ہوا تھا۔

علاقائی رجحان کے مطابق اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری خاصی حد تک بحال ہو گئی جو جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران 571 ملین ڈالر تک جا پہنچی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 451 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا تھا۔ منڈی کے ذرائع سے پتہ چلتا ہے کہ ادارہ جاتی بیرونی سرمایہ کار

<sup>9</sup> اس میں 500 ملین ڈالر یورو بانڈ کی ادائیگی شامل ہے۔



علاقے کی دوسری بڑی منڈیوں کے ساتھ ساتھ پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ میں بھی اکثر سرمایہ لگاتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان اور بھارت کی اسٹاک مارکیٹوں میں بیرونی سرمایہ کاری ایک دوسرے سے خاصی مربوط ہے (دیکھئے شکل 6.19)۔ پاکستان کی ایکویٹی منڈی میں بیرونی سرمایہ کاری رقوم کی بھاری آمد کا سبب بننے والے دیگر عوامل یہ ہیں: (الف) ایم ایس سی آئی فرنیچر مارکیٹ انڈیکس میں پاکستان کا دوبارہ اندراج، (ب) علاقائی منڈیوں کے

مقابلے میں پاکستان کی مارکیٹ ڈسکاؤنٹ پر ٹریڈنگ کر رہی ہے، اور (ج) پاکستان کے رسک پر بیم میں خاصی کمی جیسا کہ کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ (سی ڈی ایس) تفاوت میں کمی سے ظاہر ہے۔

### واجب الادا برآمدی بل

واجب الادا مجموعی برآمدی بل میں جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران 370 ملین ڈالر اضافہ ہوا ہے جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 526 ملین ڈالر کمی واقع ہوئی تھی۔ یہ سارے کا سارا اضافہ برآمد کنندگان کے پاس رکے ہوئے واجب الادا بلوں کی وجہ سے ہوا کیونکہ اس مدت کے دوران بینکوں کے پاس موجود بلوں میں 7 ملین ڈالر کمی واقع ہوئی۔

برآمدی بلوں میں اضافے کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں، ایک برآمدات میں اضافہ، دوسرے روپے کی قیمت گرنے کی توقعات۔

### کرنسی اور امانتیں (اثاثے)

جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران کرنسی اور امانتوں میں 270 ملین ڈالر کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 36 ملین ڈالر اضافہ ہوا تھا۔ اس کی بڑی وجہ تیل کی ادائیگیاں بین البینک منڈی کو منتقل ہونے کے باعث کمرشل بینکوں کے تجارتی نوٹسروں میں کمی تھی۔

### قرضوں کی آمد (خالص)

قرضوں کی خالص آمد جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران 0.6 ارب ڈالر رہ گئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں یہ 1.3 ارب ڈالر تھی۔ اس تخفیف کی وجہ نجی شعبے کو خام ادائیگی میں کمی تھی جبکہ سرکاری قرضے کی (خالص) آمد میں بھی کمی ہوئی۔ سرکاری قرضے کی آمد آئی ایم ایف سے برج مالکاری (1.1 ارب ڈالر)، ایشیائی بینک سے (0.2 ارب ڈالر) اور عالمی بینک سے (0.3 ارب ڈالر) کی بنا پر ہوئی۔



یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسلامی ترقیاتی بینک کے قرضے کی (323 ملین ڈالر) واپسی جو دسمبر 2009ء میں واجب الادا تھی، چھ ماہ کے لیے آگے بڑھادی گئی ہے۔

## دیگر واجبات (خالص)

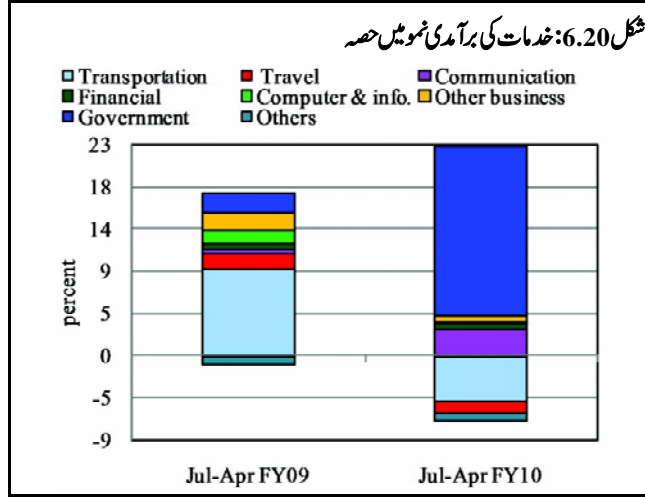
جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران دیگر واجبات (خالص) میں 1.1 ارب ڈالر کا معقول اضافہ آئی ایم ایف کے ایس ڈی آر کے اجرا کی بنا پر ہوا۔

## 6.4 خدمات کی تجارت

خدمات کے کھاتے کا خسارہ زیر جائزہ مدت کے دوران 39.0 فیصد سکڑ کر 2.0 ارب ڈالر رہ گیا جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں یہ 42.8 فیصد کم ہوا تھا۔ مذکورہ خسارے میں یہ کمی دو وجوہات سے ہوئی، خدمات کی درآمد میں 12.2 فیصد کمی اور خدمات کی برآمد میں 15.3 فیصد اضافہ۔

زرمبادلہ کمپنیوں سے قوم کے اخراج پر پابندیوں کی بنا پر اور اشیا کی گرتی ہوئی درآمدات کی بنا پر بار برداری کے اخراجات میں کمی کے پیش نظر خدمات کی درآمدی نمو میں کمی متوقع تھی۔ خدمات کی درآمدی نمو میں کمی کے ساتھ ساتھ سرکاری خدمات کی برآمدات میں اضافہ ہوا اور ٹیلی مواصلات خدمات کی برآمدی کارکردگی قابل تعریف رہی چنانچہ خدمات کی تجارت کا خسارہ معقول حد تک گر گیا (دیکھئے جدول 6.5)۔

جدول 6.5: خدمات کی تجارت میں خسارہ کم ہونے کے اسباب (جولائی تا اپریل)				
ملین امریکی ڈالر				
مئی 2009ء		مئی 2010ء		
قدر	مطلق تبدیلی	قدر	مطلق تبدیلی	
3,126	442	3,605	479	برآمدات
جس میں شامل ہیں:				
1,106	248	952	-154	نقل و حمل کی وصولیاں
95	7	185	90	ٹیلی مواصلات
465	183	537	72	لاجنٹ
461	-127	950	489	نان لاجنٹ
999	131	981	-18	دیگر تمام
6,344	-1,966	5,567	-777	درآمدات
جس میں شامل ہیں:				
3,119	103	2,812	-307	نقل و حمل کی ادائیگیاں
2,298	-2,017	1,646	-652	سفر و دیگر کاروبار
جس میں				
1,138	-2,161	553	-585	زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے ادائیگی
319	-37	505	186	سرکاری خدمات
608	-15	605	-3	دیگر تمام
3,218	-2,408	1,962	-1,256	تجارتی خسارہ



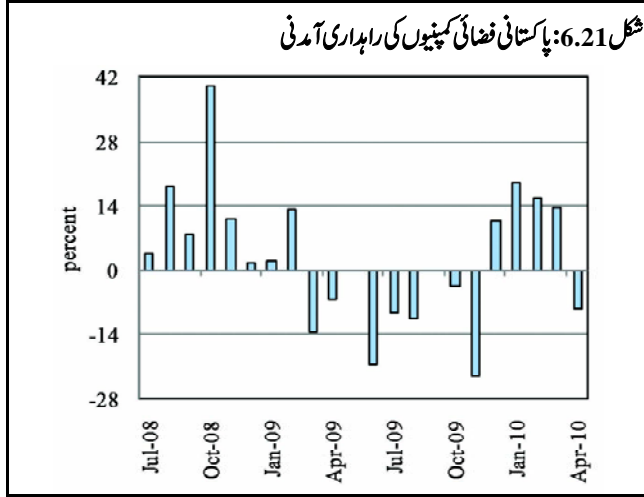
### خدمات کی برآمد

خدمات کی برآمد میں جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران سرکاری خدمات کی وصولیوں میں بہتری کی بنا پر 15.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 16.5 فیصد کی مستحکم نمو ہوئی تھی۔ حالیہ نمو میں ٹیلی مواصلات، مالی کاروبار اور دیگر کاروبار نے بھی اپنا حصہ ادا کیا (دیکھئے شکل 6.20)۔

خدمات کی برآمد کے ماہوار سال بسال تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ فروری 2010ء

کے بعد سے برآمدات میں بہتری آئی ہے اور اس کا سبب مختلف عوامل کا مشترکہ اثر ہے مثلاً لاجسٹک سپورٹ کی رقوم کی آمد، پاکستانی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی میں اضافہ، بین الاقوامی سیاحوں سے زائد وصولیاں، جائز ذرائع سے ٹیلی فونی کالوں کی آمدورفت اور دیگر متفرق کاروباری خدمات میں اضافہ (دیکھئے جدول 6.6)۔

جدول 6.6: اہم خدمات کی برآمد (م س 10ء)						
ملین ڈالر، فیصد نمو						
موسم			مطلق قدر			
جولائی تا مارچ	فروری تا مارچ	جولائی تا جنوری	جولائی تا مارچ	فروری تا مارچ	جولائی تا جنوری	
-13.9	13.4	-22.5	948	287	661	نقل و حمل
-12.5	12.5	-20.2	238	72	166	سفری خدمات
80.2	-6.7	182.4	200	56	144	مواصلات
-53.6	-20.0	-60.9	13	4	9	تعمیرات
-27.1	-16.7	-30.6	35	10	25	بیمہ
44.8	0.0	100.0	95	21	74	مالی
0.0	-2.4	0.9	155	41	114	کمپیوٹر اور اطلاعی ٹیکنالوجی
-45.5	100.0	-60.0	6	2	4	رہائشی اور لائسنس فیس
4.9	28.6	-3.7	432	144	288	دیگر کاروبار
			4	3	1	ذاتی، ثقافت اور تفریح
60.6	552.6	-22.1	1,486	868	618	سرکاری خدمات
15.5		-100.0	537	537	0	جس میں لاجسٹک معاونت
<b>15.3</b>	<b>114.5</b>	<b>-13.2</b>	<b>3,612</b>	<b>1,508</b>	<b>2,104</b>	<b>مجموعہ</b>



**نقل و حمل کی خدمات کی برآمد** جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران سال بسال 13.9 فیصد گر گئی جو کہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 28.9 فیصد نمو کے برعکس ہے۔ حالیہ کی کا سبب بار برداری سے نسبتاً کم آمدنی، مقامی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی میں کمی اور غیر ملکی ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی محدود سرگرمیاں ہیں۔ ذرائع نقل و حمل کی وصولیوں میں سب سے بڑا حصہ پاکستانی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی کا ہوتا ہے جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں یہ 6.4 فیصد بڑھی تھی۔

ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستانی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.21) یہ اضافہ اس تناظر میں ہوا کہ بعض بین الاقوامی فضائی کمپنیوں نے سلامتی کی صورتحال کے باعث پاکستان میں اپنی سرگرمیاں بند کر دی تھیں۔<sup>10</sup> علاوہ ازیں پی آئی اے نے چند نئے شہروں کے لیے پروازیں شروع کی ہیں اور بعض شہروں کے لیے اپنی پروازوں کی تعداد بڑھادی ہے۔ چنانچہ سفری خدمات کی برآمد کی ذیل میں بیرونی مسافروں کی کیٹیگری میں بھی اضافہ ہوا۔

جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران بار برداری آمدنی میں 29.7 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس اس مدت میں 1.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مصنوعات کی درآمد اور بار برداری اخراجات کی ادائیگی میں تعلق جتنا مضبوط ہے اتنا مضبوط مصنوعات کی درآمد اور بار برداری آمدنی میں نہیں ہے۔ بحری جہازوں کی ملکی کمپنیاں مجموعی ضروریات کا صرف 12 سے 13 فیصد پورا کرتی ہیں جبکہ غیر ملکی درآمد کنندگان بیرونی شپنگ کمپنیوں کو بار برداری کی جو ادائیگی کرتے ہیں وہ پاکستان کے کھاتے میں درج نہیں ہوتی۔ چنانچہ ایشیا کی درآمد بڑھنے کی صورت میں یہ ضروری نہیں کہ پاکستان کی بار برداری آمدنی بھی بڑھے، جیسا کہ ایشیا کی درآمد اور بار برداری اخراجات کی صورت میں ہوتا ہے۔

**سفری خدمات کی برآمد** 12.3 فیصد گر گئی جس کی وجہ زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے وصولیوں میں آنے والی کمی تھی۔ ان کمپنیوں کے توسط سے آنے والی وصولیوں میں 56 ملین ڈالر کمی ہوئی جس کا تعلق اسٹیٹ بینک کی جانب سے ان کمپنیوں پر عائد بعض پابندیوں سے تھا۔<sup>11</sup>

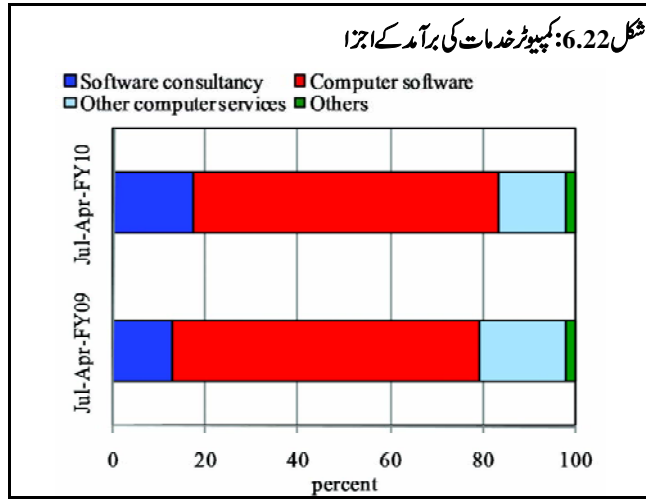
<sup>10</sup> برٹش ایرویز نے مارچ 2009ء میں پاکستان سے اپنی پروازیں بند کر دی تھیں، اگست 2009ء سے فلج کی فضائی کمپنیوں نے پشاور سے اپنی پروازیں معطل کر دیں جبکہ سگا پورا ایر لائنز نے پاکستان میں اپنی سرگرمیاں فروری 2010ء میں روک دیں۔

<sup>11</sup> 2009ء سے پہلے یہ وصولیاں جاری منتقلیوں میں بطور contra item درج کی جاتی تھیں۔ زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے رقم کی منتقلی کو کارکنوں کی ترسیلات اور دیگر رقم کی آمد زائل کر دیا کرتی تھی۔ 2009ء کے بعد سے ”دیگر رقم کی آمد“ کو بطور زرمبادلہ کمپنیاں، سفری خدمات کی وصولیوں میں درج کیا جاتا ہے۔

”غیر ملکی سیاحوں“ کے زمرے میں اضافے نے زرمبادلہ کمپنیوں کی وصولیوں میں کمی کا جزوی ازالہ کر دیا۔ غیر ملکی سیاحوں سے وصولیوں میں 14.5 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا ہے جو جولائی تا اپریل م س 09ء میں 168 ملین ڈالر تھیں اور رواں مالی سال 193 ملین ڈالر ہو گئیں۔

**مواصلاتی خدمات کی برآمد میں 80.3 فیصد کا شاندار اضافہ ہوا، اس میں اہم حصہ ٹیلی مواصلاتی خدمات کی برآمد کا ہے جو گزشتہ برس کی زیر جائزہ مدت کے مقابلے میں رواں مالی سال 95.6 فیصد بڑھ گئی۔** دراصل پی ٹی اے نے غیر قانونی کالوں کا سلسلہ روکنے کے لیے Monitoring and Reconciliation of International Telephone Traffic کا اقدام کیا تھا۔ مذکورہ اضافہ رواں مالی سال تصنیف کی شرح میں کمی کی وجہ سے بھی ہوا۔<sup>12</sup>

ماہوار اعداد و شمار سے مارچ م س 10ء کے بعد سے ٹیلی مواصلات خدمات کی برآمدی نمویں کمی کا پتہ چلتا ہے۔ یاد رہے کہ مارچ 2009ء کے بعد سے بھی بین الاقوامی ٹیلی فون ٹریفک بڑھنے لگا تھا، یہ وہ زمانہ تھا جب پی ٹی اے نے ایف آئی اے کے تعاون سے ملک کے مختلف شہروں میں غیر قانونی آپریٹرز پر چھاپے مارے تھے۔



**کمپیوٹر اور اطلاعاتی خدمات کی برآمد جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران 0.4 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ دو سال سے اس مدت میں اس برآمد کی نمو 31.7 فیصد اور 44.9 فیصد رہی ہے۔ اس شعبے کی نمو کرنے کا تعلق غیر ملکی طلب کم ہونے سے ہے۔ سافٹ ویئر کنسلٹنسی خدمات میں 35.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ کمپیوٹر سافٹ ویئر اور کمپیوٹر کی دیگر خدمات کی برآمد جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران بالترتیب 0.2 فیصد اور 21.5 فیصد کم ہو گئی۔**

سافٹ ویئر کی برآمد اپنے حجم کے باعث گروپ کی مجموعی برآمدات پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے (دیکھئے شکل 6.22)۔

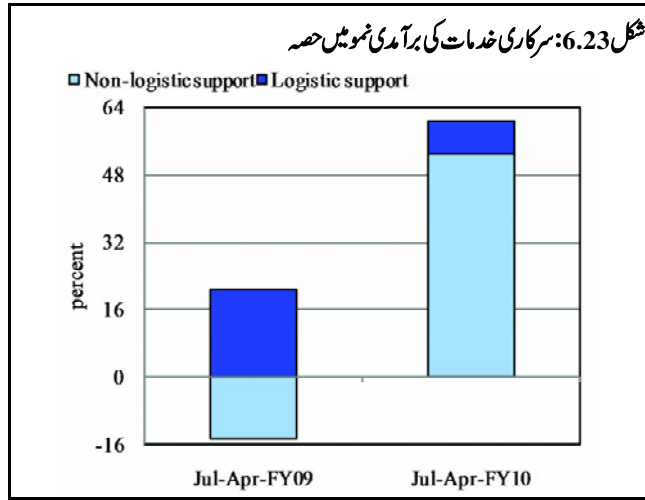
”گلوبل انفارمیشن ٹیکنالوجی رپورٹ 2009-2010ء“<sup>13</sup> کے مطابق پاکستان کی پوزیشن گزشتہ برس کی 98 سے بڑھ کر 87 ہو گئی۔ اس طرح اس شعبے میں نمو کے موجودہ بردست امکانات اجاگر ہوئے ہیں اور یہ پاکستان کو زرمبادلہ کم کرنے والے اہم شعبہ بن گیا ہے۔<sup>14</sup>

<sup>12</sup> دسمبر 2009ء کے ”ٹیلی کام سہ ماہی جائزے“ کے مطابق تصنیف کے نرخ 12.5 بیٹ فی منٹ سے گر کر 10.5 بیٹ فی منٹ ہو گئے۔

<sup>13</sup> ”گلوبل انفارمیشن ٹیکنالوجی رپورٹ 2009-2010ء“ عالمی اقتصادی فورم نے جاری کی تھی۔

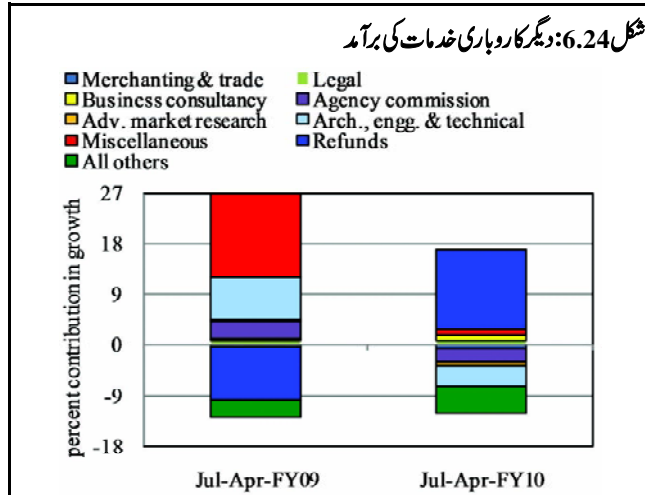
<sup>14</sup> پی ایس ای بی کے مطابق اس صنعت کا حجم 2.8 ارب ڈالر ہے جبکہ برآمدات سے اس شعبے کی آمدنی 1.4 ارب ڈالر ہے۔

اس سب کے باوجود، آئی ٹی کے شعبے کے مسائل حل کرنے کی غرض سے ایک جامع پالیسی اختیار کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ عام مسائل یہ ہیں: قانون کا ادھورا نفاذ، اہل افرادی قوت کی کمی اور مالکاری کے مسائل۔ اس کے علاوہ جو غیر رجسٹرڈ سافٹ ویئر ہاؤسز ویب پورٹلز پر کام کر رہے ہیں انہیں ترغیبات دی جائیں۔



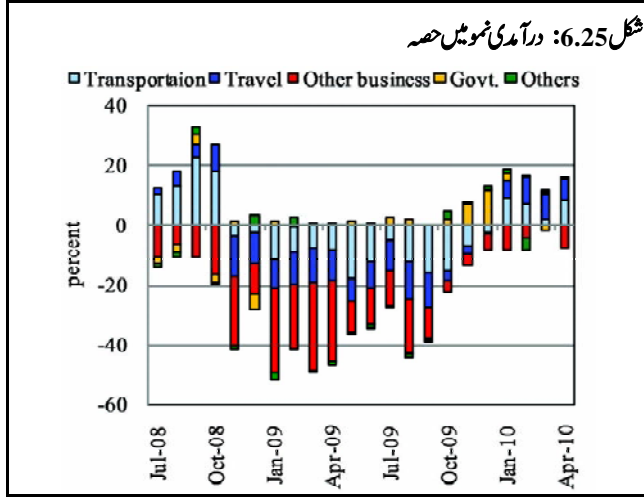
سرکاری خدمات کی برآمد میں جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران 60.7 فیصد معقول نمونہ ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے میں 6.4 فیصد نمونہ ہوئی تھی۔ حالیہ نمونہ غیر لاجسٹک وصولیوں سے ہوئی کیونکہ زیر جائزہ مدت کے دوران لاجسٹک تعاون میں 106.1 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.23)۔

غیر لاجسٹک تعاون بڑھنے کی وجہ پاکستان میں غیر ملکی سفارت خانوں کی طرف سے ترسیلات میں اضافے کے علاوہ بین الاقوامی تنظیموں کے توسط سے وصولیاں ہیں۔ امریکہ کی سفارتی سرگرمیوں کا بڑھنا بھی غیر لاجسٹک تعاون میں اضافے کی ایک وجہ ہے۔



دیگر کاروباری خدمات کی برآمد جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران 5.0 فیصد زائد ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 14.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ حالیہ نمونہ کی وجہ بازا دانیگی میں کمی تھی تاہم تجارتی خدمات اور کاروباری مشاورت کی برآمد میں ہونے والے اضافے نے بھی اس گروپ کی برآمدات میں کردار ادا کیا (دیکھئے شکل 6.24)۔ زمرہ متفرق جس کا کاروباری خدمات کی مجموعی برآمدات میں سب سے بڑا یعنی 42.6 فیصد حصہ ہے، زیر جائزہ عرصے

کے دوران 2.4 فیصد اضافہ ہوا، اس کے بعد ایجنسی کمیشن اور انجینئرنگ اور تکنیکی خدمات کے زمروں میں اس عرصے کے دوران کمی دیکھی گئی۔

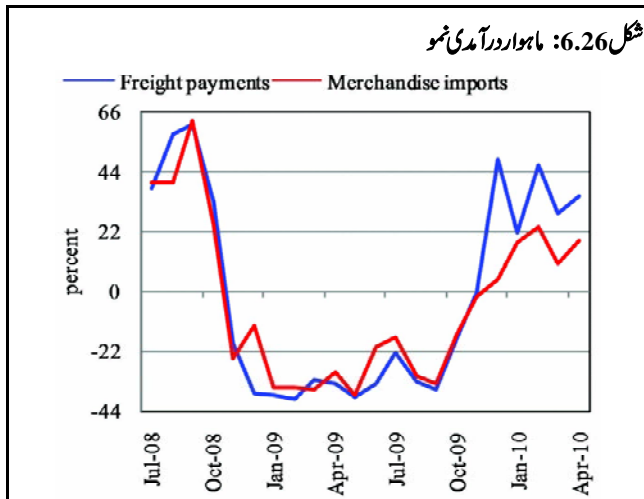


### خدمات کی درآمد

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران خدمات کی مجموعی درآمدات 12.2 فیصد گر گئیں جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں کمی 23.6 فیصد ہوئی تھی۔ حالیہ تخفیف کی اہم وجوہات زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے رقوم کے اخراج میں مسلسل کمی نیز ایشیا کی درآمد گھٹنے کی بنا پر بار برداری اخراجات کا کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 6.25)۔

خدمات کی درآمدی نمونہ مبر 2008ء (م س 09ء) میں تیزی سے گری تھی جو کہ ایک زرمبادلہ کمپنی کے خلاف اقدام اور زرمبادلہ کے اخراج پر حد عائد کرنے کے اسٹیٹ بینک کے فیصلے کا اثر تھا، نیز اس وقت درآمدات بھی گری تھیں (دیکھئے شکل 6.25)۔ یہ رجحان ایک سال برقرار رہا تاہم دسمبر 09ء کے بعد سے خدمات کی درآمد بحال ہونا شروع ہوئی ہے۔ خدمات کی درآمد میں سال بسال ماہوار بحالی کا سبب مصنوعات کی درآمدات میں اضافہ، بلند سفری ادائیگیاں اور بین الاقوامی اداروں کے توسط سے ادائیگیوں میں اضافہ ہے۔<sup>15</sup>

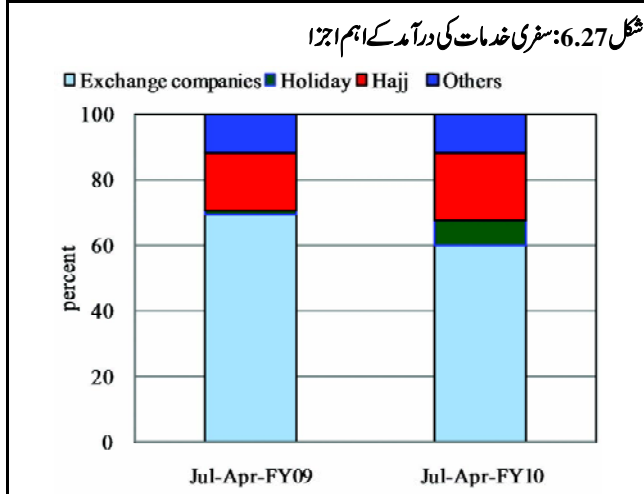
**نقل و حمل کی خدمات کی ادائیگیاں جو خدمات کی مجموعی درآمدی ادائیگیوں کا نصف ہیں، جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران 9.8 فیصد**



گرگٹیں جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ 3.4 فیصد بڑھی تھیں۔ حالیہ کمی کا بنیادی سبب گذشتہ سال کے مقابلے میں اس سال بار برداری کی کم ادائیگیاں ہیں کیونکہ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں ایشیا کی درآمد گری ہے (دیکھئے شکل 6.26)۔

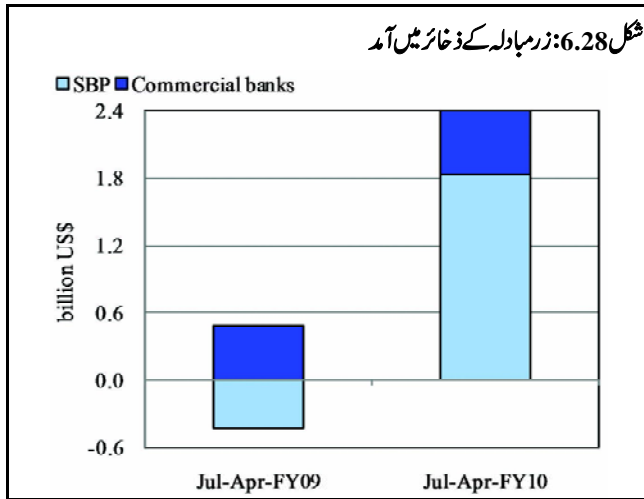
غیر ملکی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی اور پاکستانی ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے اخراجات بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران کم ہوئے۔ بعض اہم بین الاقوامی فضائی کمپنیوں کی پروازیں

<sup>15</sup> بین الاقوامی اداروں (اقوام متحدہ، عالمی ادارہ صحت، یو ایس ایڈو فیو) کو ادائیگی روپے میں کی جاتی ہے جسے وصولیوں کے عوض، حساباتی مقصد کے لیے ڈالر میں درج کیا جاتا ہے۔



بندر رہنے کی وجہ سے بھی غیر ملکی کمپنیوں کی راہداری آمدنی محدود رہی۔ سنگا پور ایئر لائنز کی طرف سے پروازیں بند کیے جانے کے بعد اس زمرے کی درآمدات مزید گرنے کا امکان ہے۔<sup>16</sup>

زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے رقوم کے اخراج پر عائد رکاوٹوں کے سبب سفری خدمات اور دیگر کاروباری خدمات کی درآمدات توقع کے مطابق گر گئی۔ زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے ادائیگیاں، جن کا گروپ کی مجموعی درآمد میں بڑا حصہ ہے، جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران 51.4 فیصد کم ہو گئیں (دیکھئے شکل 6.27)۔

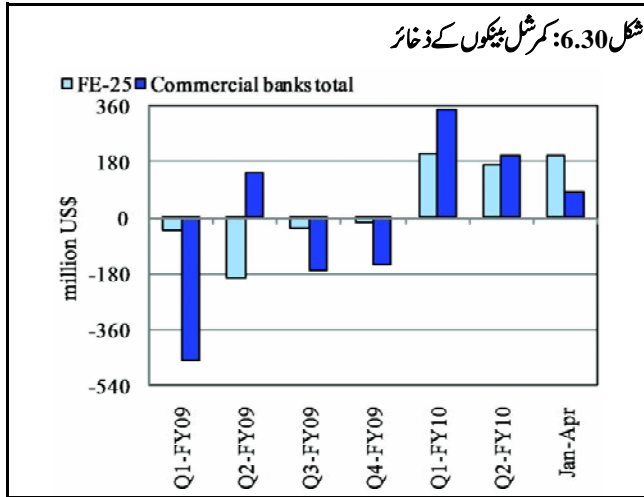
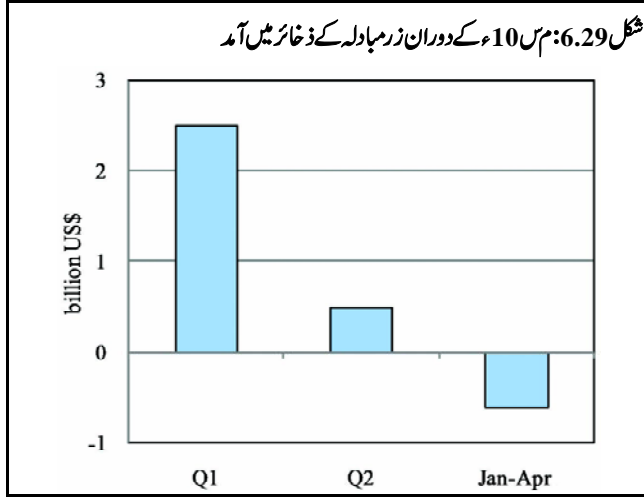


جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران سفری خدمات کی ادائیگیاں اگرچہ 18.2 فیصد گریں، اس کا ذیلی زمرہ بیرون ملک تفریحی تعطیلات بڑھ کر 55 ملین ڈالر ہو گیا جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ 8 ملین ڈالر تھا۔ یہ تبدیلی غالباً پاکستانی سیاحوں کی بین الاقوامی تفریحی مقامات میں دلچسپی کی عکاس ہے کیونکہ ملک کے اندر سلامتی کی صورت حال تشویش ناک ہے۔

**سفری خدمات کی درآمد** کی طرح دیگر کاروباری خدمات کی درآمد بھی 35.0 فیصد گر گئی۔ تاہم ماہوار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں زمروں میں گرنے کا رجحان سست ہوا ہے بلکہ سفری خدمات نے رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں مثبت نمو دکھائی ہے۔ دونوں زمروں میں بہتری کا رجحان چھاپوں اور اسٹیٹ بینک کے اقدامات کے نتیجے میں زرمبادلہ کمپنیوں<sup>17</sup> کے توسط سے ادائیگیاں کم ہونے پر ناخوشی کا اظہار ہے۔

<sup>16</sup> سنگا پور کی قومی پرچم بردار سنگا پور ایئر لائنز نے پاکستان کے ادارہ شمیری ہوا بازی کو مطلع کیا کہ وہ 17 فروری 2010ء سے اپنی پروازیں بند کر دے گی۔

<sup>17</sup> م س 09ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے اخراج پر کئی پابندیاں عائد کیں۔ اکتوبر م س 09ء میں ایک کمپنی پرائیف آئی اے نے چھاپہ مارا۔ ان دعوؤں کی بنا پر زرمبادلہ کمپنیوں سے برآمدات اور درآمدات دونوں کی ادائیگیاں نمایاں طور پر کم ہو گئیں۔



## 6.5 زرمبادلہ کے ذخائر

اپریل 2010ء کے اختتام پر پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر 2.4 ارب ڈالر بڑھ کر 15.2 ارب ڈالر تک جا پہنچے (دیکھئے شکل 6.28)۔ اضافے میں بڑا حصہ (1.8 ارب ڈالر) اسٹیٹ بینک کے ذخائر کا ہے تاہم کمرشل بینکوں کے ذخائر میں بھی 560 ملین ڈالر اضافہ ہوا۔

سہ ماہی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اضافہ رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں ہوا اور اگلی دوسہ ماہیوں میں واجبی اضافہ ہوا۔ پہلی سہ ماہی میں اس اضافے کا بڑا سبب ایس بی اے کے تحت آئی ایم ایف سے ایس ڈی آر کا اختصاص تھا، چنانچہ اگلی سہ ماہیوں میں آئی ایم ایف کی جانب سے کم رقم ملنے کے باعث ذخائر میں اضافہ محدود رہا (دیکھئے شکل 6.29)۔

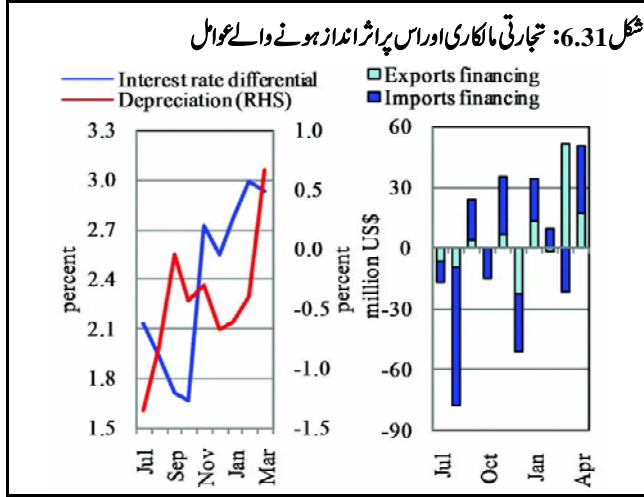
آئی ایم ایف کے تعاون سے قطع نظر، جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک

کے ذخائر میں اضافہ تیل کی ادائیگیاں بین الینک منڈی کو منتقل کرنے اور شرح مبادلہ میں ردوبدل کی وجہ سے بھی ہوا۔ ان میں سے اول الذکر اقدام سے منڈی میں مداخلت کی ضرورت کم ہوگئی اور موخر الذکر سے جاری حسابات کا خسارہ محدود رکھنے میں مدد ملی۔<sup>18</sup>

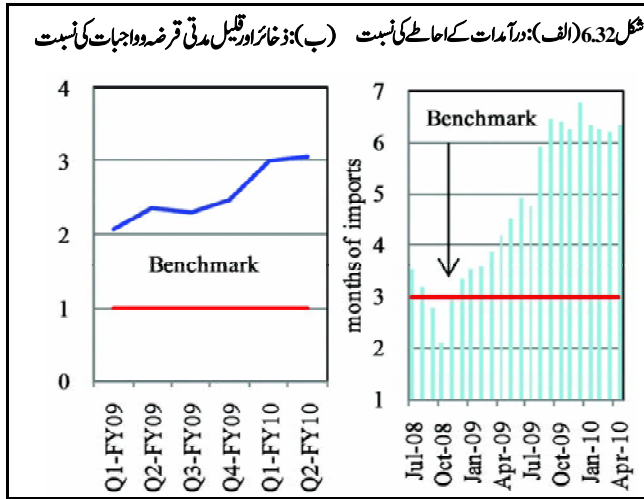
جولائی تا اپریل کے دوران کمرشل بینکوں کے ذخائر میں اضافہ بیرونی کرنسی امانتیں بڑھنے اور بیرونی کرنسی میں قرضوں کی ادائیگی کی عکاسی کرتا ہے (دیکھئے شکل 6.30)۔ ان دونوں میں اضافہ شرح مبادلہ گرنے کی توقعات کا نتیجہ تھا جس سے نہ صرف بیرونی کرنسی کھاتوں میں رقم آتی ہیں بلکہ ایف ای-25 کے تحت قرض لینے کی بھی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ کمرشل بینکوں کے ذخائر میں اضافہ خاصا حیران کن ہے کیونکہ تیل کی ادائیگی بین الینک منڈی کو منتقل کی جا چکی ہے جس سے کمرشل بینکوں کے تجارتی نوٹسروں پر منفی اثر پڑتا ہے۔

18 اگر جاری حسابات کا خسارہ کم نہ ہوتا تو زرمبادلہ کے ذخائر ختم ہو جاتے یا پھر ان میں کوئی بہتری دکھائی نہ دیتی۔





زیر جائزہ عرصے کے دوران خالص تجارتی ماکاری میں 19.5 ملین ڈالر سال بسال کی آئی تاہم برآمدی ماکاری میں مارچ تا اپریل 2010ء کے دوران معقول ادائیگی ہوئی جو کہ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت 0.7 اور 0.5 فیصد ماہانہ بڑھنے، اور شرح سود کے تفرق (جو کہ برآمدی نو ماکاری اسکیم اور بیرونی کرنی قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح سود ہے) میں اضافے کا نتیجہ ہے (دیکھئے شکل 6.31)۔



موزونیت سرمایہ کے اظہار سے موزونیت سرمایہ کا تجزیہ کرنے کے کئی طریقے ہیں جن میں سب سے عام طریقہ درآمدات کا احاطہ کرنے کی نسبت کا ہے۔ یہ طریقہ کم آمدنی والے ان ملکوں کے لیے زیادہ موزوں ہے جنہیں جاری حسابات میں دھچکوں کا خطرہ رہتا ہے اور جنہیں سرمائے کی منڈیوں تک مستحکم رسائی حاصل نہیں ہوتی۔ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران درآمدات گرنے سے پاکستان کی احاطہ درآمدات کی نسبت خاصی مستحکم رہی جو کہ چھ ماہ سے زائد ہے (دیکھئے شکل 6.32 الف)۔

ایک اور نشانیہ Greenspan-Guidotti قاعدہ ہے جو سرمایہ کھاتے کے بحران سے زد پذیری کو جانچتا ہے۔ قلیل مدتی قرضہ و واجبات کے ساتھ پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر کی نسبت دسمبر 09ء کے خاتمے پر 3.1 کی اطمینان بخش سطح پر تھی (دیکھئے شکل 6.32 ب)۔ اس نسبت کی نشانیہ سطح ایک ہے (دیکھئے ہاکس 6.1)۔<sup>19</sup>

<sup>19</sup> ایس ڈی ایل میں قلیل مدتی مجموعی بیرونی قرضے کے ساتھ ساتھ ایک سال یا اس سے کم مدت میں واجب الادا بنیادی رقم اور یا سودی ادائیگی شامل ہے۔

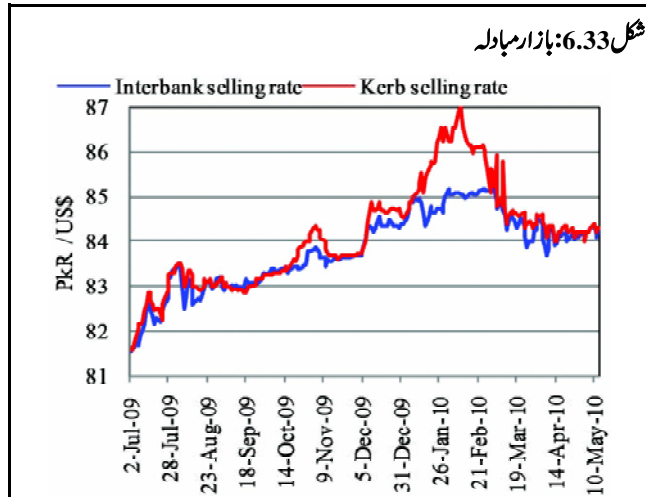
### باس 6.1: زرمبادلہ کے ذخائر اور ایس ڈی ایل کی نسبت کی اہمیت اور قلیل مدتی بیرونی قرضے کی تشریح

زرمبادلہ کے ذخائر اور قلیل مدتی بیرونی قرضے کی باہمی نسبت کی زبردستی کے اظہار بے کے طور پر اہمیت واضح ہوتی جا رہی ہے۔  
(1) جس ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر اور قلیل مدتی بیرونی قرضے کی باہمی نسبت پست ہوگی اسے بیرونی دھچکوں کا خطرہ زیادہ ہوگا۔ (2) یہ نسبت پست ہونا غیر محتاط اقتصادی پالیسیوں کا اظہار ہو سکتا ہے۔ (3) یہ نسبت کم ہو تو اقتصادی بحران زیادہ شدید ہوگا، کیونکہ اقتصادی حسابات کو متوازن کرنے کے لیے جاری حسابات اور شرح مبادلہ میں رد و بدل کا دائرہ بڑھ جاتا ہے۔

تاہم، اس اظہار بے کا تخمینہ آسان نہیں۔ ڈیٹا کے مسائل سے قطع نظر، قلیل مدتی بیرونی قرضے اور واجبات کی تشریح ہی اس اظہار بے کے تخمینے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ قلیل مدتی بیرونی قرضہ بیرون ملک سے آنے والا وہ قرضہ ہے جس کی عرصیت ایک سال یا اس سے کم ہو۔ قلیل مدتی قرضے کے لیے فی الحال دو تشریحاتیں اپنائی جاتی ہیں۔<sup>20</sup>  
(1) بقیہ عرصیت کا تصور: اس تصور کے مطابق وہ تمام بیرونی یا سرحد پار قرضہ قلیل مدتی قرضہ کہلاتا ہے جس کی ادائیگی اس کی حقیقی عرصیت سے قطع نظر، ایک سال کے اندر ہونی ہو۔ بینک برائے بین الاقوامی تصفیہ (آئی آئی ایس) اس تشریح کو استعمال کرتا ہے۔  
(2) عالمی بینک کی اشاعت ”گلوبل ڈیولپمنٹ فنڈس“ کے مطابق قلیل مدتی قرضے میں صرف بیرونی واجبات شامل ہوتے ہیں، ان میں ترقی پذیر ملکوں کو دیے جانے والے ایک سال یا کم عرصیتوں کے سرکاری تجارتی قرضے بھی شامل ہیں، جیسا کہ ادائیگی ڈی نے بتایا ہے۔

### 6.6 شرح مبادلہ

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران پاکستانی روپے میں مقابلتا استحکام پایا گیا اور اس کی قیمت صرف 3.5 فیصد گری جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 16.3 فیصد گری تھی۔ جہاں، محدود تجارتی خسارہ اور کارکنوں کی ترسیلات میں پائیدار نمو روپے کے استحکام میں معاون ثابت ہوئی، وہاں مالی رقوم کی آمد میں کمی نے منفی اثر ڈالا۔ تاہم بیرونی کھاتے کا مجموعی توازن فاضل میں، اور ذخائر کی صورتحال مستحکم رہی، چنانچہ روپے پر پڑنے والے دباؤ سے نمٹنا آسان تھا۔



البتہ غیر رسمی منڈی میں جولائی تا اپریل پوری مدت کے دوران خاصا تغیر موجود رہا جس کی شروع میں وجہ جج کے موقع پر طلب، اور بعد میں وجہ تیل کی ادائیگیوں کی منتقلی تھی۔ غیر رسمی منڈی میں ڈالر کی طلب جنوری اور فروری میں خاص طور پر بلند تھی جس سے شرح مبادلہ میں غیر رسمی اضافت اور تغیر خاصا بلند ہو گیا (دیکھئے شکل 6.33 اور 6.34)۔

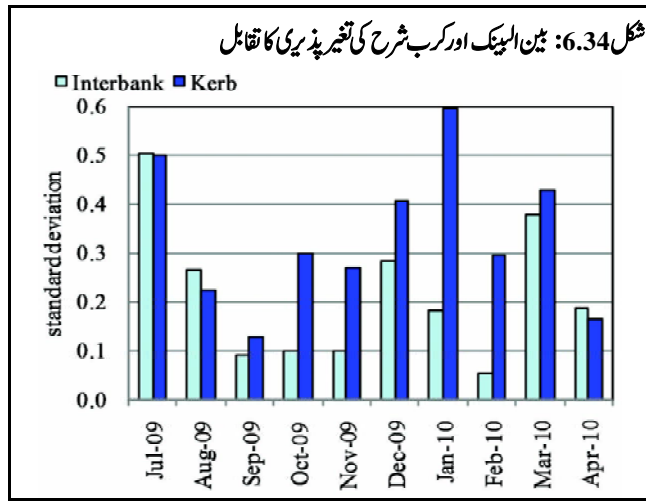
شواہد بتاتے ہیں کہ جنوری تا فروری م س 10ء میں ڈالر کی حد سے بڑھی ہوئی طلب

زیادہ تر سٹہ باز انتہی کیونکہ مارچ میں یہ دم توڑ گئی۔ غیر رسمی منڈی میں سٹہ باز اند دباؤ کا خاتمہ مارچ کے دوران جزو دانی سرمایہ کاری بڑھنے اور کارکنوں کی ترسیلات میں اضافے کی بنا پر بھی ہوا۔

<sup>20</sup> ماخذ: آئی ایم ایف۔

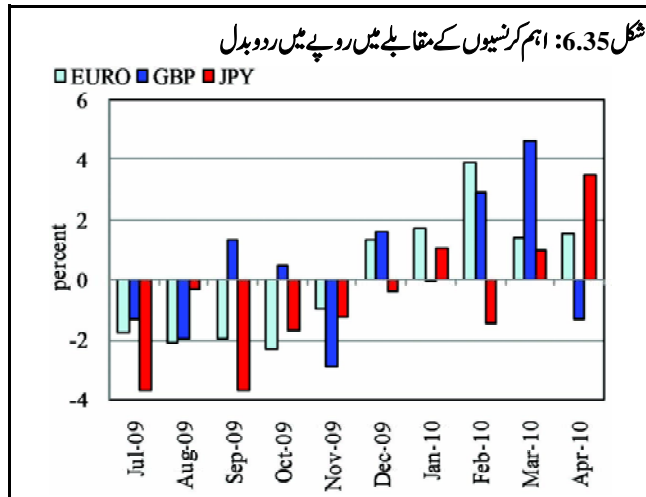
ان رقوم کی آمد سے روپیہ فروری میں ہونے والا نقصان کسی حد تک پورا کرنے کے قابل ہوا چنانچہ اختتام فروری سے اختتام اپریل 2010ء کے درمیان ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 1.22 فیصد بڑھ گئی۔

### اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی کارکردگی



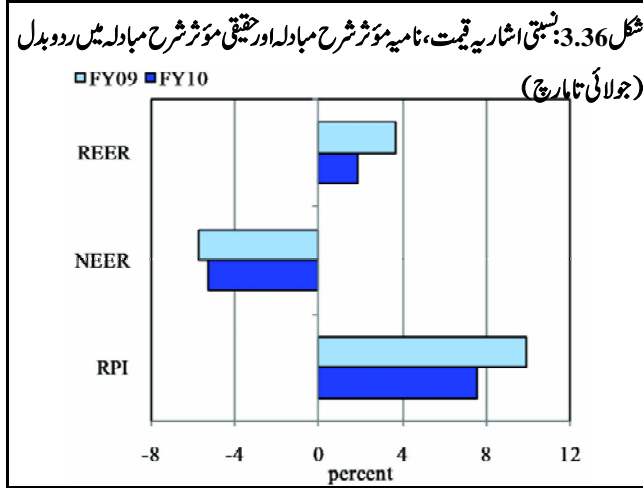
ڈالر دسمبر 2009ء سے اہم کرنسیوں یورو اور پونڈ کے مقابلے میں طاقتور ہو رہا تھا۔ یونان کے واقعات اور دوسرے یورپی ملکوں پرنگال، آئرلینڈ اور اسپین میں آئندہ مسائل کے حوالے سے پائی جانے والی تشویش ڈالر کو طاقتور کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک حقیقت یہ ہے کہ یورپ کی نسبت امریکہ کی معیشت میں بحالی کا عمل تیز ہے جس کا فائدہ ڈالر کو ہو رہا ہے۔

یورو اور پونڈ کے مقابلے میں ڈالر کے استحکام، اور ڈالر کے مقابلے میں روپے کے استحکام کا نتیجہ ہے کہ دسمبر 09ء کے بعد سے اہم عالمی کرنسیوں کے مقابل روپے کی قدر میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.35)۔



تاہم کرنسیوں کے بہ وزن تجارت مجموعے کے مقابل روپے کی قدر گری۔ جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران نامیہ موثر شرح مبادلہ 4.6 فیصد کم ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 6.4 فیصد گری تھی (دیکھئے شکل 6.36)۔ حالیہ کمی، تجارتی شریک ملکوں کی

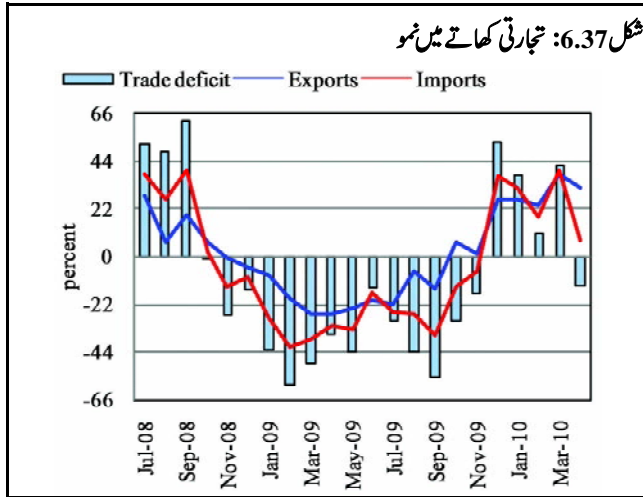
نسبت پاکستان میں بلند گرانی کے باعث نسبی اشاریہ قیمت میں ہونے والے اضافے سے زائل ہو گئی، چنانچہ حقیقی موثر شرح مبادلہ 3.5 فیصد بڑھ گئی (دیکھئے شکل 6.36)۔



## 6.7 تجارتی کھاتہ<sup>21</sup>

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران تجارتی خسارہ سال بسال 13.9 فیصد کم ہوا جس کی وجہ برآمدات میں سال سال 8 فیصد اضافہ اور درآمدات میں 2.8 فیصد سال سال کمی تھی۔

تجارتی خسارے میں ساری کی ساری کمی زیر جائزہ مدت کے ابتدائی پانچ ماہ کے دوران آئی، جس کا بنیادی سبب اس عرصے میں درآمدات کے نرخوں میں تیزی سے کمی اور نتیجتاً درآمدی اخراجات کا سکڑاؤ تھا۔ تاہم دسمبر 09ء کے بعد سے درآمدی نمو میں مستحکم بحالی آگئی جس نے درآمدی نمو کو پیچھے چھوڑ دیا۔ چنانچہ دسمبر 09ء کے بعد سے تجارتی خسارہ سال سال بڑھ گیا (دیکھئے شکل 6.37)۔

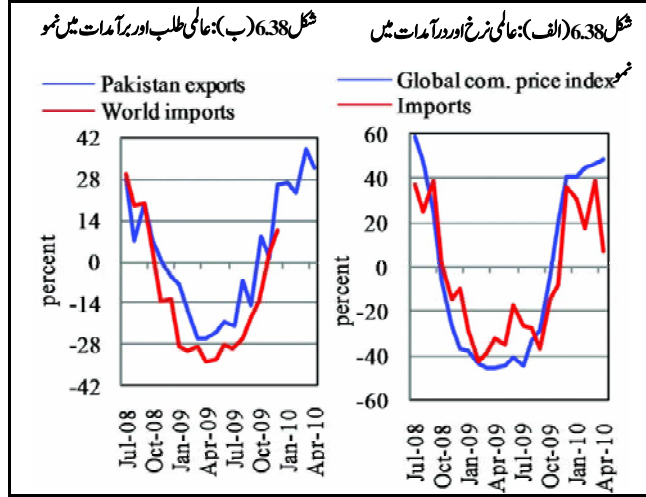


دسمبر 09ء کے بعد سے درآمدی نمو میں اضافے کا سبب قیمتوں کا دوبارہ سے بڑھنا ہے (دیکھئے شکل 6.38 الف) نیز ملکی طلب بھی پہلے سے بڑھی ہے اور اس میں ممکنہ طور پر حکومت کی پالیسیوں کا دخل ہے جو اقتصادی سرگرمیوں کو مہمیز دینا چاہتی ہے۔ ان پالیسی

اقدامات کے ساتھ ساتھ عالمی معیشت بھی کسی حد تک بحال ہوئی چنانچہ م س 10ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد درآمدی نمو کو دوبارہ بڑھانے میں بھی مدد ملی (دیکھئے شکل 6.38 ب)۔

مستقبل میں درآمدی بل نرخوں اور طلب کے مسلسل دباؤ کے نتیجے میں بڑھنے کا امکان ہے، تاہم اگر برآمدات میں بھی ایسا ہی اضافہ ہوا تو م س 10ء کا تجارتی خسارہ کم رکھنے میں مدد ملے گی۔

<sup>21</sup> یہ تجزیہ وفاقی ادارہ شماریات (ایف بی ایس) کے فراہم کردہ عبوری اعداد و شمار پر مبنی ہے جس پر نظر ثانی باقی ہے۔ سیکشن ”ادائیگیوں کا توازن“ میں استعمال ہونے والے مبادلہ ریکارڈ کے اعداد و شمار کے ساتھ ان کی مطابقت ضروری نہیں۔

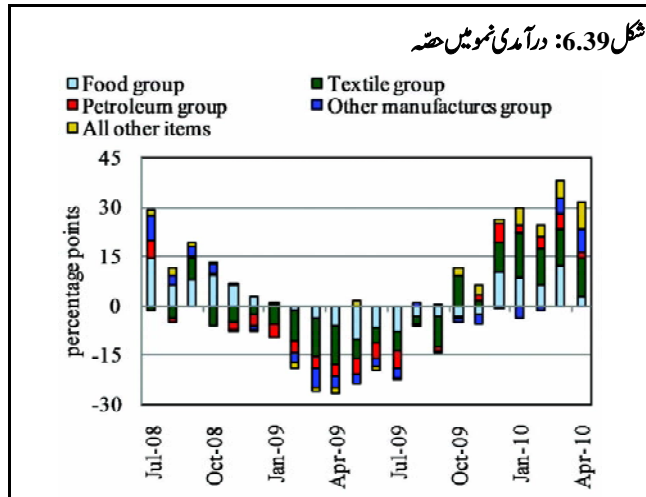


## برآمدات

مختلف بیرونی ملکی عوامل نے جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران ملکی برآمدات کی سال بسال نمو 8 فیصد تک رکھنے میں مدد دی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں نمو 3.6 فیصد کم ہو گئی تھی۔

برآمدی نمو تقریباً ایک سال تک چاہد رہنے کے بعد اکتوبر 09ء سے بڑھنا شروع ہوئی (دیکھئے شکل 6.39)۔ یہ نمو وسیع الہنیاد تھی اور اس میں غذائی گروپ کی بہتر کارکردگی، اور ٹیکسٹائل اور زیورات کی برآمد کارفرما تھی (دیکھئے جدول 6.7)۔

غذائی گروپ کی برآمدات میں اضافے کی بڑی وجہ چاول کی دیگر اقسام، پھل اور سبزیاں، اور گوشت زمرے کے برآمدی حجم میں اضافہ تھا جس میں چاول کی دیگر اقسام کے برآمدی حجم میں اضافے نے جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران برآمدی نمو میں سب سے زیادہ کردار ادا کیا۔ م 09ء کے بقیہ ذخائر (دیکھئے پاکس 6.2) کے ساتھ ساتھ م 10ء کے دوران چاول کی ہدف سے زائد پیداوار نے چاول کی برآمد بڑھائی۔<sup>22</sup> علاوہ ازیں فلپائن اور بھارت میں چاول کی خراب فصل، اور کینیا کی طرف سے پاکستان کے اری-6 چاول کو دی جانے والی ترجیح میں توسیع سے بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران برآمدی حجم بڑھانے میں مدد ملی۔<sup>23</sup> تاہم، برآمدی حجم میں اضافے کا نصف سے زائد اثر اس عرصے کے دوران چاول کی برآمدی اکائی قیمت میں سال بسال کمی کے باعث زائل ہو گیا۔



<sup>22</sup> م 10ء کا چاول کی پیداوار کا ہدف 5.9 ملین ٹن تھا، جبکہ پیداوار کا تخمینہ 6.3 ملین ٹن ہے۔

<sup>23</sup> پاکستانی چاول کی برآمد پر 35 فیصد درآمدی ڈیوٹی عائد ہے جبکہ دوسرے ملکوں کے چاول پر 70 فیصد ڈیوٹی عائد ہے۔

جدول 6.7: برآمدی نمو کے اجزائے ترکیبی کا تجزیہ								
قدرتین ڈالر، نمونہ فیصد میں								
سہ ماہی سال سال نمو			جولائی تا اپریل م س 10ء					
قدر	نمو	مطلق تبدیلی	مقداری اثر	قیمت کا اثر	جہلی سرمایہ	دوسری سرمایہ	جنوری تا اپریل	
برآمدات میں نمونہ اہم اشیا								
جس میں شامل ہیں:								
116.6	30.6	-18.5	-418.8	758.4	339.1	44.1	1,108.9	چاول کی دیگر اقسام
34.2	53.8	9.0	22.5	272.0	294.5	32.1	1,211.0	سوتی دھاگہ
72.7	360.2	-28.1	50.7	102.2	153.0	66.9	381.5	آرٹ سلک اور سٹیتھک ٹیکسٹائل
16.1	26.0	293.6			201.1	102.6	397.0	زیورات
188.5	200.8	39.3	19.2	94.2	113.3	140.2	194.2	خام کپاس
46.0	147.4	11.8	21.8	54.7	74.1	55.1	208.8	پھل
44.4	10.9	4.7	-	-	112.3	22.0	621.6	کیمیکیل اور ادویات
82.1	34.9	-6.5	-	-	54.7	31.4	229.0	دیگر ٹیکسٹائل مواد
19.2	-1.3	-2.7	123.6	-71.1	52.5	5.2	1,059.6	سلاسلے ملبوسات
112.4	21.1	-43.9	-21.5	76.5	55.1	13.7	456.2	پتھر و لیم مصنوعات
18.0	-2.1	-22.6	-495.2	-3.2	-269.2	-2.6	10,016.3	دیگر
29.8	10.4	-14.9	-697.7	1,283.8	1,180.0	8.0	15,884.1	مجموعی برآمدات

چاول کے بین الاقوامی نرخوں کو جنوری تا جون 2008ء کے دوران غیر معمولی اضافے کے بعد اپنے طویل مدتی رجحان کی طرف لوٹنا تھا چنانچہ اکائی قیمت میں کمی عین متوقع تھی (دیکھئے شکل 6.40)۔

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران باسستی اور چاول کی دیگر اقسام کی اکائی قیمتیں گرنے کا ان دونوں زمروں میں خاصا بڑا منفی اثر پڑا۔

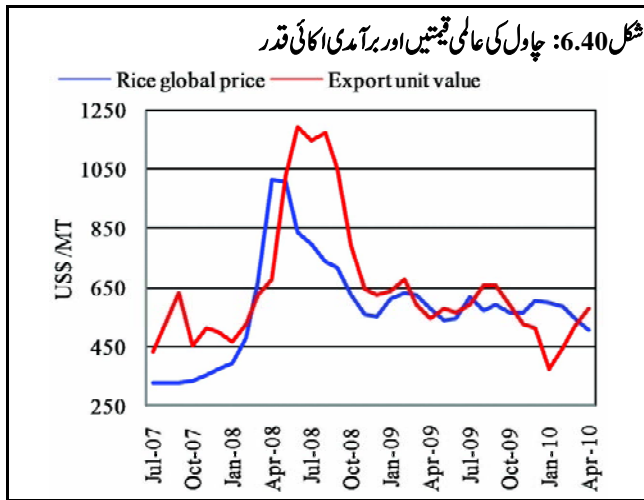
جدول 6.2.1: چاول کی برآمدات، صرف اور ذخائر کا تخمینہ					باس 6.2: چاول کی برآمدات کی ذخائر کی صورتحال	
ملین میٹرک ٹن					چاول کی برآمدات پاکستان میں سیزن نئی فصل کے آنے پر اکتوبر	
جولائی تا مارچ م س 10ء	م س 09ء	م س 08ء			کے لگ بھگ شروع ہوتا ہے اور مارچ تک چلتا ہے۔ اس	عرصے کے دوران چاول کی مجموعی پیداوار کا تقریباً 50 فیصد
6.7	6.9	5.6	پیداوار	الف	برآمد کر دیا جاتا ہے، جبکہ بقیہ چاول ملک میں استعمال اور بعد	میں رفتار برآمد کرنے کے لیے ذخیرے کی صورت میں موجود
0.3	0.3	0.3	ضیاع <sup>25</sup>	ب	رہتا ہے۔ م س 09ء کے دوران پاکستان میں چاول کی 6.9	ملین ٹن کے لگ بھگ شاندار فصل ہوئی تاہم مختلف وجوہات کی
9.1	7.5	5.7	الف-ب+ پچھلا بقاء ذخیرہ	ج	بنامہ صرف 40 فیصد مجموعی پیداوار برآمد کی جاسکی۔ <sup>24</sup> لہذا م س	10ء کے لیے بھاری ذخیرہ موجود رہ گیا (دیکھئے جدول
3.3	2.7	2.8	برآمدات	د	(6.2.1)۔	
1.5	2	2	اوسط صرفہ	ه		
4.3	2.8	0.9	ج-د-ه= باقی بہ دست	و		

24 اس میں یہ چیزیں شامل ہیں: (1) خریف ملکوں کی سخت مسابقت، (2) پاسکو اور ٹی سی پی کی طرف سے سرکاری خریداری جس کی وجہ سے چاول کی کئی قیمتوں میں متوقع بڑی کمی نہ آسکی چنانچہ ملک کے برآمد کنندگان کی مسابقت متاثر ہوئی، (3) فصل کے حجم کے حوالے سے ابہام، جس کے باعث برآمد کنندگان قابل برآمد فاضل پیداوار کا تخمینہ نہ لگا سکے۔

25 ضیاع سے مراد فصل کی کٹائی اور پسائی کے دوران ہونے والا ضیاع ہے۔ تجزیے کی خاطر یہ مجموعی پیداوار کا 5 فیصد تصور کیا گیا ہے۔

میں 10ء میں چاول کی فصل سرکاری ہدف سے بہتر رہی اس لیے جولائی تا اپریل میں 10ء کے دوران چاول کے برآمدی حجم میں اگرچہ 66.6 فیصد کا تیز رفتار اضافہ ہوا، بہت سا ذخیرہ کاشت کاروں اور برآمد کنندگان کے پاس اب بھی پڑا ہوا ہے۔

فروری کے بعدویت نام اور تھائی لینڈ کے بین الاقوامی منڈی میں داخلے سے پاکستان کے لیے اپنا چاول مسابقتی نرخوں پر فروخت کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رواں مالی سال کا بہت سا چاول 11ء میں جانے گا۔ اس سے ملکی منڈی میں رسد کی بہتات پیدا ہو سکتی ہے جس سے برآمد کنندگان اور چاول کے کاشت کاروں کی بری طرح متاثر ہوں گے۔ زیادہ پریشان کن حقیقت یہ ہے کہ ان نقصانات کے پیش نظر کاشت کار چاول کا زبردستی رقبہ کم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے چنانچہ 11ء میں ملک زرمبادلہ کمانے کے اہم ذریعے سے محروم ہو سکتا ہے۔



جولائی تا اپریل میں 10ء کے دوران چاول کی طرح پھل، سبزی اور گوشت کی بھی برآمد بڑھانے میں ان کے برآمدی حجم میں بھاری اضافے نے مدد دی (دیکھئے جدول 6.8)۔ جن پھلوں کی برآمد بڑھی ان میں آم، کھجور، خوردنی گری اور کیو شامل ہیں۔<sup>26</sup> مارکیٹنگ کی بہتر کوششیں اس نمو میں سب سے اہم عامل تھیں۔<sup>27</sup>

اسی طرح جولائی تا اپریل میں 10ء کے دوران گوشت کے برآمدی حجم میں بھی خاصا اضافہ ہوا۔ سعودی عرب کو کبیری کے گوشت کی برآمد گئی ہو گئی جس سے گوشت کی مجموعی برآمد میں اس کا حصہ 21 فیصد سے بڑھ کر 35 فیصد ہو گیا۔ گذشتہ مالی سال سعودی عرب نے ایتھوپیا سے گوشت درآمد کرنے پر پابندی لگا دی تھی اور حالیہ اضافہ اسی پابندی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ ایتھوپیا سعودی عرب کو گوشت فراہم کرنے والا اہم ملک ہے۔

جدول 6.8: غذائی گروپ کی برآمدات (جولائی تا اپریل)			
تبدیلی ملین ڈالر میں، فیصد نمو			
مقدار میں فیصد نمو	قدر میں فیصد نمو	مطلق تبدیلی	چاول
66.2	7.4	125.6	چاول
2.7	-23.4	-212.9	باستی
100.5	44.1	339.5	غیر باستی
40.6	55.0	74.1	پھل
7.3	71.2	41.9	سبزیاں
42.0	39.8	23.8	گوشت اور گوشت کی مصنوعات
دستیاب نہیں	8.0	180.2	مجموعہ

متعدد زرعی زمروں کی برآمدات (پھل، سبزی، گوشت، مچھلی وغیرہ) ان اشیاء کی بڑے پیمانے پر اسمگلنگ کی وجہ سے دباؤ میں ہیں۔ اسمگلنگ کو بڑھاوا ملنے کی وجوہات یہ ہیں: (1) ان زمروں کی برآمد کے لیے عام طور پر ایس پی ایس سے متعلق سخت ضوابط لاگو ہوتے ہیں، چنانچہ ان ضوابط سے بچنے کے لیے اسمگلنگ کا راستہ اختیار کیا جاتا ہے، (2) ایران کو اسمگلنگ بڑھنے کی ایک وجہ اس پر عائد بین الاقوامی

<sup>26</sup> آم، کھجور، خوردنی گری اور تازہ کیوی کی برآمدی نمو جولائی تا اپریل میں 10ء کے دوران بالترتیب 29، 450 اور 28 فیصد رہی۔

<sup>27</sup> پاکستان بڑھتی ہوئی طلب اور مارکیٹنگ کی بہتر کوششوں کی بنا پر روس، ایران، پولینڈ، سوڈان وغیرہ کو برآمدات بڑھانے کے قابل ہوا۔

پابندیاں بھی ہیں جس کی وجہ سے بہت سے بینک ایران کے لیے مراسلہ اعتبار کھولنے سے گریزاں ہیں، (3) بعض ممالک درآمدات پر بھاری ڈیوٹیاں عائد کر دیتے ہیں جن سے بچنے کے لیے اسمگلنگ کی جاتی ہے۔ مذکورہ اشیا کی اسمگلنگ سے نہ صرف ملک زرمبادلہ کمانے سے محروم ہو جاتا ہے (کیونکہ اشیا کا تبادلہ کیا جاتا ہے یا پھر ادائیگی ملکی کرنسی میں کی جاتی ہے) بلکہ ان اشیا کی ملکی قیمتیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض اوقات اسمگل شدہ اشیا کے خراب معیار کی بنا پر باضابطہ تجارت پر بھی پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں۔

جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمد میں 7.1 فیصد سال بسال اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اس مدت میں 9.2 فیصد سال بسال کمی آئی تھی۔ زیادہ تر اضافہ کم قدر اضافی کے حامل زمروں میں ہوا مثلاً خام کپاس، سوتی دھاگہ، وغیرہ (دیکھئے جدول 6.9)۔ بلند قدر اضافی والے زمروں سے سلانے ملبوسات اور تولیے کی برآمد میں بھی کچھ اضافہ ہوا۔

جدول 6.9: ٹیکسٹائل برآمدات - مقدار اور قیمت کا اثر (جولائی تا اپریل)						
ملین ڈالر						
م 10ء		م 09ء		مجموعی فرق		
قیمت کے باعث	مقدار کے باعث	قیمت کے باعث	مقدار کے باعث	مجموعی فرق		
				-800.8		ٹیکسٹائل گروپ
جس میں شامل ہیں						
19.2	94.2	113.3	-9.4	32.2	22.8	خام کپاس
22.5	272.0	294.5	-69.0	-97.5	-166.5	سوتی دھاگہ
47.7	-223.2	-175.4	18.5	-3.3	15.2	سوتی کپڑا
111.1	-121.2	-10.1	-240.6	145.2	-95.3	بٹے ہوئے ملبوسات
-36.4	27.8	-8.6	-108.0	-67.3	-175.2	چادریں
-116.1	141.5	25.5	-38.0	65.1	27.1	تولیے
123.6	-71.1	52.5	112.8	-289.3	-176.5	سلے سلانے ملبوسات
50.7	102.2	153.0	0.0	-0.1	-0.1	آرٹ سلک اور سٹیتیک ٹیکسٹائل

رواں مالی سال ملک میں کپاس کی پیداوار بہتر<sup>28</sup> اور چین میں پیداوار کم ہونے سے<sup>29</sup> جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران پاکستان سے خام کپاس، سوتی دھاگے، اور مصنوعی ٹیکسٹائل کی برآمدات کی طلب بڑھ گئی۔ سوتی دھاگے کی برآمد بڑھنے سے ملک میں اس کی قلت ہو گئی چنانچہ سوتی دھاگے کی ملکی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔ اس سے سوتی دھاگے کو بلند قدر اضافی والی مصنوعات میں استعمال کرنے والے برآمد کنندگان میں تشویش پھیل گئی۔<sup>30</sup> ان کی تشویش کم کرنے کے لیے حکومت نے سوتی دھاگے کی برآمد پر جنوری 2010ء میں حد عائد کر دی<sup>31</sup> (دیکھئے شکل 6.41)۔ نتیجتاً م 10ء کے اگلے مہینوں میں سوتی دھاگے کی برآمد رک جائے گی۔

<sup>28</sup> م 10ء کے دوران کپاس کی پیداوار 12.06 ملین کانٹوں سے بڑھ کر 12.7 ملین کانٹوں ہو گئی۔

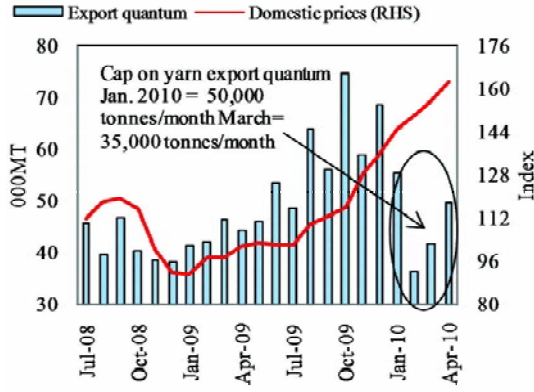
<sup>29</sup> م 10ء میں چین میں کپاس کی پیداوار سال بسال 14.4 فیصد کم ہوئی۔

<sup>30</sup> سوتی دھاگے کی مجموعی پیداوار میں دھاگے کی جو برآمدی مقدار م 09ء میں ماہانہ 18 ہزار ٹن تھی وہ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران ماہانہ 25 ہزار ٹن تک جا پہنچی۔

<sup>31</sup> جنوری میں حکومت نے زیادہ سے زیادہ برآمدی مقدار ماہانہ 50 ہزار ٹن مقرر کی تھی جبکہ مارچ 2010ء میں یہ حد کم کر کے ماہانہ 35 ہزار ٹن کر دی گئی۔



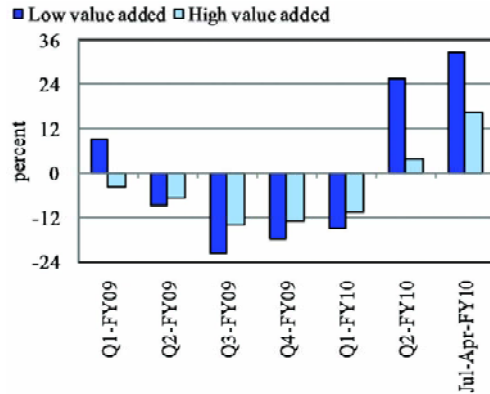
شکل 6.41: سوئی دھاگے کی برآمدات اور ملکی قیمتیں۔



دھاگے کی ملکی قیمتوں میں اضافے سے امکان ہے کہ سوئی کپڑے کی ملکی برآمدات بری طرح متاثر ہوں گی جس سے زیر جائزہ عرصے کے دوران ان کا برآمدی حجم خاصا گر گیا (دیکھئے جدول 6.9)۔

بلند قدر کے حامل زمروں کی برآمدات مالی سال کی دوسری سہ ماہی سے معقول طور پر بہتر ہوئی (دیکھئے شکل 6.42)۔ دوسری اور تیسری سہ ماہی میں ان زمروں کی برآمدی رقم میں ہونے والا زیادہ تر اضافہ برآمدی حجم بڑھنے سے ہوا (دیکھئے شکل 6.43)۔ اس سے بیرونی طلب بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ اشیا سازی کی ملکی صورتحال بہتر ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

شکل 6.42: یکساں برآمدات۔ سال بسال نمو



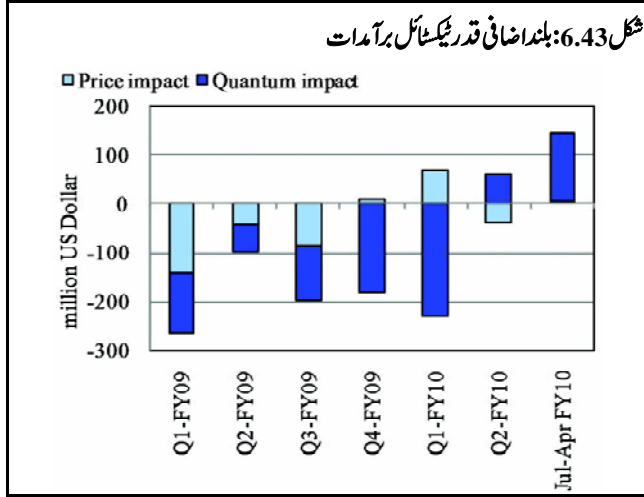
زیورات کی برآمد میں اضافے کا بنیادی سبب سونے کی عالمی قیمتوں میں سال بسال 23.2 فیصد کا تیز رفتار اضافہ اور عرب امارات اور امریکہ میں بلند طلب کی موجودگی ہے۔ نیز حکومت کی طرف سے دی گئی ترغیبات<sup>32</sup> سے بھی اس زمرے کی برآمدات بڑھانے میں مدد ملی۔

جدول 6.10: دیگر اشیا کی برآمدات (جولائی تا اپریل)

مطلق تبدیلی	عمو	دیگر اشیا سازی میں حصہ
چمڑے کی مصنوعات	-102.3	12.7
انجینئرنگ کا سامان	-13.4	7.35
زیورات	201.0	12.58
گڑ	-42.4	1.27
سینٹ	-81.1	13.48
کل	21.8	0.7

بعض اہم زمروں مثلاً چمڑے کی مصنوعات اور سینٹ کی برآمدی کارکردگی جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران سال بسال متاثر ہوئی (دیکھئے جدول 6.10)۔

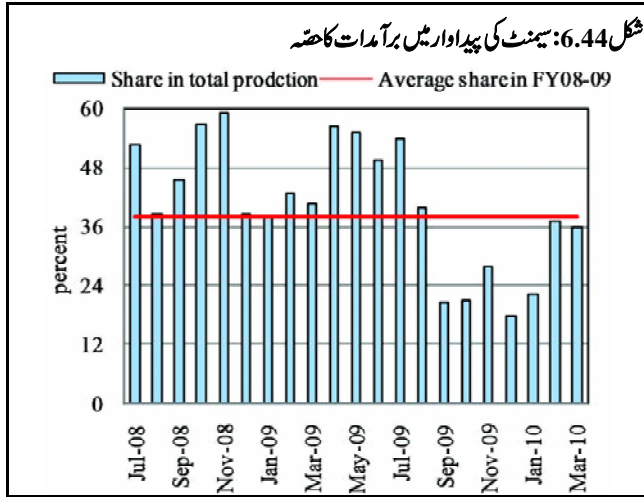
<sup>32</sup> درآمدی سونے کے عوض سونے کے زیورات کی برآمد کی پینٹ کا عرصہ ”انٹرنیشنل ایکٹیم“ کے تحت 120 دن سے بڑھا کر 180 دن کر دیا گیا ہے۔ تمام ایکسیسوں کے تحت سونے، چاندی، پلاٹیم، ہیلڈیم، ہیرے اور قیمتی پتھروں کی درآمد معمول کے درآمدی کرایوں سے مستثنیٰ ہے۔



چمڑے کی مصنوعات کی برآمد میں کمی بیرونی طلب گرنے اور ملک میں موجود ساختی رکاوٹوں، دونوں کی وجہ سے ہوئی۔

جہاں تک سینٹ کی برآمد کا معاملہ ہے اس زمرے میں جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران سال بسال کی حجم اور برآمدی اکائی قدر، دونوں کے گرنے سے آئی۔<sup>33</sup> اگرچہ زیر جائزہ عرصے کے دوران سینٹ کی پیداوار بڑھی تاہم مجموعی پیداوار میں برآمدات کا حصہ خاص کم ہو گیا (دیکھئے شکل 6.44)۔

سینٹ کا پیداواری حجم گرنے کا ایک سبب اہم درآمدی ملکوں افغانستان، بھارت، عرب امارات، اومان اور قطر وغیرہ میں طلب میں کمی بھی ہو سکتا ہے۔<sup>34</sup> تاہم مستقبل میں افریقی ملکوں میں طلب بڑھنے کا امکان ہے۔



#### درآمدات

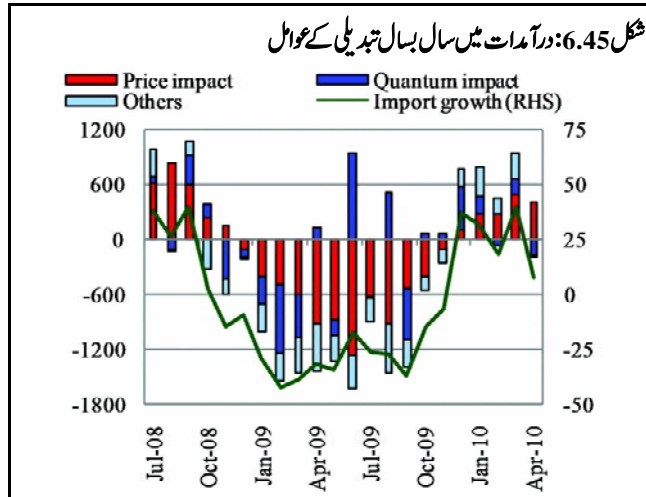
جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران درآمدات میں سال بسال 2.8 فیصد کمی آئی جو کہ گذشتہ سال اسی مدت کے دوران 9.8 فیصد تھی۔ رواں مالی سال کے ابتدائی پانچ ماہ کے دوران درآمدی بل میں کمی قیمتوں کے نمایاں منفی اثر کی وجہ سے آئی۔<sup>35</sup> قیمتوں کا منفی اثر اتنا طاقتور تھا کہ اس نے زیر جائزہ تقریباً پورے عرصے میں درآمدی حجم بڑھنے کے اثرات کو زائل کر دیا۔<sup>36</sup>

<sup>33</sup> آل پاکستان سینٹ مینوفچررز ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران سینٹ کی برآمد میں سال بسال 4.1 فیصد اضافہ ہوا۔

<sup>34</sup> زیر جائزہ عرصے کے دوران پاکستان کی برآمدات میں قطر کا حصہ 22 فیصد سے گر کر 14 فیصد رہ گیا، جبکہ اومان اور عرب امارات کا حصہ بالترتیب 10 سے 6 فیصد اور 15 سے 4 فیصد رہ گیا۔

<sup>35</sup> پیٹرولیم گروپ کی درآمد میں 58 فیصد کمی نرخوں کے اثر کی وجہ سے آئی۔

<sup>36</sup> جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران مقداری اثر 644 ملین ڈالر جبکہ قیمت کا اثر منفی 1,136.3 ملین ڈالر ہے۔



جہاں تک ماہانہ کارکردگی کا تعلق ہے، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے اور کئی زمروں کی ملکی طلب بڑھنے کی وجہ سے درآمدی نمود ستمبر 09ء اور اس کے بعد سے مثبت ہو گئی (دیکھئے شکل 6.45 اور جدول 6.11)۔

ان زمروں پر حجم بڑھنے کا اثر ہوا: جولائی تا اپریل مہ 10ء کے دوران پیٹرولیم گروپ کی درآمدات میں سال بسال 1.3 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔ حجم کے لحاظ سے خام تیل میں معمولی سال بسال کمی آئی، پیٹرولیم

مصنوعات کی درآمد میں خاصا اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 6.12)۔<sup>37</sup>

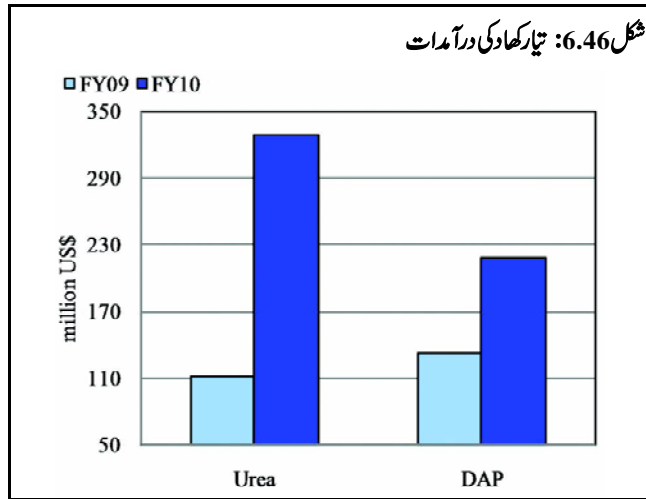
جدول 6.11: درآمدات میں مہ 10ء کا تجربہ (جولائی تا اپریل)							
قدر: ملین امریکی ڈالر، نمو فیصد میں							
	مقدار کا اثر	قیمت کا اثر	نومیں فیصدی درجے ہفتہ	مطلق تبدیلی	نمو	مہ 10ء	مہ 09ء
اہم اشیاء جن میں اضافہ ہوا							
جس میں شامل ہیں:							
پیٹرولیم مصنوعات	1,112.9	-420.0	2.4	692.9	15.0	5,305.3	4,612.4
طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	0.7	199.5	52.6	579.2	379.7
سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	0.7	193.6	25.6	948.9	755.3
طبی مصنوعات	160.9	2.8	0.6	163.6	36.5	611.4	447.8
تیار کھاد	415.3	-218.6	0.6	172.2	34.8	666.6	494.4
اہم اشیاء جن میں کمی واقع ہوئی							
جس میں شامل ہیں:							
ان پسی گندم	6.0	-1,024.3	-3.5	-1,018.3	-96.6	35.4	1,053.8
خام پیٹرولیم	-256.5	-334.9	-2.0	-591.4	-17.4	2,813.3	3,404.6
دیگر مشینری	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	-1.8	-509.7	-27.6	1,336.0	1,845.7
ٹیلی کام	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	-0.9	-258.5	-30.2	598.6	857.1
لوہا اور اسٹیل	-56.3	-16.3	-0.3	-73.1	-6.7	1,017.7	1,090.7
دیگر	452.9	-271.3	0.9	256.3	1.8	14,236.1	13,979.8
کل درآمدات	726.5	-1,173.9	-2.8	-798.8	-2.8	28,122.6	28,921.3

<sup>37</sup> مقدار کے لحاظ سے سب سے بڑا اضافہ فرنس آئل کی درآمد میں دیکھا گیا۔ فرنس آئل کی طلب بجلی ساز شعبے میں ہے، جبکہ گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی مستحکم فروخت، سی این جی اور پیٹرول کی قیمتوں کے کم ہوتے ہوئے فرق اور جزئیوں کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے موٹر گیسولین کی طلب بڑھ چکی ہے۔

جدول 6.12: پیٹرولیم گروپ کی درآمدات (جولائی تا اپریل م س 10ء)				
قدر: ملین ڈالر، نمونہ فیصد میں				
	سال بسال نمو	سال بسال مطلق تبدیلی	مقدار کا اثر	قیمت کا اثر
پیٹرولیم گروپ	1.3	101.6		
پیٹرولیم مصنوعات	15.0	692.9	1,112.9	-420.0
خام پیٹرولیم	-17.4	-591.4	-334.9	-256.5

گردشی قرضوں کی وجہ سے سیالیت کی قلت ہو گئی، جبکہ پیداوار کا نفع نہ ملنے کی وجہ سے ریفرنسزیاں خام تیل درآمد نہ کر سکیں اور یوں وہ ملک میں نسبتاً سستی پیٹرولیم مصنوعات مہیا نہ کر سکیں۔ اسٹیٹ بینک کے اپنے تخمینے کے مطابق اگر ریفرنسزیاں م س 08ء جتنا خام تیل درآمد کر سکتیں تو جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران ملک پیٹرولیم گروپ کی درآمد پر خاصی معقول رقم بچا سکتا تھا۔<sup>38</sup> اس صورت میں جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران پیٹرولیم گروپ کی درآمدات میں منفی نمو ہوتی۔

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران سال بسال 35.5 فیصد کی معقول نمو ہوئی۔ اس کا بڑا سبب ملک میں گاڑیوں کی طلب کا بحال ہونا تھا۔ اس زمرے میں بالخصوص الگ الگ پوزوں کی شکل میں درآمد کی تیار کنندگان میں بلند طلب کی وجہ سے بڑھ گئی۔



شکر کی درآمد بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران ملک میں قلت کی وجہ سے تیزی سے بڑھی، قلت کی وجہ م س 10ء کے سیزن میں شکر کی کم پیداوار ہونا تھی۔<sup>39</sup> علاوہ ازیں شکر کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے سے بھی درآمدی بل بڑھ گیا۔<sup>40</sup> م س 10ء کے بقیہ مہینوں میں شکر کی درآمد بڑھے گی کیونکہ حکومت نے طلب اور رسد کے مابین فرق کو پورا کرنے کے لیے بڑی مقدار درآمد کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔<sup>41</sup>

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران کھاد کی درآمدات حجم میں اضافے کے ساتھ ساتھ نرخوں کی وجہ سے خاصی بڑھ گئی۔ رینج 2009-10ء کے دوران پوریا اور ڈی اے پی، دونوں کا بھاری استعمال کیا گیا تھا چنانچہ درآمدی کھاد کی طلب پیدا ہوئی (دیکھئے شکل 6.46)۔<sup>42</sup> ملک میں گیس کی

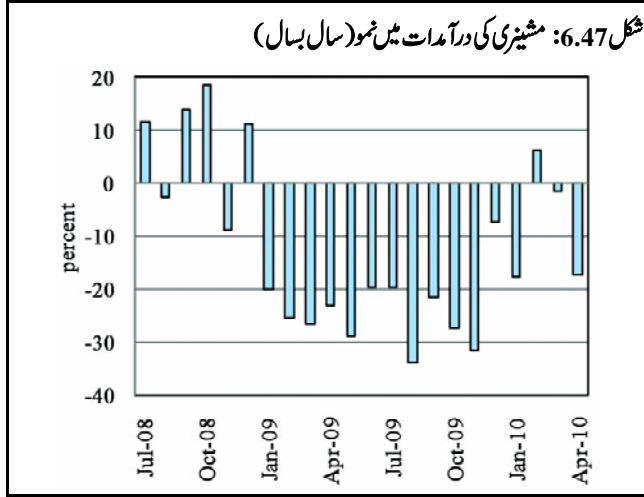
<sup>38</sup> اس مقصد کے لیے جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران درآمد کردہ خام تیل کے حجم یعنی 7 ملین ٹن کو بطور بنیاد استعمال کیا گیا ہے۔

<sup>39</sup> م س 10ء کے دوران ملکی پیداوار 2.8 ملین میٹرک ٹن ہے جبکہ م س 09ء کے دوران یہ 3.1 ملین میٹرک ٹن تھی۔

<sup>40</sup> جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران اوسط درآمدی اکائی قدر 566.9 ڈالر فی میٹرک ٹن رہی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں یہ 433.4 ڈالر فی میٹرک ٹن تھی۔

<sup>41</sup> شکر کی اوسط کھیت سالانہ 3.8 ملین میٹرک ٹن ہے جبکہ م س 10ء کے دوران 2.8 ملین میٹرک ٹن پیداوار ہوئی ہے۔ صورتحال کے پیش نظر اور طلب و رسد کا فرق دور کرنے کے لیے حکومت نے ایک میٹرک ٹن شکر درآمد کرنے کا اعلان کیا۔ اب تک صرف 0.27 ملین میٹرک ٹن شکر منگوائی جاسکی ہے۔

<sup>42</sup> نیفٹل فریلا نرڈ پالینٹ سینٹر کے مطابق رینج 2009-2010ء کے دوران پوریا کا استعمال 11.6 فیصد بڑھا، جبکہ ڈی اے پی کی درآمد 26.6 فیصد بڑھی



قلت اور نتیجتاً پیداوار میں کمی کی وجہ سے یورپا بلند مقدار میں درآمد کرنا پڑی۔ مارچ 2010ء میں نئے پلانٹ کے آغاز سے یورپا کی پیداوار بڑھنے کی توقع ہے، ایک اور پلانٹ اگلے مہینوں میں کام شروع کر دے گا۔<sup>43</sup>

اگرچہ مشینری گروپ کی درآمدات میں پورے جولائی تا اپریل مہینوں کے دوران سال بسال 18.7 فیصد کمی ہوئی (دیکھئے شکل 6.47)، جنوری تا اپریل مہینوں کے دوران اس میں اضافہ ہوا۔ بجلی ساز مشینری،

موبائل فون، ٹیکسٹائل مشینری، زرعی مشینری وغیرہ کی درآمدات میں اضافہ دیکھا گیا۔<sup>44</sup>

بجلی ساز مشینری کی درآمد بڑھنے کو گوداموں کے ذخیرے میں کمی، اور بجلی کے مسلسل تعطل کے باعث گھریلو طلب کے ساتھ ساتھ صنعتی طلب بڑھنے سے منسلک کیا جاسکتا ہے۔

ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں اضافے کی وجہ حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے اس شعبے کو ملنے والا تعاون ہے۔<sup>45,46</sup> بلند قدر اضافی والے شعبے ٹیکسٹائل کی طلب پوری کرنے اور اس کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے مذکورہ معاون اقدامات کیے گئے تھے۔

جولائی تا اپریل مہینوں کے دوران موبائل فون کی درآمد میں سال بسال 69.9 فیصد نمایاں اضافہ ہوا۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اس اضافے کی وجوہات صارفین کی مجموعی طلب بڑھنا، نئے ماڈلز کی آمد، اور اسمگل شدہ چینی موبائل فون کی فروخت میں کمی کے ساتھ ساتھ درآمدی ڈیوٹی میں تخفیف ہونا بھی ہے۔<sup>47</sup>

<sup>43</sup> فاطمہ فریڈا نے مارچ 2010ء میں پیداوار شروع کر دی۔

<sup>44</sup> مہینوں کی تیسری سہ ماہی کے دوران بجلی ساز مشینری، موبائل فون، ٹیکسٹائل مشینری اور زرعی مشینری کی درآمدات میں بالترتیب سال بسال 125.8، 299.2، 3.3 اور 411.1 فیصد اضافہ ہوا۔

<sup>45</sup> ایس آئی او 2009 (1) 809 مورخہ 19 ستمبر 09ء کے تحت ٹیکسٹائل مشینری پر سے 5 فیصد درآمدی ڈیوٹی ہٹائی گئی ہے۔

<sup>46</sup> ایس ایم ای ایف ڈی سرکولر نمبر 3 برائے 2010ء، جس کے مطابق پرانی مشینری کی 30 جون 2010ء تک درآمد کی بھی بطول مدتی مالکاری سہولت کے تحت نو مالکاری ممکن ہوگی۔

<sup>47</sup> فی سیٹ کسٹم ڈیوٹی 500 روپے سے کم کر کے 250 روپے کرنا اور کم کو فعال کرنے کے اخراجات میں 50 فیصد کمی لانا۔

## خصوصی سیکشن

### پاکستان میں سستی رہائش: مواقع اور مسائل

سہل الحصول مکاناتی مالکاری پر اقوام متحدہ کی انتظامی کونسل برائے مسکن (UN-HABITAT) کی قرارداد نمبر 22/2:

”ہاؤزنگ اور شہری ترقی کے بارے میں علاقائی وزارتیں کانفرنسیوں سمیت تمام رکن ملکوں کو ترغیب دیتی ہے کہ وہ کچی آبادیوں کی ترقی اور ان آبادیوں کی روک تھام، سہل الحصول مکانات، اور انفراسٹرکچر سمیت شہری ترقی اور بنیادی سہولتوں کے شعبوں میں سرکاری اور نجی سرمایہ کاری کی غرض سے معاون اور سازگار فریم ورک اور طریقہ کار وضع کریں۔“

ہاؤزنگ معیشت کے اہم ترین شعبوں میں سے ایک ہے جس کے مثبت اور گہرے اثرات معاشی نمو، صحت عامہ اور معاشرتی استحکام جیسے امور پر پڑتے ہیں۔<sup>1</sup> مناسب رہائش کی فراہمی<sup>2</sup> انسانی بقا کے لیے ضروری ہے اور اسے صحت میں نہایت اہم سرمایہ کاری بھی سمجھا جاتا ہے کیونکہ رہائش فراہم کر کے کسی فرد اور اس کے گھرانے کی پیداواری صلاحیت بڑھائی جاسکتی ہے، اور ان کی مجموعی آسودگی میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔<sup>3</sup> مکان کی اہمیت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کی شق 25(1)، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے کی شق 11(1)، اقوام متحدہ کے اعلامیے برائے سماجی ترقی (1969) اور اقوام متحدہ کا ویکوڈرا اعلامیہ برائے انسانی آبادکاری (1976) تمام میں مناسب رہائش کی فراہمی کو ہر ایک کا حق تسلیم کیا گیا ہے۔<sup>4</sup>

باوجود اس حقیقت کے، کہ رہائش انسانی بنیادی حقوق میں سے ایک ہے، دنیا بھر میں ایک ارب سے زائد افراد بشمول جنوبی ایشیا کی 14 فیصد سے زائد آبادی کو ناکافی رہائش میسر ہے۔<sup>5</sup> پاکستان بھی ان مسائل سے مستثنیٰ نہیں۔ 2009ء کے ایک اندازے کے مطابق ملک میں 7.57 ملین مکانات کی قلت ہے اور اس قلت کے 80 فیصد متاثرین کم اور اوسط آمدنی والے گروپ ہیں۔<sup>6</sup>

<sup>1</sup> Abhas K. Jha (2007), Low-income Housing in Latin America and the Caribbean, Enbrve No. 101, World Bank

<sup>2</sup> مناسب رہائش کے حق کے بارے میں اقوام متحدہ کی خصوصی رپورٹ میں رہائش کے بنیادی حق کی یہ تعریف بیان کی گئی ہے کہ ہر عورت، مرد، جوان اور بچے کا حق ہے کہ اسے ایک محفوظ گھر اور کیونٹی ملے جہاں وہ امن اور عزت کے ساتھ رہے۔

<sup>3</sup> Speech by Mr. Muhammad Shamsul Haque, Deputy Managing Director, Operations Wing, Islami Bank Bangladesh Limited, at

Workshop on Housing Finance in South Asia, May 28, 2009, Jakarta.

<sup>4</sup> ماخذ: <http://www.ohchr.org/Documents/Publications/FactSheet21en.pdf>

<sup>5</sup> ماخذ: "Expanding Housing Finance to the Underserved in South Asia: Market Review and Forward Agenda". Presented by Ms. Tatiana Nenova, Senior Economist (South Asia) World Bank Group, at South Asia Regional Housing Finance Conference

January 27-29, 2010, New Delhi, India.

<sup>6</sup> ماخذ: Special Address by Kamran Shehzad, Deputy Governor, State Bank of Pakistan, at South Asia Regional Housing Finance

Conference January 27-29, 2010, New Delhi, India.

دیگر ترقی پذیر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی شہری آبادی برسوں کے دوران تیزی سے بڑھی ہے جس کے نتیجے میں شہری علاقوں میں کچی آبادیاں وجود میں آ گئی ہیں چنانچہ کم آمدنی والے گروپ میں مکانات کی طلب بڑھ گئی ہے۔ آبادی کا رُخ شہروں کی طرف ہونے اور اس کے ساتھ ساتھ آبادی میں تیزی سے اضافے<sup>7</sup> کی وجہ سے مکانات کی طلب میں بھی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ملک میں مکانات کی طلب سالانہ 3 لاکھ مکان کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔<sup>8</sup>

ملک میں مکانات کی اہمیت اور اس سہولت کی قلت کے پیش نظر اس خصوصی سیکشن میں مکانات کی مالکاری کے رسدی مسائل خصوصاً سستے مکانات پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے بحث کی گئی ہے۔ اختتام پر پالیسی سفارشات دی گئی ہیں۔

### پاکستان میں مکانات کی مالکاری کی صورتحال

پاکستان میں زیادہ تر مکانات کی مالکاری ذاتی وسائل سے کی جاتی ہے۔ ملک کا باضابطہ مالی شعبہ مجموعی مکاناتی سودوں میں سے صرف ایک سے دو فیصد کا انتظام کرتا ہے۔<sup>9</sup> اس باضابطہ شعبے میں کمرشل بینک اور ہاؤس بلڈنگ فننس کارپوریشن جو کہ مکانات کی مالکاری کا تخصیصی ادارہ ہے، مکانات کی مالکاری فراہم کر رہے ہیں۔

توسیع کے نتیجے میں ہاؤس بلڈنگ فننس کارپوریشن ملک کے 80 شہروں اور قصبوں کا احاطہ کرتا ہے اور اس کا ہدف ہے کہ اس کی سہولیات 150 شہروں اور قصبوں تک پہنچائی جائیں۔<sup>10</sup> کمرشل بینکوں کے مکاناتی قرضوں کا جزدان عام طور پر ملک کے بڑے شہروں تک محدود ہے۔<sup>11</sup> گہرے تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ 2009ء میں ہاؤس بلڈنگ فننس کارپوریشن کا مجموعی مکاناتی مالکاری جزدان میں حصہ 21 فیصد رہ گیا ہے جبکہ 2004ء میں یہ 55 فیصد تھا۔ اسی طرح 2009ء میں ہاؤس بلڈنگ فننس کارپوریشن کی مجموعی واجب الادا مکاناتی مالکاری 15.6 ارب روپے رہ گئی جبکہ 2004ء میں یہ 20.3 ارب روپے تھی (دیکھئے شکل خ س 1.1)۔

ہاؤس بلڈنگ فننس کارپوریشن کا حصہ کم ہونے کی ایک وجہ غیر ادا شدہ قرضے بڑھنا ہے<sup>12</sup> جو بعد میں قرضوں کی کم تقسیم کا سبب بنے۔ دوسری جانب بینکوں اور دیگر ترقیاتی مالی اداروں کی واجب الادا رقم میں اضافہ دیکھا گیا جو 2004ء میں 16.6 ارب روپے تھی اور 2008ء تک 67 ارب روپے ہو گئی جبکہ 2009ء میں یہ کم ہو کر 58.8 ارب روپے رہ گئی، تاہم مکانات کی مالکاری شعبے میں قرض گيروں کی تعداد کے لحاظ سے ہاؤس بلڈنگ فننس کارپوریشن کا مجموعی قرض گيروں میں حصہ 76 فیصد ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس ادارے نے قرض گيروں کی بڑی تعداد کو چھوٹے قرضے

<sup>7</sup> پاکستان میں آبادی کی موجودہ شرح 1.7 فیصد ہے۔

<sup>8</sup> Presentation by Kamran Shehzad, Deputy Governor, State Bank of Pakistan on Housing Finance Market in Pakistan, at World

Bank- IFC Conference on Housing Finance, May 27-29, 2009, Jakarta.

<sup>9</sup> Speech by Kamran Shehzad, Deputy Governor, State Bank of Pakistan, at Workshop on Housing Finance in South Asia, May

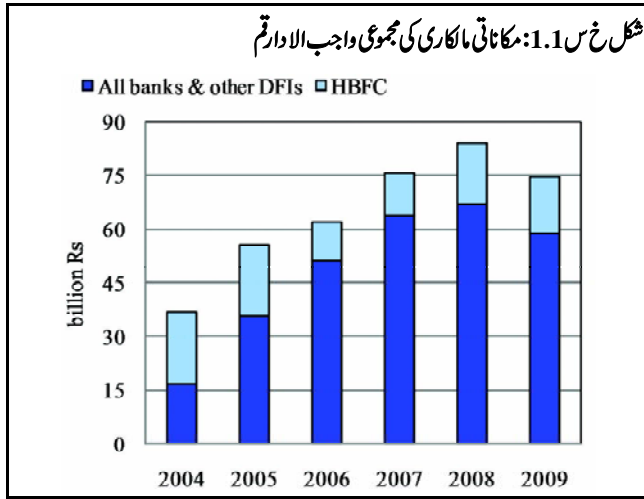
27, 2009, Jakarta.

<sup>10</sup> ماخذ: www.hbfc.com.pk

<sup>11</sup> ماخذ: http://sahf-forum.info/Presentation/Rizvi\_SessionOverview\_RegionalCountriesPresentations.pdf

<sup>12</sup> 2009ء میں انجینی ایف سی کے غیر ادا شدہ قرضے بڑھ کر 6.5 ارب روپے ہو گئے جبکہ 2008ء میں 6.2 ارب روپے تھے۔

فراہم کیے اس کے برعکس کمرشل بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں نے نسبتاً کم قرض گيروں کو بھاری رقم بطور قرضہ دی۔



یہ بات اہم ہے کہ مکاناتی مالکاری میں جب سے کمرشل بینک سرگرم ہوئے ہیں مجموعی مکاناتی مالکاری کے جزدان میں خاصا اضافہ ہوا ہے جو دسمبر 2008ء تک بڑھ کر 84 ارب روپے ہو گیا جبکہ 2004ء میں 37 ارب روپے تھا، تاہم 2009ء میں مکاناتی شعبے میں سست روی دیکھی گئی اور مکاناتی مالکاری کے جزدان میں 11 فیصد کمی واقع ہوئی جس سے معاشی سست روی کی عکاسی ہوتی ہے اور 2009ء کے اختتام پر مکاناتی مالکاری کا مجموعی جزدان 74 ارب روپے ہو گیا (دیکھئے شکل خ س 1.1)۔

اضافے کے باوجود مجموعی مکاناتی مالکاری کے جزدان کی موجودہ سطح ملک میں مکانات کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہے۔<sup>13</sup> خاص طور پر کم آمدنی والا طبقہ مکاناتی مالکاری کی سہولت سے محروم نظر آتا ہے کیونکہ انہیں باضابطہ مالی اداروں سے مالکاری کے حصول میں کئی رکاوٹیں درپیش ہیں مثلاً اس طبقے کے جو افراد باقاعدہ ملازمت نہیں کرتے، ان کی کوئی باقاعدہ آمدنی نہیں اور وہ ماضی میں قرضہ چکانے کی کوئی باضابطہ مثال نہیں رکھتے انہیں یہ سہولت نہیں ملتی۔<sup>14</sup> مکاناتی مالکاری کی اہمیت کے پیش نظر ملک میں اس نوع کی مالکاری سرگرمیاں بڑھانے کے لیے گذشتہ دہائیوں میں متعدد پالیسی اقدامات کیے گئے۔ ان میں چند درج ذیل ہیں۔

### پاکستان میں پالیسی اقدامات

ابتدائی اقدام کے طور پر 1952ء میں ہاؤس بلڈنگ فنڈس کا رپوریشن قانونی وفاقی ادارے کی حیثیت سے قائم کیا گیا جس کا مقصد مکانوں کی تعمیر کے لیے مالی معاونت فراہم کرنا تھا، تاہم مکانات کی سہولت فراہم کرنے کے حوالے سے اس کا رپوریشن کے قیام کے بعد سے طویل عرصے تک کوئی بڑا اقدام نہیں کیا گیا، 1999ء میں پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی (پی ایچ اے) بنائی گئی۔ پی ایچ اے وزارت ہاؤسنگ اور تعمیرات کا ذیلی ادارہ ہے جسے کم اور اوسط آمدنی والے طبقے کے لیے مناسب قیمت پر تقریباً 14500 پارٹمنٹس کی تعمیر کی غرض سے بنایا گیا تھا۔ پی ایچ اے نے اب تک 18 منصوبوں پر کام کیا ہے جن میں چار بڑے شہروں کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور میں 4476 مکانات شامل ہیں۔<sup>15</sup>

<sup>13</sup> مکان کے حصول/تعمیر/ترتیب کے لیے کمرشل بینکوں کی صارفی مالکاری نجی شعبے کے مجموعی بزنس کا صرف 2.5 فیصد ہے۔

<sup>14</sup> ماخذ: GH Bank Housing Journal, Volume 3 Number 8, July-September 2009.

<sup>15</sup> www.pha.gov.pk



ہاؤسنگ کو ملک کی مجموعی اقتصادیات کا اہم ستون تصور کرتے ہوئے اور ملک میں مکانات کی بڑھتی ہوئی قلت کے پیش نظر 2001ء میں نیشنل ہاؤسنگ پالیسی کا آغاز کیا گیا۔ اس پالیسی میں وسائل اکٹھا کرنے، دستیاب زمین میں اضافہ کرنے، ذاتی مکان کی طرف راغب کرنے، تعمیر اس سے وابستہ افراد (ڈویلپرز) کو راغب کرنے، تحقیق کو فروغ دینے اور تعمیرات کو مؤثر بہ لاگت بنانے کے لیے ترقیاتی سرگرمیوں پر توجہ دی گئی۔<sup>16</sup>

مذکورہ اقدامات کے علاوہ ملک میں مکانات کی بہتر سہولتوں کے لیے دیگر کئی اقدامات بھی کیے گئے۔ ان میں سے ایک 2008ء میں وزیراعظم ہاؤسنگ پروگرام کا اعلان ہے جس کے تحت بیرونی سرمایہ کاری اور مشترکہ منصوبوں کے ذریعے سرکاری ملازمین، میڈیا کے لوگوں اور عوام کے لیے مناسب قیمتوں پر دس لاکھ گھر بنائے جائیں گے۔ حکومت کی جانب سے اس طرح کے اقدامات قابل تعریف ہیں لیکن بظاہر اس اسکیم میں کم آمدنی والے طبقے پر توجہ نہیں دی گئی ہے۔

اسٹیٹ بینک ملک میں مکانات کی سرگرمیوں میں بہتری لانے کے لیے کوشاں رہا ہے۔<sup>17</sup> اس ضمن میں وہ عالمی بینک کی عالمی مالیاتی کارپوریشن (آئی ایف سی) کے ساتھ مل کر رہن نو مالکاری کمپنی (ایم آر سی) کے قیام کے لیے کام کر رہا ہے تاکہ کم لاگت والی مکانات کی مالکاری دستیاب ہو اور غیر منقولہ املاک کی منڈی کے لیے رصدگاہ قائم ہو سکے۔ اسٹیٹ بینک نے مکانات کی مالکاری کے بارے میں موجودہ ضوابط کے جامع تجزیے اور متعلقہ پالیسی فریم ورک کے لیے ہاؤسنگ ایڈوائزری گروپ قائم کیا ہے۔

مکاناتی صنعت سے متعلق انسانی وسائل کی بہتری کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایک جامع مکاناتی مالکاری تربیتی پروگرام کا آغاز کیا جس میں اس شعبے سے متعلق پروڈکٹ کی تیاری، قرضوں کی تشہیر (loan marketing) اور قرضوں کی ذمہ داری کی مختلف صورتیں ایجاد کرنا، ادائیگی اور انتظام خطر جیسے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔

ہاؤسنگ ایڈوائزری گروپ کی سفارشات کے مطابق اسٹیٹ بینک رہن بینکاروں کی تنظیم (ایسوسی ایشن آف مارکیٹ بینکرز) کے تعاون سے ہاؤسنگ / رہن صنعت کے مختلف عوامل کے بارے میں مصدقہ معلومات فراہم کرنے کی غرض سے ویب پورٹل کی تیاری کے لیے بھی کام کر رہا ہے۔

## دشواریاں اور امکانات

اگرچہ ملک میں مکانات فراہم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے ہیں تاہم اب بھی لوگوں کی بڑی تعداد کو مناسب مکاناتی مالکاری تک رسائی حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ معاشرے کا نچلا طبقہ خصوصاً وہ جو شہری علاقوں میں مقیم ہے،<sup>18</sup> مکان کی مناسب سہولتوں سے بدستور محروم ہے۔

<sup>16</sup> ماخذ: Board of Investment, Government of Pakistan

<sup>17</sup> <http://www.pakboi.gov.pk/pdf/Sectoral%20Policies/National%20Housing%20Policy%202001.pdf>

<sup>18</sup> تفصیلات کے لیے دیکھئے <http://www.sbp.org.pk/SME/pdf/DFG-Dec-09.pdf>

<sup>18</sup> مجموعی شہری آبادی کا 45 فیصد سے زائد بچی آبادیوں میں رہتا ہے، ماخذ: ڈیولپمنٹ آف انٹرنیٹ گولڈ فار ہاؤسنگ فنڈس ان پاکستان (2009ء): شعبہ انفراسٹرکچر اور مکاناتی مالکاری، بینک دولت پاکستان

ملک میں مکانات کی طلب اور رسد میں بڑھتے ہوئے فرق کو یوں بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ یہ صورتحال نجی کاروباری افراد اور ڈویلپرز کو مواقع فراہم کرتی ہے، تاہم ان افراد اور ڈویلپرز کو ترغیب دینے کے لیے مراعات ضروری ہیں۔ دوسرے ملکوں کے تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ نجی ڈویلپرز کو سستے مکانات کی تعمیر کی طرف راغب کرنے کے لیے ان کی حکومتوں نے مرکزی اور مقامی سطح پر کئی طرح کی مراعات دیں جیسے ٹیکس میں رعایت، گنجائیت کے فوائد [density bonuses] (مقررہ تعداد سے زائد گھر بنانے کی اجازت دے کر فائدہ پہنچانا بشرطیکہ کم آمدنی والے طبقے کے لیے بھی کچھ گھر مخصوص کیے جائیں)، بلا واسطہ زراعت، زمین کی فراہمی، تجارتی اراضی کو رہائشی استعمال میں دینا اور پور کر لینی و انتظامی امور کو سنبھالنا تاکہ تیاری کی لاگت اور وقت کی بچت ہو سکے۔<sup>19</sup> تعمیرات کی نوعیت کچھ ایسی ہے کہ اس میں کئی طرح کی سختیاں استعمال ہوتی ہیں جس کے پیش نظر یہ کہا جاسکتا ہے کہ تعمیراتی سرگرمیوں میں نمو سے ملک پر اہم سماجی و اقتصادی اثرات بھی پڑ سکتے ہیں جیسے روزگار کے مواقع بڑھنا، کیونکہ بہت سی صنعتیں تعمیراتی سرگرمیوں سے بلا واسطہ یا بلا واسطہ جڑی ہوتی ہیں۔<sup>20</sup>

ملک میں مکانات کی مالکاری صنعت کو جن دشواریوں کا سامنا ہے ان میں بعض یہ ہیں: (الف) مالکاری کی قلت خصوصاً کم آمدنی والے طبقے کے لیے، (ب) اراضی کی رجسٹریشن کی معلومات کا محدود نظام، (ج) مکان مالکان کے حقوق کے تحفظ کا ناقص فریم ورک، (د) تعمیراتی مقاصد کے لیے زمین کی دستیابی کے مسائل خاص طور پر شہری علاقوں میں، (ه) سستے مکانات کے لیے زراعت دینے والے ناکافی پروگرام، (و) موثر بہ لاگت تعمیراتی طریقے متعارف کروانے کی غرض سے ناقص تحقیق اور (ز) سستے مکانات کی اسکیمیں شروع کرنے کے سلسلے میں نجی ڈویلپرز کے لیے قلیل مراعات۔ چنانچہ مکانات کی مالکاری کے تمام وابستہ عناصر کا مکانات کی تعمیر بہتر بنانے کے لیے متفقہ کوششیں کرنا ضروری ہے۔ سہولتوں میں بہتری لانے کے لیے ذیل میں چند اقدامات پر بحث کی گئی ہے۔

نجی ملکیتی حقوق کو یقینی بنانے والی موزوں قانونی اصلاحات متعارف کرانا بہتری کی جانب ایک اہم قدم ہوگا جس سے مکانات کی مالکاری سرگرمیاں بڑھیں گی۔ اس کے علاوہ دستاویزات کی درست تیاری، کمپیوٹرائزیشن اور مالک کا نام رجسٹر کرنے یا منتقلی کا خود کا نظام ہونا چاہیے۔

ملک کے بڑے شہری علاقے پہلے ہی گنجان آباد ہیں اس لیے حکومت کے پاس ایک راستہ تو یہ ہے کہ شہروں کے مضافاتی علاقوں میں مکانات کی تعمیر اور انفراسٹرکچر کی بہتری کے پروگرام شروع کرے، تاہم اس طرح کی کوشش مہنگی ہونے کے ساتھ ساتھ مشکل بھی ہے، چنانچہ پہلے سے موجود غریب بستیوں میں بہتری لانے کو ترجیح دی جاسکتی ہے (دیکھئے باکس 1)۔

نچلے اور متوسط طبقے کو قابل برداشت قیمت پر مکانات فراہم کرنے کے لیے ایک اہم قدم یہ ہو سکتا ہے کہ تعمیراتی سرگرمیوں کی مجموعی لاگت کم کی جائے۔ اس سلسلے میں تعمیراتی سرگرمیوں کے لیے زمین کی دستیابی کو بہتر بنا کر ملک میں زمین کی قیمت بڑھنے کا سلسلہ روکنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے خالی سرکاری اراضی کو سستے مکانات کی اسکیم کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔<sup>21</sup> مزید برآں زیادہ لوگوں کو رہنے کی جگہ فراہم

<sup>19</sup> ماخذ: Low-Income Housing Policies: Lessons from International Experience: Observations and Suggestions, Asian Development Bank (ADB) 2009.

<sup>20</sup> ماخذ: GH Bank Housing Journal, Volume 3 Number 8, July-September 2009.

<sup>21</sup> ماخذ: Recommendations for Nationwide Provision of Housing Finance, Housing Advisory Group (HAG), State Bank of Pakistan.

کرنے کے لیے بلند عمارتیں بنا کر زمین کی دستیابی کا مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے۔

مکاناتی مالکاری تک نچلے اور متوسط طبقے کی رسائی بڑھانے کے لیے خرد مکاناتی مالکاری بھی ایک راستہ ہے۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک خرد مالکاری بینکوں کے محتاط ضوابط (پی آر 10) میں پہلے ہی ترامیم کر چکا ہے جن کے تحت سالانہ 6 لاکھ روپے تک آمدنی والے گھرانے کے ایک فرد کو زیادہ سے زیادہ 5 لاکھ روپے تک قرضہ مل سکتا ہے تاہم یہ شعبہ ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے۔ بنگلہ دیش کے گرامین بینک کے خرد مکاناتی پروگرام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح کے پروگرام کم آمدنی والے گروپ کو مکان کی سہولت دینے میں مدد دے سکتے ہیں (دیکھئے باکس 1)۔

کم آمدنی والے گروپ کو چونکہ حکومتی اقدامات کے بغیر مناسب رہائشی سہولت فراہم نہیں کی جاسکتی اس لیے معاشرے کے غریب طبقے کو فائدہ پہنچانے کے لیے زراعت کے مناسب پروگرام تیار کرنا ضروری ہے۔ حکومت قرضوں کی حفاظت کے کئی پروگرام (safety net programs) متعارف کرا چکی ہے جن کے اعداد و شمار دستیاب ہیں اور ان سے زراعت پروگرام سے مکمل استفادہ کرنے والوں کی شناخت کی جاسکتی ہے۔ زراعت کے اس طرح کے پروگرام علاقے کے بہت سے ملکوں میں کام کر رہے ہیں اور کامیاب ہیں مثلاً بھارت، چین، ہانگ کانگ، ملائیشیا اور انڈونیشیا میں کم آمدنی والے گروپ کو سستے مکانات کے لیے زراعت دیا جاتا ہے۔<sup>22</sup>

## ماحول

گذشتہ برسوں کے دوران ملک میں شعبہ مکاناتی مالکاری میں نمو کے باوجود اس کی موجودہ سطح مکانات کی ضرورت سے کافی پست ہے۔ ہاؤزنگ کے شعبے میں پچھلے ناتمام کام (huge backlog) اور ملک میں مکانات کی بڑھتی ہوئی قلت کے پیش نظر بھرپور مواقع موجود ہیں بشرطیکہ نچلے اور متوسط طبقے پر توجہ دی جائے، مکانات سے محروم طبقے میں جن کی بھاری اکثریت ہے۔ مکاناتی مالکاری کا موجودہ جزو ان بظاہر بلند آمدنی والے گروپ پر مرکوز ہے اور کم آمدنی والے طبقے کے لیے مناسب اسکیموں کا آغاز ایک چیلنج بنا ہوا ہے۔

متعدد پالیسی اقدامات کیے جانے کے باوجود بہتری کی گنجائش ہے۔ مکاناتی مالکاری سے وابستہ تمام عناصر خصوصاً سرکاری شعبہ، وفاقی حکومت، صوبائی حکومتیں اور مکاناتی مالکاری اداروں کی مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ معاشرے کے کم اور اوسط آمدنی والے طبقوں کو مناسب مکانات کی فراہمی کی غرض سے اس طرح کی مشترکہ کوششوں سے شفافیت اور کارکردگی دونوں میں اضافہ ہوگا۔

### باکس 1: سستے مکانات (کامیاب تجربات)

ہاؤزنگ ماہر ڈانس گرامین بینک بھلہ دیش: گرامین نے خرد مکاناتی مالکاری کی فراہمی کا آغاز 1984ء میں کیا۔ صارفین کے گروپوں کو قرضے فراہم کیے جاتے ہیں اور مخصوص طریقہ تعمیر / ٹیکنالوجی کے مطابق مؤثر پلاننگ گھر گرامین بینک کی جانب سے تعمیر کیے جاتے ہیں۔ قرضے کی ادائیگی 5 سال میں کی جاتی ہے، رعایتی شرح سود سالانہ 8 فیصد ہے۔ مارچ 2010ء تک مکاناتی مالکاری کا مجموعی واجب الادا قرضہ 2.67 ملین ڈالر ہے جس میں زائد المذاق قرضہ صرف 0.162 ملین ڈالر ہے۔

سامان پاکستان: گذشتہ 20 برسوں سے سامان ہاؤزنگ پاکستان میں کام کر رہے ہیں جو معاشرے کے غریب طبقے کو خدا کی ہمتی کے نام سے مکانات فراہم کرتے ہیں۔ طریقہ کار یہ ہے کہ ضروری نقد رقم کے بعد درخواست دینے والے خاندان کو بر مقام پلاٹ فراہم کیا جاتا ہے جس کی ادائیگی قسطوں میں کی جاتی ہے۔ خاندان مکان کی تعمیر شروع کرتا ہے جس کی رفتار اس کی مالی

<sup>22</sup> ماخذ: GH Bank Housing Journal, Volume 3 Number 8, July-September 2009

حالت کے لحاظ سے ہوتی ہے جبکہ سائنس کی انتظامیہ اسے تکنیکی اور تعمیرات سے متعلق دیگر معاونت فراہم کرتی ہے۔ اسکیم کی شرط ہے کہ خاندان مذکورہ مکان میں رہائش لازماً اختیار کرے، ملکیت خاندان کے نام ہوتی ہے، پلاٹ ناقابل انتقال ہوتا ہے۔

ہر خدا کی بستی میں عام اور خاص دونوں طرح کے پلاٹ پیش کیے جاتے ہیں۔ عام پلاٹس پانچ ہزار سے چندہ ہزار روپے آمدنی والے گھرانوں کو بلا نفع نقصان فراہم کیے جاتے ہیں۔ بقیہ پلاٹس کھلی منڈی میں منافع کے لیے فروخت کیے جاتے ہیں۔ فی الحال خدا کی بستی کا چوتھا منصوبہ امریکہ کے اکیوٹن فنڈ کے تعاون سے لاہور میں چل رہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق خدا کی بستی کی اسکیموں سے 30 ہزار سے زائد افراد فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

**میٹرونیلا نوآبادکاری، قلاپن:** 1997ء میں میٹرونیلا ریلوے پٹریوں کو وسعت دینے کے لیے کچی آبادی کے تقریباً 80 ہزار کینوں کو بے گھر کیا جاتا تھا۔ پیش پلاٹنگ اتھارٹی نے ان کی آبادکاری کا پروگرام بنایا جس کے لیے مالکاری چین کے کنسورشیم نے فراہم کی۔ نوآبادکاری پروگرام کے مطابق متاثرین کو زمین رعایتی لاگت (2200 ڈالر) پر، تعمیراتی سامان (870 ڈالر) اور مزدوری کے لیے نقد (220 ڈالر) بطور قرض دیے گئے۔ 3290 ڈالر مجموعی رقم 30 برسوں میں 6 فیصد سالانہ شرح سود پر ماہانہ قسطوں میں واپس کی جائے گی۔ 2005ء تک میٹرونیلا سے 7297 گھرانوں کو دوسری جگہ آباد کیا جا چکا تھا۔

**نوم ہنہ، کیوڈیا:** نوم ہنہ کی منظم غریب آبادیاں ضلعی، بلدیاتی اور قومی حکومتوں کے ساتھ ساتھ یو پی ڈی ایف (مقامی آبادی کا ترقیاتی فنڈ) کے اشتراک و تعاون سے غریب آبادی کے لیے مکانات کی تعمیر اور بستیوں کو بہتر بنانے کے منصوبوں پر عمل کر رہی ہیں۔ 1998ء سے جاری اس منصوبے کی تکمیل سے نوم ہنہ کی ایک تہائی آبادی کو فائدہ پہنچے گا۔ اسکیم کے مطابق بلدیاتی ادارے اور مرکزی حکومت نجی اراضی کی ادائیگی کرتی ہے جس پر مقامی لوگ اپنے گھر ڈیزائن اور تعمیر کرتے ہیں۔ تعمیراتی سرگرمیوں کی غرض سے یو پی ڈی ایف گھروں کے لیے آسان قرضے اور انفراسٹرکچر میں زراعت فراہم کرتی ہے۔ دستیاب اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شراکت داری کے نتیجے میں اب تک 108 بستیوں میں 3 ہزار گھر منصوبے، تعمیر اور انتظام کے عمل سے گزرنے کے بعد خریدے جا چکے ہیں۔

**لیاری ایکسپریس وے نوآبادکاری منصوبہ، پاکستان:** حکومت نے لیاری ایکسپریس وے کی تعمیر کی وجہ سے بے گھر ہونے والے ڈھائی لاکھ سے زائد افراد کی نوآبادکاری کا پروگرام شروع کیا۔ منصوبے کے مطابق بے گھر افراد کو اضافاتی علاقوں یا کس بے، تیرٹاؤن اور بلدیہ ٹاؤن میں تعمیر کے لیے زمین اور رقم دی گئی۔ یہ اضافاتی علاقے منصوبے کے تحت بسائے گئے ہیں جہاں بنیادی سہولتیں، ٹرانسپورٹ، اسکول، پارک اور سڑکیں موجود ہیں۔ اس طرح لیاری ندی کے کناروں پر بے ہنگم بستیوں میں آبادان لوگوں کو ایک بہتر علاقے میں آباد کیا گیا ہے۔

**بان مینگوگ اپ گریڈیشن پروگرام تھائی لینڈ:** تھائی لینڈ کی کمیونٹی آرگنائزیشن ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ (سی او ڈی آئی) نے غریب اور کچی آبادیوں کی ترقی کے پروگرام کا 2003ء سے آغاز کیا ہے جس کا نام بان مینگوگ ہے۔ منصوبے کے مطابق مقامی افراد نے کچی آبادی کی ترقی کا تین سالہ منصوبہ بنایا۔ ان لوگوں نے مشترکہ طور پر پخت کھاتے کھولے ہیں جبکہ حکومت انفراسٹرکچر میں زراعت کی شکل میں فنڈ فراہم کرتی ہے اور ان لوگوں کو مکانات کے لیے آسان قرضے فراہم کرتی ہے۔ اس طرح مقامی آبادی اپنے گھروں، ماحول اور بنیادی سہولیات کو بہتر بنانے کا کام خود کرتی ہے اور اپنے بجٹ کا خود انتظام کرتی ہے۔ تقریباً 54,000 گھرانے سی او ڈی آئی سے براہ راست مالی وسائل اور تکنیکی معاونت حاصل کرتے ہیں۔

#### حوالہ جات:

- جی ایچ بیٹک ہاؤسنگ جرنل، جلد سوم شمارہ 8، جولائی تا ستمبر 2009ء
- <http://pcij.org/stories/cost-of-resettling-40000-families-deliberately-hidden/>
- [http://www.gcgf.org/ifcext/economics.nsf/Attachments\\_ByTitle/CON\\_Housing-Regional\\_SouthAsia\\_May2009\\_RizviLowIncomePaper/\\$FILE/Rizvi\\_LowIncomeHousingPakistan\\_overviewpaper.pdf](http://www.gcgf.org/ifcext/economics.nsf/Attachments_ByTitle/CON_Housing-Regional_SouthAsia_May2009_RizviLowIncomePaper/$FILE/Rizvi_LowIncomeHousingPakistan_overviewpaper.pdf)
- [www.grameen.com](http://www.grameen.com)

## فہرست اصطلاحات (انگریزی حروف تہجی کے لحاظ سے)

aggregate demand	مجموعی طلب
apparel	ملبوسات
balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
broad money	زرو سچ
borrowing	قرض گیری
consumer durables	پائیدار صارفی اشیا
consumer financing	صارفی مالکاری
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
core inflation	قوی گرائی
credit	قرضہ
crushing	کچل کاری
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
current transfer	جاری منتقلی
deflation	ارزانی
deposits	امانتیں
direct tax	بلاد واسطہ ٹیکس
domestic debt	ملکی قرضہ
double digit	دو ہندسی
external balance	بیرونی توازن
financial account	مالی کھاتہ
fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
food inflation	غذائی گرائی
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

inflation	گرانی
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
liquidity	سیالیت
livestock	گلابانی
manufacturer	اشیاء ساز
monetary aggregates	زری مجموعے
monetization	تسکیک
Net Domestic Assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
Net Foreign Assets (NFA)	خالص بیرونی اثاثے
Net Foreign Investment	خالص بیرونی سرمایہ کاری
nominal	نامیہ
Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ موثر شرح مبادلہ
non-food inflation	غیر غذائی گرانی
non-food non-energy	غیر غذائی غیر توانائی
non-performing loans	غیر ادا شدہ قرضے
portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
Real Effective Exchange Rate	حقیقی موثر شرح مبادلہ
real sector	حقیقی پیداوار کا شعبہ
refinance	نومالکاری
revenue	محاصل
Sensitive Price Indicator	حساس قیمت اظہاریہ
services account	خدمات کا کھاتہ
subsidy	زرعانت
tenor	میعاد
trade account	تجارتی کھاتہ
trade deficit	تجارتی خسارہ

trimmed mean	تراشیدہ اوسط
value addition	اضافہ قدر
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
workers' remittances	کارکنوں کی ترسیلات
yield	یافت
YoY	سال بسال

## فہرست اصطلاحات (اردو حروف تہجی کے لحاظ سے)

balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
deflation	ارزانی
manufacturer	اشیا ساز
value addition	اضافہ قدر
deposits	امانتیں
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
direct tax	بلا واسطہ ٹیکس
external balance	بیرونی توازن
consumer durables	پائیدار صارفی اشیا
trade account	تجارتی کھاتہ
trade deficit	تجارتی خسارہ
trimmed mean	تراشیدہ اوسط
monetization	تسلک
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
current transfer	جاری منتقلی
portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
real sector	حقیقی پیداوار کا شعبہ
Real Effective Exchange Rate	حقیقی موثر شرح مبادلہ
Sensitive Price Indicator	حساس قیمت اظہاریہ
Net Domestic Assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
Net Foreign Assets (NFA)	خالص بیرونی اثاثے



Net Foreign Investment	خالص بیرونی سرمایہ کاری
services account	خدمات کا کھاتہ
double digit	دو ہندسی
subsidy	زرعانت
monetary aggregates	زری مجموعے
broad money	زروسچ
YoY	سال بسال
liquidity	سیالیت
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
consumer financing	صارفی ماکاری
food inflation	غذائی گرانی
non-food inflation	غیرغذائی گرانی
non-food non-energy	غیرغذائی غیر توانائی
non-performing loans	غیر ادا شدہ قرضے
borrowing	قرض گیری
credit	قرضہ
core inflation	قوی گرانی
workers' remittances	کارکنوں کی ترسیلات
crushing	پکل کاری
inflation	گرانی
livestock	گلہ بانی
financial account	مالی کھاتہ
fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
aggregate demand	مجموعی طلب
revenue	محاصل
apparel	لبوسات

domestic debt	ملکی قرضہ
tenor	میعاد
nominal	نامیہ
Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ موثر شرح مبادلہ
refinance	نواما کاری
yield	یافت